الواثق باللہ الکریم

یہ اضافۃ الغیب ازالۃ الریب کا تمہیدی رسالہ ہے — اسمین تین سو تہاسی عبارات کتب معتبرہ کا ورود ہے

اس سے اہلسنت کی نجات کا بول بالا ہے — اس سے زمرۂ وہابیہ ہندیہ کا موتحمہ کالا ہے

یہہ مؤلف منیر الدین ہے

اسکا مؤلف بشیر الدین ہے

یہ مثبت تعلق علم الرسول بما کان وما یکون ہے — یہ نجدی وہریم کو حیث کرتے ہیں محو شگفت سا انکو دکھلا دی

اسکے ضمیمہ مین بنگلور مدراس حیدرآباد کانپور علیگڈہ دہلی احمدآباد

سورت بمبئی بدایون بریلی مکہ معظمہ مدینہ منورہ کے دہن اور جگہ سے فتوی ہین

اسکا پہلا حصہ یا اول ۵۰۰ جلد بتاریخ ۱۰ ماہ ۵ $\frac{۱۳۱۸}{۱۲}$ ھ

مطبع گلزار حسنی واقع بمبئی مین طبع ہوا

وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما

الحمد لله والمنة

که این کتاب فصل الخطاب هادی شاهراه حق وصواب

مزیل شبہات منکرین مقیل عثرات مخالفین رافع ظلام اوہام مریبین دافع اسقام اقسام مامین

یعنی

منیر الدین

فی

اثبات علم جمیع الاشیاء لسید الانبیاء وخاتم المرسلین

بحسن اہتمام تاجران ذی ہمت وشعور وسعی جمیل میمان دھوراجی وجیت پور

در مطبع گلزار حسنی بمبئی بحلیہ طبع محلی گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت
والیہ انیب

امابعد کمترین انام مدعو بہ **محمد بشیر الدین** برائے نام خدمات بابرکات اہل اسلام میں پس از سلام مسنون ابراز مرام واظہار مضمون بدین گونہ کرتا ہے کہ یہ رسالہ بنام نہاد **منیر الدین فی اثبات علم جمیع الاشیاء لسید الانبیاء وخاتم المرسلین** جو ملقب ساتھ اضافۃ العیب الی ازالۃ الریب فی اثبات علم الغیب کے محتوی ہے ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ پر لیکن مقدمہ پس وہ منقسم ہے چند فائدوں پر ❊

فائدہ اولی مشعر ہے اس امر کا کہ معلومات الہی کی نہایت نہیں اور اوسکی مقدورات کی کوئی غایت نہیں پھر ان غیر متناہیین کا جب باہم تقابل ہو تو معلومات بالاضافۃ الی المقدورات زائد ہیں اور مقدورات بالنسبۃ الی المعلومات کم علامہ تفتازانی **شرح عقائد** میں تحریر فرماتے ہیں معلومات اللہ تعالی اکثر من مقدوراتہ مع لاتناھیہما انتہی

شرح مواقف کے موقف ثانی مین ہو واعلموا ان معلومات اللہ تعالیٰ اکثر من مقدوراتہ مع ان کل واحد منہما غیر متناھیۃ۔ انتھی **مولوی مسعود صاحب** نے فرمایا کہ معلومات اللہ تعالیٰ زائدۃ علی مقدوراتہ ان مدار المقدوریۃ علی الامکان بخلاف مدار المعلومیۃ فانھا غیر دائرۃ علیہ بل ھی شاملۃ للمفہومات باسرھا فکل ماھو ممکن معلوم اللہ تعالیٰ من غیر عکس کلی انتھی ۔

فائدۂ ثانیہ اس امر کا ثبت ہو کہ علم خالق البریات کے سامنے علوم جمیع مخلوقات کے فی الجملہ وہ نسبت رکھتے ہین جو آفتاب درخشان کے مقابل مین ذرات یا بحر زخار کے آگے قطرات **بخاری شریف** مین ہے وقع عصفور علی حرف السفینۃ فغمس منقارہ البحر فقال الخضر لموسیٰ ما علمک و علمی و علم الخلایق فی علم اللہ تعالیٰ الا مقدار ما غمس ھذا العصفور منقارہ الحدیث **علامہ خفاجی** حواشی بیضاوی مین طیبی سے نقل فرماتے ہین ان معلومات اللہ تعالیٰ لا نھایۃ لھا وغیب السموات والارض وما یبدونہ وما یکتمونہ قطرۃ منہا انتھی **امام غزالی** رحمہ اللہ تعالیٰ **کیمیای سعادت** مین تحریر فرماتے ہین و ہیچ سلیم دل نبود کہ این قدر نداند کہ علم فرشتگان و آدمیان در جنب علم حق ناچیز ست و بہمہ رانگفت کہ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا انتھی ۔

فائدۂ ثالثہ اس امر کا مخبر ہو کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات کو علم اللہ تعالیٰ سے ایک قطرہ عنایت ہوا ہی جسکے وفور فیضان سے آپ ماکان وما یکون کو جان گئے ہین۔ **روح البیان** مین ہو وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج تقطرت فی حلقی قطرۃ علمت ماکان وما سیکون انتھی **تفسیر حسینی** مین ہو۔ در احادیث معراجیہ آمدہ ست کہ در زیر عرش قطرۂ در حلق من ریختند فعلمت ماکان

وماسیکون انتہی ❖

فائدہ رابعہ اس امر کا منتج ہو کہ یہی قطرہ جب موج زن ہوتا ہو تو بجائے خود ایک دریائے ناپیداکنار ہو جاتا ہو جسے خود خالق الافلاک اپنے کلام پاک میں خیر کثیر اسے تعبیر کرتا ہو **تفسیر مدارک التنزیل** میں ہو ان حیی ابن اخطب قال فی کتابکم ومن یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا ثم تقرؤن وما اوتیتم من العلم الا قلیلا فنزلت قل لوکان البحر مدادا لکلمات ربی الایۃ یعنی ان ذلک خیر کثیر ولکنہ قطرۃ من بحر کلمات اللہ تعالیٰ انتہی ❖

فائدہ خامسہ اس امر کا موجب ہو کہ علم مخلوقات جناب سرور کائنات میں باقی تمام آپ سے حیثیت علمی میں بھی کم آپ سے اعلم تو کیا مگر آپ کا عدیل بھی عدم **روح البیان** ص ۳۴۵ میں ہے قال شیخنا العلامہ ابقاہ اللہ بالسلامۃ فی الرسالۃ الرحمانیۃ فی بیان الکلمۃ العرفانیۃ علم الاولیاء من علم الانبیاء بمنزلۃ قطرۃ من سبعۃ ابحر وعلم الانبیاء من علم نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بهذه المنزلۃ وعلم نبینا من علم الحق سبحانہ بهذه المنزلۃ انتہی وفی القصیدۃ البردۃ

وکلہم من رسول اللہ ملتمس ‏ ‏ ‏ ‏ غرفا من البحر او رشفا من الدیم

وواقفون لدیہ عند حدہم ‏ ‏ ‏ ‏ من نقطۃ العلم او من شکلۃ الحکم

حاصلہ ان علوم الکائنات وان کثرت بالنسبۃ الی علم اللہ تعالیٰ بمنزلۃ نقطۃ او شکلۃ وبلیتہ مشربہا بحر روحانیۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فکل رسول ونبی وولی اخذون بقدر القابلیۃ والاستعداد مما لدیہ ولیس لاحد ان یتجاوزہ او یتقدم علیہ انتہی ❖

ولعلک یختلج فی بالک ان فی الاحیاء باب فی التفکر وان الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ قال ھنالک ان سیدنا جبریل علیہ السلام اعلم من سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فالجواب ان مثل هذا لا یتصور تقوله سیما من مثل الغزالی بعد انعقاد الاجماع علی کون
آدم علیه السلام اعلم جمیع الملئکة فضلا عن جبریل علیه السلام وقد مر انفا علمه
صلی الله علیه وسلم من جمیع الانبیاء فضلا عن آدم علیه السلام فهو صلی الله علیه
وسلم اعلم من آدم و آدم اعلم من جبریل فکیف یکون جبریل اعلم منه صلی الله علیه وسلم
فلا یبعد کون مثل هذه العبارات من المدسوسات کیف وقد نقل صاحب جلی
اسرار الحقائق فی ص۱۴ فقال وقد سئل الولی الاشهر سیدی عبد العزیز کما فی الابریز
ص۲۶۲ عن کلام صاحب الاحیاء فی کتاب التفکر حیث قال ان سیدنا جبریل اعلم
من سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم فقال رضی الله عنه لو عاش جبریل مائة الف
عام الی مائة الف عام الی ما لا نهایة لما ادرک ربعا من معرفة النبی صلی الله علیه
وسلم ولا من علمه بربه تعالی وکیف یمکن ان یکون سیدنا جبریل اعلم وهو انما خلق
من نوره صلی الله علیه وسلم الخ وقد کان الحبیب صلی الله علیه وسلم مع حبیبه
عز و جل حیث لا جبریل ولا غیره واستمد صلی الله علیه وسلم من ربه تعالی اذ
ذاک ما یلیق بعطیة الکریم وجلاله وعظمته مع حبیبه صلی الله علیه وسلم الی اخر
ما افاد واجاد فلینظر ثمہ من اراد ؛

حضرت عارف ربانی امام شعرانی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب درر الغواص عن فتاوی علی الخواص کے ص۹ پر ایک خاص تقریب کے ضمن میں مقولہ اپنے شیخ

کا تحریر فرماتے ہیں قال ولما لقن رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ابن ابی طالب رضی الله
عنه وخلع علیه ذلک صار یقول عندی من العلم الذی اسره الی رسول الله صلی الله
علیه وسلم ما لیس عند جبریل ولا میکائیل فقال له ابن عباس کیف ذلک یا امیر المومنین

نقال ان جبریل علیہ السلام تخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الاسراء وقال ما منا الا لہ مقام معلوم فلا یدری ما وقع بعد ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی اور تفسیر نیشاپوری میں آیۃ فاوحی الی عبدہ ما اوحی کے نیچے ہے [14] والظاہر انہا اسرار وحقائق ومعارف لایعلمہا الا اللہ ورسولہ انتہی فزبدۃ الکلام وعمدۃ المرام ان علمہ صلی اللہ علیہ وسلم قلیل من علم خالق السموٰت وکثیر من علم جمیع المخلوقات ولنعم ما قال الشاہ عبد العزیز الدہلوی رحمہ اللہ فی سورۃ الم نشرح من تفسیرہ فتح العزیز

[15] یا صاحب الجمال ویا سید البشر — من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

الباب الاوّل فی بیان کون الانبیاء عالما بجمیع الاشیاء

ہر چند علمائے معتبرین سے شیخ ابو اسحاق شیرازی حنبلی جلالت علمی کی شان تاریخ ابن خلکان وغیرہ سے موجب اطمینان ہو سکتی ہے اس طرف گئے ہیں کہ حضرت رسالت پناہی کو تمام معلومات الٰہی عنایت ہوئے ہیں چنانچہ وہ خود کے رسالہ فوائد النفیسہ میں تحریر فرماتے ہیں [16] ولکل واحد من قولہ تعالیٰ وعلمک ما لم تکن تعلم وقولہ ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فیطلعہ علی الغیب والغیب اسم الجنس فہو یفید العموم کما تقرر فی اصول الفقہ وحینئذ یکون معناہ فیطلعہ علی جمیع الغیوب وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم علمت ما کان وما سیکون فی ما رواہ البخاری وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما رواہ احمد والترمذی وصححہ البخاری

انی قمت من اللیل فتوضات وصلیت ماشاء الله فنعست فی صلاتی فاستثقلت فاذا انا بربی تبارک وتعالی فقال یا محمد فیم یختصم الملأ الاعلی قلت لا ادری قالها ثلثا قلت لا ادری فرایته وضع کفه بین کتفی حتی وجدت برد انامله بین ثدیی فتجلی لی کل شیء وعرفت خاص من حیث شخص النبی صلی الله علیه وسلم عام من حیث المعلوم فان المعلوم فی الآیة الاولی جمیع المعلومات وفی الآیة الثانی جمیع الغیوب وفی الحدیث الاول جمیع الموجودات والمعدومات وفی الحدیث الثانی جمیع الاشیاء ای جمیع المعلومات وکل واحد من هذه المعلومات الاربعة اعم من الغیوب الخمسة وغیرها ونحن بعون الله وحسن توفیقه وتائیده اثبتنا بسبعة دلائله تعلق علمه صلی الله علیه وسلم بجمیع المعلومات فضلا عن هذه الغیوب الخمسة فی کتابنا المدلول بالمنقول والمعقول فی بیان شمول علم الرسول وهو کتاب صنفناه فی هذا الشان انتهی۔ محقق دہلوی رحمہ اللہ تعالی نے جو مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۱ میں تحریر فرمایا ہے کہ از بعضی صلحا از اہل فضل شنیدہ شدہ کہ بعضے از عرفا کتابی نوشتہ واثبات کردہ کہ آنحضرت را تمامہ علوم الہی معلوم ساختہ بودند انتہی۔ بعید نہیں کہ یہہ کتاب وہی کتاب المدلول ابواسحاق شیرازی کی ہو یا کسی اور عارف کی کوئی اور کتاب ✤

اما شیخ رحمہ اللہ تعالی کو باوجود معتقد ہونے علم کل شئی کے حصول کے واسطے رسول مقبول کے حصول علم جمیع معلومات میں تامل ہے جو وہیں ساتھ ہی فرما دیا کہ واین سخن بظاہر مخالف بسیاری از ادلہ است تاقائل آن چہ قصد کردہ باشد انتہی۔ امام محی الدین نووی رحمہ اللہ تعالی بھی اپنے فتاوی میں شاہ صاحب کے ہمصفیر ہیں جو فرمایا ہو مسئلہ بعض

قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السمٰوات والارض الغیب الا اللہ وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعلم ما فی غد الا اللہ واشباہ ھذا من القرآن والحدیث مع انہ وقع علم ما فی غد فی معجزاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکرامات الاولیاء الجواب معناہ لا یعلم ذلک استقلالا وعلم احاطۃ بکل المعلومات ام انتھی اور اسی طرح سے **شیخ ابراہیم بیجوری** رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت کے واسطے جمیع معلومات کا علم ثابت ماننا لوازمات مماثلت و مساوات سے قرار دیتے ہیں ملاحظہ ہو **تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید** صفہ ۹ پر جو فرمایا ہو وقد یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ علی جمیع ما ابہم عنہ من الروح وغیرہ مما یمکن علم البشر بہ لا علی جمیع معلوماتہ تعالیٰ والا لزم مساوات الحادث للقدیم وما خالف ذالک نحو لا اعلم الغیب محمول علی انہ کان قبل ان یکشف لہ عن ذلک انتھی ؎

پھر **شیخ ابو اسحق** رحمہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ جواب ممکن ہو کہ لزوم تماثل و تساوی کو تو اتحاد جمیع اوصاف کا ضروری ہو جو یہاں پر مفقود ہو انتفاء وصف واحد سے لزوم مماثلت کا خیال مردود ہو **تفتازانی** رحمہ اللہ تعالیٰ **شرح عقائد** صفہ ۳۴ پر ولا یشبہ شیئ کی شرح میں بعد ایک تقریر مفید کے تحریر فرماتے ہیں فقد صرح بان المماثلۃ عندنا انما تثبت بالاشتراک فی جمیع الاوصاف حتی لو اختلفا فی وصف واحد انتفت المماثلۃ انتھی جب یہاں پر دعوی استقلال اور قدامت علم کا نہیں مگر معطی اور حادث کہا جاتا ہو تو اب مساوات کا شائبہ تک بھی رہیگا کہاں جسکے خارج میں نظیر بھی موجود ہو ؎

فتاوی سراجیہ صفہ ۲۴ میں ہو مسئلہ لو سئل سائل ان اللہ تعالیٰ ھل یعلم عدد انفاس اھل الجنۃ یقال لہ ان اللہ تعالیٰ یعلم انہ لا عدد لانفاسھم انتھی

اسی مسئلہ کو جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ہدایت نصاب بدور السافرہ
فی امور الآخرہ صفحہ ۲۱۴ مین کسی قدر بسط سے یون تحریر فرمایا ہو قال النسفی فی بحر الکلام
سئل قوم ھل یعلم اللہ تعالیٰ عدد انفاس اھل الجنۃ والنار ام لا فان قلتم لا
وصفتم اللہ تعالیٰ بالجھل وان قلتم نعم لزم ان اھل الجنۃ والنار یفنون قال
والجواب ان تقول ان اللہ تعالیٰ یعلم ان انفاس اھل الجنۃ والنار لیست بمعدودۃ
ولا تنقطع قال فان قیل اذا قلتم بانھم لا یفنون فقد سویتم بینھم وبین اللہ
تعالیٰ قلنا لا لان اللہ تعالیٰ اول قدیم بلا ابتداء بلا انتہاء واھل الجنۃ والنار
محدثون وانما یبقون ولا یفنون بابقاء اللہ تعالیٰ ایاھم واللہ تعالیٰ باق لا بابقاء
احد فلا یکون تسویۃ بین الخالق والمخلوق انتھی۔ قلت نکما لا تلزم التسویۃ
ھھنا بین الخالق والمخلوق لابد ان لا تلزم التماثل ھناک ایضا بین الحادث
والقدیم واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

علامہ شیرازی کی تقریر تو مخالفین زمانہ کے جگر چیرنے کا تیر ہو گئی اسے جانے
دیجیے مگر اندمال زخم مین چندان تاخیر کیجیے اور زدناھم عذابا فوق العذاب بما کانوا
یفسدون کی تفسیر سن لیجیے موجودہ وہابیہ خذلھم اللہ بالخذلان الابدیہ کے قبلہ حاجات
قنوجی جی اپنے کعبہ مرادات شوکانی داس سے نقل کرتا ہو جسنے فخر رازی کے
شگون بگاڑنے کو گویا خود کی ناک کاٹی پھر اسکے کاسہ لیس نے خوشی سے اسکی ڈکس ذائقہ
سے چاٹی ملاحظہ فرمائیے اسکی تفسیر فتح البیان طابع مصر کی دسوین جلد صفحہ ۲۴ مین
جو کہا ہو قال محمد بن علی الشوکانی اما قولہ (رازی) اذ لا صیغۃ عموم فی غیبہ
فباطل فان اضافۃ المصدر واسم الجنس من صیغ العموم کما صرح بہ ائمۃ الاصول

وغیرہم انتہی ملای قنوجی اور شوکانی کے قاضی جی کے فیصلہ سے بھی اگر مخالفین
راضی ہیں تو دونوں نے یکے بعد دیگرے عموم کا حکم دیکر منکرین کا منھ کالا اور مقدمہ
طوکر ڈالا ہے *

علی قاری رحمہ الباری مسح الازہر شرح فقہ اکبر میں تحریر فرماتے ہیں[۲۵] یعلم
اللہ المعدوم فی حال عدمہ معدوما انتہی اور **قصیدہ امالی** کے قول

وما المعدوم مرئیا وشیئا   لفقہ لاح فی یمن الھلال

سے معدوم کا شیٔ ہونا ثابت ہے اور شیٔ ہماری بیان بنا بر تصریح **بیضاوی** ص۲ مین
[۲۷] والشیٔ یختص بالموجود اور ایسے ہی کہا **تفتازانی** نے **شرح عقائد** ص۲۶ مین
[۲۸] کہ والشیٔ عندنا ھو الموجود انتہی موجود کو کہا جاتا ہے پھر خداوند پاک موجود اور
معدوم ہر دو کا عموما عالم ہے جو فرمایا کہ عالم الغیب **نور الانوار** ص۱۲۵ مین ہے[۲۹] اللام
للاستغراق عند عدم دلالۃ العھد انتہی اور اس غیب پر من ارتضی من رسول
کو واقف کرتا ہے ساتھ ہی فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول ارشاد
ہے **مجالس الابرار** ص۱۳۹ مین ہے[۳۰] ان الاضافۃ کاللام قد تکون للاستغراق انتہی
اب مخالفین کو چون وچرا کی جائے باقی نہین ہے فقط تعیین وتحقیق رسول درکار ہے
وہ مطالعہ **تفسیر حسینی** سے حاصل جو فرمایا ہے کہ[۳۱] مراد ازین رسول محمد ہست علیہ السلام
انتہی وھو المقصود من سوق الکلام آیندہ علامت ۲۱۱ مین سواد کا حالت قبول
اسلام مین کا کلمہ فاشھد ان اللہ لا رب غیرہ   وانک مامون علی کل غائب بھی
اسی مطلب کے پہلو بہ پہلو ہے اور مخالفین کو بلا معاضدت دلیل کے تاویل کی مجال نہین
ہے ملاحظہ ہو آیندہ مین روایات معلومہ بہ علامات ۲۰۶ و ۲۰۳ تا ۲۱۰ تو شبہ دور اور

نکل

کافر ہوجائیگا ؀

غلام محمد نادیری کی تکفیری تجارت کا ایجنٹ مقام جیت پور کا ملا قاضی صاحب جسکے نام مین
اول کے عدد ۹۰ سے صرف ایک صفر ہی ساقط کرکے باقی عدد ۹ کا حرف ط لیجیے تو خاصہ لفظ
پیدا ہوجاتا ہی اگر قاضی شوکانی کی تقریر سے اعراض کرے اور ملاے قنوجی کی تحریر سے
سے تو چندان قباحت نہین ہو قاضی قاضی سے خوش اور ملا ملاے راضی نہین ہوتا
ہو مگر مژدہ وہ والا مائب جناب خان بہادر نواب بھانڈ صاحب تو آج تک چپ سرائیدہ
طنبورہ کا اوچہ سرائیدہ کا مضمون ہوگیا بنا ٴ علیہ اب اسے لازم کہ اپنے معمولی تال سُر کو چھوڑ کے
اور اپنا تار شوکانی طنبورہ سے جوڑے اپنی ہرزہ سرائی سے اوسی کی کارروائی پسند کرے
اور مثنوی معنوی کی حکایت پرکار بند رہے جو فرمایا ہے۔

آن یکی نائی کہ خوش نی من زدست	ناگہان از مقعدش بادی بجست
نای را بر کون نہاد او کہ ز من	گر تو بہتر میزنی بستان بزن

جب خود کچھ الاپ رہا تھا اور طنبورہ سے جداگانہ سُر نکلا تو اسے اپنا مقعد صدق مان کر
اور کعبہ مرادات کیا قبلۂ حاجات جان کر اسی سے دُھن لگائے اور سُر ملائے رہے ؀

افسوس صد افسوس کہ مجددیہ ضدیہ خذلہم اللہ بالخذلان السرمدیہ بزرگان دین اور
صاحبان یقین کے کتب سے مستفیض و مستفید ہونے سے تو محروم رہے مگر اپنے مجدد دین
اور پیشوائے مجتہدین کے فرمودہ پہ بھی غور و فکر کرنے سے کم نصیب و بدقسمت رہے والی اللہ
المشتکی کہ بمصداق حبک الشئ یعمی و یصم ہزار در ہزار شمائل حمیدہ اور بیشمار فضائل پسندیدہ
مین سے جو کتب مستندہ مین سید الانبیاء و المرسلین کیلئے مبین او متعین ہین ان سفینہ
نی کے اندھے چوہون کو بجز نکتہ چینی و نقص بینی کے اور کچھ بھی دکھتا نہین مولینا

رحمہ اللہ تعالیٰ مثنوی معنوی میں یہ فرماتے ہیں۔

گاؤ در بغداد آید ناگہان	بگذرد او زین سران تا آن سران
از ہمہ عیش خوشیہا و مزہ	او نہ بیند غیر قشر خربزہ
دید احمد را ابوجہل بگفت	زشت نقشی کز بنی ہاشم شگفت
گفت احمد مراورا کہ راستی	راست گفتی گرچہ کار افزاستی
دید صدیقش بگفت ای آفتاب	نی ز شرقی نی ز غربی خوش بتاب
گفت او را راست گفتی ای عزیز	ای رہیدہ تو ز دنیای بچیز
حاضران گفتند کای صدر الوری	صادق گو گفتی دو ضدها چرا
گفت من آئینہ ام مصقول دست	ترک و ہندو در من آن بیند کہ ہست
تا تو می بینی عزیزان را بشر	وانکہ میراث بلیس ہست آن نظر
گر نہ فرزند بلیسی ای عنید	پس بتو میراث آن سگ چون رسید

معالم التنزیل تفسیر سورہ بنی اسرائیل میں وشارکہم فی الاموال والاولاد کے نیچے ہے وروی عن جعفر بن محمد ان الشیطان یقعد علی ذکر الرجل فاذا لم یقل بسم اللہ اصاب معہ امرأتہ وانزل فی فرجہا وفی بعض الاخبار ان فیکم مغربین قیل وما المغربون قال الذی یشارک فیہم الجن انتہی جب حالت ابتدائے مجامعت میں تسمیہ ترک کرنے کی شومی سے نطفہ انسان میں نطفہ شیطان ابوالجان مختلط ہو کر بچہ بن جاتا ہو تو اس سے پیدا شدہ مردود عزیزوں کو نظر حقارت سے دیکھتا ہو اور انکے علم کو شیطان کے علم سے کم کہتا ہو مولینا کا فرمودہ گویا اسی کا شعر ہو کہ۔

گر نہ فرزند بلیسی اے عنید	پس بتو میراث آن سگ چون رسید

از نبی برخوان که دیو و قوم او — می برند از حال انسان خفیه بو
از رهِ کانسان ازان آگاه نیست — زانکه زین محسوس و زین اشباه نیست
چون شیاطین با غلیظیهای خویش — واقفند از سر ما در فکر و کیش
پس چرا جانهای روشن در جهان — بیخبر باشند از حال نهان
در سرایت کمتر از دیوان شدند — روحها که خیمه بر گردون زدند
دیو دزدانه سوی گردون رود — از شهاب او محرق و مطعون شود
آن ز رشک روحهای دلپسند — از فلک‌شان سرنگون می افگنند
تو اگر شلی و لنگ و کور و کر — این گمان بر روحهای مه مبر
شرم دار و لاف کم زن جان مکند — که بسی جاسوس هست از سوی تن
این طبیبان بدن دانشور اند — بر سقام تو ز تو واقف تر اند
تا ز قاروره همی بینند حال — که ندانی تو ازان رو اعتدال
هم ز نبض و هم ز رنگ و هم ز دم — بو برند از تو بصد گونه سقم
پس طبیبانِ الهی در جهان — چون ندانند از تو اسرار نهان
هم ز نبضت هم ز چشمت هم ز رنگ — صد سقم بینند از تو بیدرنگ
قول و فعل آن بول رنجوران بود — که طبیب جسم را برهان بود
وان طبیب روح در جانش رود — وز ره جان اندر ایمانش رود
هست پیشش سر هر اندیشهٔ — چون چراغی در درون شیشهٔ
حاجتش نبود بفعل و قول خوب — احذروهم هم جواسیس القلوب
این طبیبان نو آموزند خود — که بدین آیات شان حاجت بود

کاملان از دور نامت بشنوند ‏ تا بقعر تار و پودت در دوند

بلکه پیش از زادن تو سالها ‏ دیده باشندت بچندین حالها

حال تو دانند یک یک مو بمو ‏ زانکه پر هستند از اسرار هو

دیده پیغمبر یکی جوق اسیر ‏ که همی بردند و ایشان در نفیر

آن یکی گفت ارچنان هست آن زید ‏ چون بخندید او که ما را بسته دید

این همی گفتند در زیر زبان ‏ آن اسیران با هم اندر بحث آن

تا موکل نشنود بر ما جهد ‏ خود سخن در گوش آن سلطان رسد

گرچه نشنید آن موکل این سخن ‏ رفت در گوش که بد از من لدن

پس رسول آن گفت شان را فهم کرد ‏ گفت آن خنده نبودم از نبرد

آنکه کار او بود دیده و مکین ‏ من شما را بسته میدیدم چنین

من شما را وقت ذرات الست ‏ دیده ام پابسته و منکوس و پست

من شما را سرنگون می دیده ام ‏ پیش از آن کاز آب و گل بالیده ام

نو نه دیدم تا کنم شادی بدان ‏ این همی دیدم دران اقبال تان

بنگرم سر عالمی بینم نهان ‏ آدم و حوا نرسته از جهان

از حدوث آسمان بی عمد ‏ آنچه دانسته بدم افزون نشد

نقش تن را تا فتاد از بام طشت ‏ پیش چشمم کل آت آت گشت

ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم

خلاصۂ تقریر و کلام اور نتیجہ تحریر و مرام یہ کہ گو بعض علما نے آپ کے لیے حصول علم تمام معلومات کا مانا ہو اور جامی رحمہ اللہ تعالی نے آیندہ علامت ۸۵ میں اس علم کو کسی قید

کے ساتھ مقید گردانا ہو اما بالفعل اس تقریر کی ضرورت نہیں ہو وجہ یہ کہ ابنائے زمان تو خاص
ابری جو از خشت اور دیوار سے بحث کرتے ہیں (ملاحظہ ہو غلام محمد کا رسالہ ازالۃ الریب
مطبوعہ مطبع انتظامی کانپور مٹ) اسکا جواب درکار ہو اس پہلو پر نظر ڈالکر باب کا عنوان کل معلومات
سے نہیں کیا بلکہ جمیع اشیاء سے کیا ہو جسکا اطلاق ما وُجِدَ و یُوجَدُ پر ہوا کرتا ہو آئندہ علامت
میں ملاحظہ کیجئے گا جو فرمایا ہو واقوی الارواح فی ذلک روحہ صلی اللہ علیہ وسلم
فانها لم یحجب عنها شیٔ من العالم الخ وکذا ما بقی من العوالم ولیس فی هذا
مزاحمة للعلم القدیم الذی لا نهایة لمعلوماته وذلك لان ما فی العلم القدیم لا ینحصر
فی هذا العلم فان اسرار الربوبیة واوصاف الالوهیة التی لا نهایة لها لیست من
هذا العالم فی شیٔ انتهیٰ اس عبارت سے ثابت ہے کہ حضور نور مجسم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کل شیٔ کے عالم میں آپکے علم سے عوالم موجودات کا ایک ذرہ پوشیدہ و پنہان نہیں ہو زیادت
توضیح کی غرض سے اولًا اوسکی تمہید مشید ہو پھر تقریب مقصود ملاحظہ فرمائیے وباللہ التوفیق
ومنه الوصول الی ذروة التحقیق ٭

قال اللہ تعالیٰ عالم الغیب داننده پوشیده ہاست لا یعزب دور نشود عنه از علم او
یا پوشیده نگردد از و مثقال ذرة ہم سنگ مورچه خورد یا بوزن قدر از ذرات ہوا فی السموات
در آسمانہا ولا فی الارض ونه در زمین ولا اصغر ونیست خوردتر من ذلك از مثقال ذره
ولا اکبر ونه بزرگ تر ازان الا فی کتاب مگر آنکه مکتوب ہست در کتاب مبین روشن یعنی در لوح محفوظ
مجموع اینها ثبت کرده انتهی (تفسیر حسینی) ٭

وقال اللہ تعالیٰ وما من غائبة ای جملة غائبة من مکتوم سر وخفی امر وشیٔ
غائب فی السماء والارض الا فی کتاب مبین ای اللوح المحفوظ (معالم التنزیل)

قال النسفی رحمہ اللہ تعالی کانہ[28] قال ما من شیئ شدید الغیبوبة الا وقد علمہ اللہ واحاط بہ واثبتہ فی اللوح المحفوظ والمبین الظاہر البین لمن ینظر فیہ من الملئکة انتہی (مدارک التنزیل)۔

وقال تعالی وکل[29] صغیر وکبیر من الاعمال ومن کل ما ہو کائن مستطر مسطور فی اللوح المحفوظ (مدارک التنزیل)۔

وقال تعالی ما فرطنا[30] فی الکتاب من شیئ یعنی اللوح المحفوظ فانہ مشتمل علی ما یجری فی العالم من جلیل ودقیق لم یہمل فیہ امر حیوان ولا جماد۔ وقال تعالی وکل شیئ[31] احصینٰہ فی امام مبین یعنی اللوح المحفوظ (انوار التنزیل)۔

وقال تعالی وعندہ[32] مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو ویعلم ما فی البر والبحر وما تسقط من ورقة الا یعلمہا ولا حبة فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔ یعنی ان الکل فی اللوح المحفوظ (معالم التنزیل) قال[33] الحدادی الرطب والیابس عبارة عن جمیع الاشیاء اللتی تکون فی السموات والارض لانہا لا تخلوا من احدی ہاتین الصفتین انتہی (روح البیان) قال[34] القنوجی لا رطب ولا یابس وقد شمل وصف الرطوبة والیبوسة جمیع الموجودات فلا وجہ لتخصیصہا بنوع دون نوع الا فی کتاب مبین ہو اللوح المحفوظ (فتح البیان جلد ٣ ص ١٤١)۔

وعن[35] عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب اللہ مقادیر الخلائق۔ جمع مقدار وہو الشیئ الذی یعرف بہ قدر الشیئ وکمیتہ کالمکیال والمیزان وقد یستعمل بمعنی القدر نفسہ وہو الکمیة والکیفیة۔ قبل ان یخلق السموات

والارض ۔ ومعنی کتب اللہ اجری اللہ القلم علی اللوح المحفوظ باثبات ما بینہما من التعلق واثبت فیہ مقادیر الخلق ماکان وما ہو کائن الی الابد علی وفق ما تعلقت بہ ارادتہ ازلا کاثبات الکاتب ما فی ذہنہ بقلمہ علی لوحہ (الحدیث رواہ مسلم) وعن عمران بن حصین قال انی کنت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ قوم من بنی تمیم الخ وکتب فی الذکر کل شئ الحدیث رواہ البخاری قال القاری رحمہ الباری وکتب ای اثبت فی الذکر ای فی اللوح المحفوظ کل شئ جمیع ما ہو کائن انتہی ملخصا من (مرقاۃ المفاتیح جلد ا ص۱۲۱ و جلد ۵ ص۳۲۶) وعن عبادہ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما خلق اللہ القلم فقال له اکتب فقال ما اکتب قال اکتب القدر فکتب ما کان وما ہو کائن الی الابد رواہ الترمذی (مشکوٰۃ المصابیح) ۔

مذکورۃ الصدر چھ آیتیں اور تین حدیثیں پوری تو دلیلیں (مادری متوتر یعنی تسعۃ رہط کے اشکال تسعہ کو) خوب ثابت کر دیتی ہیں کہ ہر ایک شیٔ (خواہ ذرہ بھر ہی کیوں نہ ہو (جیسا کہ علامت ص۲۳ میں امام المنکرین غلام محمد کے بیان کردہ قاعدہ سے معلوم ہوتا ہے) خواہ خشک ہو یا تر ذرہ بھر ہو یا کم و بیش خفی امر ہو یا پوشیدہ بھید حیوان ہو یا جماد خشکی پر ہو یا تری میں بڑی ہو یا چھوٹی باریک ہو یا موٹی ہو چکی ہو یا آیندہ قیامت تک ہونے والی ہو سب کی کمیت اور کیفیت لوح محفوظ میں مکتوب ہے ۔

ہر چند یہ تمام اشیاء لوح محفوظ میں ہونے کا فائدہ اوپر علامت ص۳ میں الظاہر البین لمن ینظر فیہ من الملئکۃ بتلایا ہوا ہے ہی علی قاری نے بھی مرقاۃ المفاتیح جلد ا ص۱۲۲ میں جتلایا ہو کہ وحکمتہ ذلک اطلاع الملئکۃ علی ما سیقع لیزدادوا بوقوعہ ایمانا

ونقصد یقا ویعلموا من یستحق المدح والذم فیعرفوا الکل مرتبۃ انتہی لیکن **شیخ اسمٰعیل افندی** اس وجہ کو ناپسند کرکے اپنی **تفسیر روح البیان** میں تحریر فرماتے ہیں ۲۹

فان قیل ما الفائدۃ فی کون ذلک فی اللوح مع ان اللہ تعالیٰ لایخفی علیہ شیٔ وکان عالما بذلک قبل ان یخلقہ ویکتبہ قیل فائدتہ ان الحوادث اذا احدثت موافقۃ المکتوب ازدادت الملئکۃ بذلک علما ویقینا بعظیم صفات اللہ تعالیٰ یقول الفقیر ان الملئکۃ لیست من اہل الترقی والتنزل نقصر الفائدۃ علی ذلک مما لامعنی لہ بل نقول ان اللوح قلب ہذا التعیین کقلب الانسان قد انتقش فیہ ما کان وما سیکون وہو من مراتب التنزلات فقد ضبط اللہ فیہ جمیع المقدورات الکونیۃ لفوائد ترجع الی العباد یعرفہا العلماء باللہ تعالیٰ انتہی ۔

اب محض یہ غور درکار ہو کہ یہ سب کچھ جو لوح میں مکتوب ہے اور بڑے اہتمام سے قلم نے تحریر بھی کیا ہو کوئی رائے یا ذرہ باقی چھوڑا نہیں گیا ہو یہ تمام نبی علام کے خزانہ علم سے چند دام بعد از تامل وتتبع کتب دینیہ واسفار یقینیہ حاصل تو وہی ہوگا جسکی **علامہ بوصیری** رحمہ اللہ نے **بردۃ المدیح** میں تصریح فرمائی کہ ۔

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ	سواک عند حلول الحادث العمم
ولن یضیق رسول اللہ جاہک بی	اذا الکریم تجلی باسم منتقم
فان من جودک الدنیا وضرتہا	ومن علومک علم اللوح والقلم

مصرعہ اخیر کا ترجمہ مولوی **ذو الفقار علی** دیوبندی **عطر الوردہ فی شرح البردہ** صفحہ ۱۰۳ میں یوں فرماتے ہیں اور منجملہ آپکے علوم ومعلومات کے علم لوح وقلم ہی **سید صادق علی رضوی** رحمہ اللہ تعالیٰ **رضیہ صادقیہ** سنہ ۱۲۰۱ پر اسکا ترجمہ یہ کرتے

ہیں واز بعضی[۵۲] معلومات تو علم لوح و قلم ست الحاصل الخ و علم تو محیط است بجمیع اشیا آنچہ بر صفحۂ لوح محفوظ

و زبان قلم رسیدہ انتہی شیخ خالد ازہری حاشیہ شرح بردہ میں تحریر فرماتے ہیں[۵۳] و معنی الابیات

الثلثۃ الخ و علی اللوح والقلم من علمک و انت الحقیق بذلک انتہی علامہ شیخ ابراہیم

بیجوری رحمہ اللہ شرح بردہ میں نقل کرتے ہیں[۵۴] فان قیل اذا کان علم اللوح والقلم بعض

علومہ صلی اللہ علیہ وسلم فما البعض الآخر اجیب بان البعض الآخر ہو ما اخبرہ اللہ تعالیٰ

عنہ من احوال الآخرۃ لان القلم انما کتبت فی اللوح ما ہو کائن الی یوم القیامۃ فقط

انتہی ملا علی قاری رحمۃ الباری حل العقد شرح البردہ میں تسطیر کرتے ہیں[۵۵] و کون

علومہما من علومہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات و حقائق

و عوارف و معارف تتعلق بالذات والصفات و علمہما یکون نہرا من بحور علمہ و حرفا

من سطور علمہ انتہی کتاب الابریز[۵۶] میں ہے یعلم صلی اللہ علیہ وسلم من العرش

الی الفرش و یطلع علی جمیع ما فیہما و ہذہ العلوم کلہا بالنسبۃ الیہ صلی اللہ علیہ وسلم

کالف من ستین حزبا التی ہی القرآن العزیز انتہی تفسیر حسینی میں ہے[۵۷] در بحر الحقائق

آوردہ کہ کلمۂ نون اشارت ہست بعلم اجمالی مندرج در احدیت ذاتیہ جمعیہ و قلم اشارت بعلم تفصیلی

مندرج در وحدانیت اسمائیہ پس حق سبحانہ قسم یاد کردہ بعلم اجمالی کائن در احدیت و بعلم

تفصیلی ثابت فرمود در وحدیت بانچہ قلم کریم المدوات قدیم نوشتہ یعنی حروف الٰہیہ مجردہ علویہ

و کلمات ربانیہ مرکبہ سفلیہ جواب اینکہ تو بنعمت پروردگار خود مستور نیستی یعنی بر تو نہ پوشیدہ اند

اسرار ازل و ابد را انتہی ؁

ملا علی رحمۃ الباری مرقاۃ المفاتیح[۵۸] جلد اول[۵۹] میں تحریر فرماتے ہیں ان للغیب

مبادی و لواحق فمبادیہا لا یطلع علیہ ملک مقرب و لا نبی مرسل و اما اللواحق

فهو ما اظهره الله تعالی علی بعض احبابہ لوحۃ علمہ وخرج بذلک عن الغیب المطلق
وصار غیبا اضافیا وذلک اذا تنورت الروح القدسیۃ وازداد نورانیتہا واشراقہا
بالاعراض عن ظلمۃ عالم الحس وتجلیۃ القلب عن صداء الطبیعۃ والمواظبۃ علی العلم
والعمل وفیضان الانوار الالٰھیۃ حتی یقوی النور وینبسط فی فضاء قلبہ وتنعکس فیہ
النقوش المرتسمۃ فی اللوح المحفوظ ویطلع علی المغیبات ویتصرف فی عالم السفلی بل
یتجلی حینئذ الفیاض الاقدس بمعرفتہ التی ھی اشرف العطایا نکیف بغیرہ انتھی امام زرقانی
شرح مواہب قسطلانی جلد ۷ ص۲۲۸ میں تحریر فرماتے ہیں قال فی لطائف المنن
اطلاع العبد علی غیب من غیوب اللہ بنور منہ بدلیل خبر اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ
ینظر بنور اللہ لایستغرب وھو معنی کنت بصرہ الذی یبصر بہ فمن کان الحق بصرہ
فاطلاعہ علی غیب اللہ لایستغرب انتھی۔ وقال الشیخ محمد بن یحیی التادفی الحنبلی
فی ص۱۰ من کتابہ قلائد الجواھر قال الشیخ ابو محمد الشنبکی کنت آتی الشیخ
(ابو بکر بن ھوارہ رضی اللہ تعالی عنہ) وھو فی البطیحۃ جالس فی الماء بین الشجر
وحدہ والاسد محدقۃ بہ فکان اذا خرج من الماء یتمرغ بعضہا علی قدمیہ ورأیت
یوما بین یدیہ اسدا عظیما یعفر خدہ فی التراب علی ھیئۃ المخاطب لہ والشیخ کانہ
یرد علیہ جوابا ثم انصرف الاسد فقلت لہ بالذی انعم علیک ما قال الاسد وما
قلت لہ فقال یا شنبکی قال لی ثلثۃ ایام لم اذق فیہا طعاما وقد اضر بی الجوع
فاستغثت اللہ تعالی فی السحر فقیل لی رزقک بقرۃ فی قریۃ الھامیۃ تفترسہا علی سوء
ینالک وانی خائف من ذلک السوء فقلت جراحۃ تصیبک فی جنبک الایمن تتالم
منہا اسبوعا ثم یزول الم لہا وانی رأیت فی اللوح المحفوظ ان البقرۃ من رزقہ واذا

انہما یخرج الیہ من الهمامیة احد عشر رجلا فیقاتلونہ فیخرج منہم ثلث نفر یموت احدہم قبل الاخر بساعة ویموت ثالثہما بعد ثانیہما بسبع ساعات ویصیب الاسد جراحة فی جنبہ الایمن من احدہم ویبرء بعد اسبوع قال الشنبکی رحمہ اللہ فاستعت الی الهمامیة فاذا الاسد سبقنی الیہا وکان کما ذکرہ الشیخ ثم اتیتہ بعد اسبوع فرایت الاسد بعینہ بین یدیہ وقد برأت جراحة انتہی شیخ عبد الحق دہلوی زبدۃ الاسرار مین حضرت محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ وروحہ واوصل الینا برہ وفتوحہ کا قول نقل کرتے ہین قال رضی اللہ عنہ یا ابطال یا اطفال ہلموا وخذوا عن البحر الذی لا ساحل لہ وعزۃ ربی ان السعداء والاشقیاء لیعرضون علی وان بؤبؤ عینی فی اللوح المحفوظ انا غائص فی بحار علم اللہ الخ وانا نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی جب نائبان رسالت مآب کے آنکھ کی تیلی لوح محفوظ مین رہے تو پھر رسول خدا کا تو پوچھنا ہی کیا ہے۔ جلال الدین رومی مثنوی مین ارشاد فرماتے ہین

لوح محفوظ است پیش اولیا	از چہ محفوظ است محفوظ از خطا
نی نجوم است ونہ رمل است ونہ خواب	وحی حق واللہ اعلم بالصواب

آیات وروایات مذکورہ بالا سے ہر متامل دریافت کریگا کہ ہر ایک شی کی حقیقت لوح محفوظ مین تحریر ہو اور لوح محفوظ با وجود ملحوظ ہونے نظر رسالت مآب کے آپکے علمی دفتر کا محض ایک ہی حرف ہو جبکہ اولیائے کاملین کی بھی نظر صرف ہو اب خاص زمین اور دنیا کی نسبت جو آپ کا فرمودہ ہو وہ قابل غور ہو اور آپکے ذریعہ سے آپکے عمائد امت نے جو استعداد حاصل کی اسکا تو عجب طور ہے مسلم اپنی صحیح مین ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت فرماتے ہین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی لی

الارض فرأیت مشارقها ومغاربها وان امتی سیبلغ ملکها ما زوی لی منها الحدیث
علی قاری رحمہ الباری مرقاۃ میں تحریر فرماتے ہیں قال التوربشتی زویت الشئ جمعتہ
وقبضتہ یرید بہ تقریب البعید منہا حتی یطلع علیہ اطلاعہ علی القریب وحاصلہ
انہ طوی لہ الارض وجعلہا مجموعۃ کھیئۃ کف فیہ مرآۃ ینظرہ الخ ومعناہ ان الارض
زویت لی جملتہا مرۃ واحدۃ فرأیت مشارقہا ومغاربہا ثم ھی تفتح لامتی جزءً فجزءً حتی
یصل ملک امتی الی کل اجزائہا انتہی پھر یہی علی قاری شرح شفا میں اسکی شرح
میں فرماتے ہیں ای جمعہا لی حتی اطلعت علی ما فیہا جمیعہا انتہی امام زرقانی مواہب قسطلانی
کی شرح جلد ۶ ص ۲۲۳ میں فرأیت مشارقہا ومغاربہا کی شرح میں فرماتے ہیں کنایۃ عن جمیعہا
کما فی قولہ رب المشارق والمغارب والجمع باعتبار تعدد المطالع اھ جناب پشت پناہ
وہابیان نواب قطب الدین خان نے اسی حدیث کا ترجمہ مظاہر الحق میں کیا خوب
فرمایا ہے۔ یعنے اوسکو (زمین کو) سمیٹ کرکے مثال ہتیلی کے کر دکھایا انتہی ۞

فتوحات احمدیہ اور مواہب اللدنیہ میں طبرانی سے بروایت ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہما ایک حدیث ہے جسکے پاک بول یہ ہیں قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ تعالی قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیامۃ
کانما انظر الی کفی ھذہ علامہ زرقانی شرح مواہب قسطلانی جلد ۷ میں ۲۳۴
پر تحریر فرماتے ہیں ان اللہ قد رفع ای اظہر وکشف لی الدنیا بحیث احطت بجمیع
ما فیہا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ
اشارۃ الی انہ نظر حقیقۃ دفع بہ احتمال انہ ارید بالنظر العلم ولا یرد انہ اخبار
عن مشاہدۃ فلا یلاقی الترجمۃ لان اخبارہ بذلک اخبار عن غیب من الناس

صلى اللہ علیہ وسلم باعتبار صدقہ ووجوب اعتقاد ما یقول از کل ما علمہ الناس بعدہ من

ہل ماراٰہ حین رفعت لہ الدنیا صلی اللہ علیہ وسلم انتھٰے ❖

حضرت عارف جامی قدس اللہ تعالیٰ سرہ السامی **نفحات الانس فی حضرات القدس**

صفحہ ٢٢٠ مین تحریر فرماتے ہین حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ می فرمودند کہ حضرت

عزیزان علیہ الرحمۃ والرضوان می گفتہ اند کہ زمین در نظر این طائفہ چون سفرہ ایست وما میگوئیم کہ چون

روی ناخن است ہیچ چیز از نظر ایشان غائب نیست انتہی سیدنا **محی الدین جیلانی** قدس سرہ کا

ارشاد ہے آپکے **قصیدہ** مین مشہور ہو۔

نظرت الی بلاد اللہ جمعا		کخردلۃ علی حکم اتصال	

اسکا ترجمہ ہندی مین کسی نے یہ کیا ہے۔

دو عالم مجہ نظر ایسا دکھانا		کہ جو ہاتھ مین رائی کا دانہ	

امام **شعرانی لطائف المنن** مین ارشاد فرماتے ہین وکان الاشیاخ یقولون اعظم

الاولیاء فی عصرنا ھذا قدرا الشیخ احمد بن الرفاعی الی ان قالوا کان قطب الاقطاب فی

الارض ثم انتقل الی قطبیۃ السموٰت ثم صارت السموٰت السبع فی رجلہ کالخلخال الخ لاعلم لنا

بعد ذلک لما ذا وصل انتھی۔ **علی قاری** رحمہ الباری **مرقاۃ المفاتیح** جلد اصفحہ ٢٢ مین

تحریر فرماتے ہین قال ابو یزید قدس سرہ لو وقع العالم الف الف مرۃ فی زاویۃ من

زوایا قلب العارف ما احس بہ انتھی ❖

خواجہ عالم نور مجسم نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تمام زمین سمٹ کر مثل ہتیلی کے

ہو گئی آپکا علم او زمین کے تمام اشیاء پر محیط اور حاوی ہو گیا آپکے نیاز مندون مین سے بعض

کو زمین مثال سفرہ دکھائی اور بعض کی نگاہ مین مانند ناخن کے آئی اور بعض کے آگے ہر دو عالم

وسمعت فی الغیب قبل دخولها فی الاشباح تجدیداً لعہد المکاشفة وتذکیراً
لعقود المشاهدة وما قال سبحانه ما کنت تعلمها ای قبل کون روحك واما بعد کون
روحك علمت ما کان وما سیکون انتهی صاحب کتاب الابریز ص۲۳ میں اپنے
شیخ عارف عبد العزیز قدس سرہ سے نقل فرماتے ہیں الثالث التمییز وهو نور فی الروح
یمیز به الاشیاء علی ما هی علیه فی نفس الامر تمییزاً کاملاً ومع ذلك فلا تحتاج
فیه الی تعلم بل بمجرد رؤیة الشیٔ او سماع لفظة تمیزه وتمیز احواله ومبداه ومنتهاه
والی این تصیر ولماذا خلق ثم الارواح مختلفة فی هذا التمییز علی قدر الاطلاع فمن
الارواح من هو قوی فی الاطلاع ومنها من هو ضعیف واقوی الارواح فی ذلك
روحه صلی الله علیه وسلم فانها لم یحجب عنها شیٔ من العالم فهی مطلعة علی
عرشه وعلوه وسفله ودنیاه وآخرته وناره وجنته لان جمیع ذلك خلق لاجله
صلی الله علیه وسلم فتمییزه علیه السلام خارق لهذه العوالم باسرها فعنده
تمییز فی اجرام السموات من این خلقت ومتی خلقت ولم خلقت والی این تصیر
فی جرم کل سماء وعنده تمییز فی ملائکة کل سماء ومن این خلقوا ومتی خلقوا
والی این یصیرون وتمییز اختلاف مراتبهم ومنتهی درجاتهم وعنده علیه السلام
تمییز فی الحجب السبعین وملئکة کل حجاب علی الصفة السابقة وعنده علیه السلام
تمییز فی الاجرام النیرة التی فی العالم العلوی مثل النجوم والشمس والقمر واللوح والقلم
والبرزخ والارواح التی فیه علی الوصف السابق وکذا عنده علیه السلام تمییز
فی الارضین السبع وفی مخلوقات کل ارض وما فی البر والبحر من ذلك فیتمیز
جمیع ذلك علی الصفة السابقة وکذا عنده علیه الصلوة والسلام تمییز فی

الجنان ودرجاتها وعدد سكانها ومقاماتهم فيها وكذا ما بقي من العوالم وليس
في هذا مزاحمة للعلم القديم الأزلي الذي لا نهاية لمعلوماته وذلك لأن
ما في العلم القديم لم ينحصر في هذا العالم فإن اسرار الربوبية واوصاف الألوهية
التي لا نهاية لها ليست من هذا العالم في شئ ثم الروح اذا احبت الذات امدتها
بهذا التمييز فلذلك كانت ذاته الطاهرة صلى الله عليه وسلم تميز ذلك
التمييز السابق وتخرق به العوالم كلها فسبحان من شرفها وكرمها واقدرها
على ذلك ـ الرابع البصيرة وهي عبارة عن سريان الفهم في سائر اجزاء الروح
كما يسري في جميعها ايضا سائر الحواس مثل البصر والسمع والشم والذوق
واللمس فالعلم قائم بجميعها والبصر قائم بجميعها والشم قايم بجميعها والذوق
قايم بجميعها واللمس قايم بجميعها حتى انه ما من جوهر من جواهرها الا وقام
به علم وسمع وبصر وشم وذوق ولمس فبصرها من سائر الجهات وكذا بقية
الحواس فاذا احبت الروح الذات وزال الحجاب الذي بينهما امدتها بهذه
البصيرة فتبصر الذات من امام وخلف وفوق وتحت ويمين وشمال بجوهرها
كلها وتسمع كذلك وتشم كذلك وبالجملة فما كان للروح يصير للذات وقد
زال الحجب بين الذات الطاهرة وبين الروح الشريفة يوم شقت الملئكة صدره
الشريف صلى الله عليه وسلم وهو صغير ففي ذلك الوقت وقع الالتئام
والاصطحاب بين روحه وذاته صلى الله عليه وسلم فصارت ذاته تطلع على جميع
ما تطلع عليه روحه صلى الله عليه وسلم فلهذا صلى الله عليه وسلم كان يرى
من خلفه كما يرى من امامه وقد قال صلى الله عليه وسلم لاصحابه رضي الله تعالى

عنهم اقيموا ركوعكم وسجودكم فانى اراكم من خلفى كما اراكم من امامى فهذا سر الحديث
والله تعالى اعلم - الخامس عدم الغفلة وهو عبارة عن انتفاء اوصاف الجهل
واضداد العلم عن القدر الذي بلغ اليه علمها ووصل اليه نظرها فلا يلحقها سهو
ولا غفلة ولا نسيان عن معلوم اى معلوم من القدر الذي وصلت اليه وليس
حصول المعلومات لديها على التدريج بل يحصل ذلك بنظرها دفعة واحدة فليس
فى علمها انها اذا توجهت الى شئ غفلت عن غيره بل اذا توجهت اليه حصل غيره
معه بل لا يحتاج الى توجه لان العلوم فطرية فيها ففى اول نظرتها حصلت لها
علوم دفعة واحدة ثم دام لها ما دامت ذاتها فهذا هو المراد بعدم الغفلة و
هو ثابت لكل روح وانما تختلف فى قدر المعلوم فمنها من علومه كثيرة ومنها
من علومه قليلة واعظم الارواح علما واقويها نظرا روحه عليه الصلوة والسلام
لانها يعسوب الارواح فهى مطلعة على جميع ما فى العوالم كما سبق دفعة واحدة
من غير ترتيب ولا تدريج ثم لما وقع الاصطحاب بينها وبين ذاته الطاهرة صلى الله
عليه وسلم - امدتها بعدم الغفلة حتى صارت الذات مطلعة على جميع ما فى العالم
مع عدم لحوق الغفلة لها فى ذلك لكن الاطلاع ليس مثل الاطلاع فان اطلاع
الروح دفعة واحدة من غير ترتيب واطلاع الذات على سبيل التدريج والترتيب
بمعنى انها ما من شئ تتوجه اليه فى العالم الا وتعلمه لكن علمه لا يحصل الا بالتوجه
فاذا توجهت الى شئ آخر علمته وهكذا حتى تاتى على ما فى العالم فلها تسلط فى
العلم على ما فى العالم ولكن بتوجه بعد توجه ولا تطيق الذات ما تطيقه الروح
من حصول ذلك فى دفعة واحدة وكذا يختلفان فى عدم الغفلة فانه فى الروح

على نحو ما سبق تفسيره واما فی الذات فهو بالنسبة الی توجهها بمعنی انها اذا

توجهت الی شئ لا یفوتها ولا یلحقها فی توجهها الیه سهو ولا غفلة ولا نسیان

واما اذا لم تتوجه الیه فانها قد تغفل عنه ویقع لها فیه السهو والنسیان و

لهذا قال صلی الله علیه وسلم کما فی صحیح البخاری انما انا بشر انسیٰ کما تنسون

فاذا نسیت فذکرونی قال ذالک حین وقع له السهو ولم یتنبه **قلت**

لله دره من امام فانه قد اعطی للحقیقة حقها واعطی للشریعة حقها انتهی

عارف جامی قدس الله سره السامی نقد النصوص شرح الفصوص

میں تحریر فرماتے ہیں وذلک لان الحقیقة المحمدیة التی فی صورة الاسم الجامع

الالهی هی التی تربّ صور العالم کلها بالرب الظاهر فیها فلا بد لها من الاتصاف

بصفات الالهیة کلها من العلم الشامل والقدرة الکاملة وغیرهما یتصرف

فی اعیان العالم علی حسب استعدادتها ولکن ذالک انما هو من جهة حقیقتها

لا من جهة بشریتها انتهی

مولانا وکیل احمد صاحب وسیلہ جلیلہ ص۲۳ میں تحریر فرماتے ہیں شاہ

ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ **الطاف القدس** ص۸۲ میں تحریر فرماتے ہیں چوں رفتہ

رفتہ سخن بحقائق غامضہ افتاد وازاں حالت نیز رمزی باید گفت چوں آب از سر گذشت چہ یک

نیزہ وچہ یک مشت کمال عارف از حجر بحث بالاتر میرود و نفس کلیہ بجائے جسد عارف

میشود وذات بحت بجائے روح او ہمہ عالم را طبعاً بعلم حضوری در خود بیند اس سے بڑھکر

کیا ہوگا یہ ایسا امر ہے جسے لسان شرع کھلکر بیان نہیں کرتی حضرت شاہ صاحب کا حوصلہ

تھا کہ آخر نہ رہ سکے اور کیفیت واقعیہ کو صاف بیان فرمایا جب ذات بحت بجائے روح

کے ہوتی تو کوئی شئے اوس سے مخفی نہیں رہ سکتی انتہی علی قاری رحمہ الباری مرقاۃ المفاتیح جلد ۲ صفحہ ۳ میں تحریر فرماتے ہیں قال القاضی النفوس الزکیۃ القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ عرجت واتصلت بالملاء الاعلیٰ ولم یبق لہا حجاب فترى الکل کالمشاھد بنفسہا او باخبار الملک لہا وفیہ سر یطلع علیہ من تیسر لہ انتہی اور مناوی نے تیسیر شرح جامع صغیر میں فتری وتسمع الکل بیان کیا ہو ؀

علامات ۸۳×۸۴×۸۵×۸۹×۸۸ کی عبارات صوفیۂ صافیہ کے طور پر ہیں جسکے مذاق سے ذریۂ نجدیہ بیخبر ہیں پھر اسکے قبول کرنے میں گوناگوں شبہات ظاہر کئے بغیر رہنے کے نہیں بایں خیال اب کسیقدر احادیث پیش کئے جاتے ہیں شاید گمراہان تیہ ضلالت بر سر راہ ہدایت آجائیں ؀

محی السنۃ بغوی معالم التنزیل میں اور ابن خازن لباب التاویل میں ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں قال اوتی نبیکم علم کل شئ الا علم مفاتیح الغیب انتہی۔ حافظ عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ۸ صفحہ ۲۱۹ میں تحریر فرماتے ہیں مروی الطبرانی من طریق ابن مسعود قال اوتی نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم علم کل شئ الا علم مفاتیح الغیب انتہی سیرۃ الاحمدیہ میں ہے وعن ابن مسعود قال اوتی نبیکم مفاتیح کل شئ غیر الخمس ان اللہ عندہ علم الساعۃ رواہ احمد وابویعلی وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اوتیت مفاتیح کل شئ الا الخمس ان اللہ عندہ علم الساعۃ الآیۃ رواہ احمد والطبرانی بسند صحیح انتہی۔ ان احادیث سے کالشمس فی کبد السماء ثابت ہے کہ ماسوی پانچ مفاتیح کے باقی سب کچھ آپ کو عنایت ہوچکا تھا اب اتنا ہی درکار ہے کہ ان پانچ کا علم بھی آپ کو تھا یا نہیں جب یہ ثابت ہوجاوے کہ انکا علم بھی آنکو تھا تو پھر تمام اشیاء کا

علم آپ کے لئے حاصل تھا ایسا کہنے میں کوئی حرج نہ ہوگا لہذا اب ضرور ہوا کہ ہم دریافت کریں کہ ان پانچ کے حصول کے واسطے علماء دین کا کیا خیال ہے بعد از تتبع کتب دینیہ و اسفار یقینیہ جو دریافت ہوا وہ بعینہ ذیل میں درج کرے دیتا ہوں۔

تفسیرات الاحمدیہ فی الآیات الشرعیہ میں ہے[۹۲] ولک ان تقول ان علم ھذہ الخمسۃ وان کان لایعلمہا احد الا اللہ لکن یجوز ان یعلمہا من یشاء من محبیہ واولیائہ بقرینۃ قولہ ان اللہ علیم خبیر علی ان یکون الخبیر بمعنی المخبر انتھی **علامہ شنوانی** رحمہ اللہ تعالی **جمع النہایہ فی بدء الخیر والغایہ** میں تحریر فرماتے ہیں[۹۳] لایعلم متی تقوم الساعۃ الا اللہ فلا یعلم ذلک ملک مقرب ولا نبی مرسل قال بعض المفسرین لایعلم ھذہ الخمس علماً لدنیا ذاتیا بلا واسطۃ الا اللہ فالعلم بھذہ الصفۃ مما اختص اللہ تعالی بہا واما بواسطۃ فلا یختص بہ تعالی انتھی **محدث دہلوی اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ** میں تحریر فرماتے ہیں[۹۴] مراد آنست کہ بی تعلیم الہی بحساب عقل ہیچ کس اینہارا نداند انہا از امور غیب اند کہ جز خدائے کسی آنرا نداند مگر آنکہ وی تعالی از نزد خود کسی را بوحی والہام بدانا ند انتہی **علامہ شیخ ابراہیم بیجوری** رحمہ اللہ تعالی **شرح قصیدہ بردہ** ص[۹۵] میں تحریر فرماتے ہیں ولم یخرج صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا الا بعد ان اعلمہ اللہ تعالی بھذہ الامور الخمسۃ انتھی پھر وہی **شنوانی** اوپر **جمع النہایہ** میں تحریر فرماتے ہیں[۹۶] وھذا الحصر ینافی ان بعض الاولیاء لہ الکشف واجیب بان ھذا الحصر بالنسبۃ للعامۃ لا للخاصۃ وقد ورد ان اللہ تعالی لم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ علی کل شئ انتھی۔ **علامہ عینی** نے **عمدۃ القاری شرح بخاری** جلد ا ص۳۳ میں فرمایا ہے[۹۷] قال القرطبی لامطمع لاحد فی علم شئ من ھذہ

الامور الخمسة لهذا الحديث وقد فسر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قولہ تعالے وعندہ مفاتیح الغیب بهذہ الخمس قال فمن ادعی علم شئ منها غیر مسند الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان کاذبا فی دعواہ انتهی - امام مناوی رحمہ اللہ تعالے روض النضیر شرح جامع الصغیر مین تحریر فرماتے ہین فاما قولہ لایعلمها الا هو فمفسر بانہ لایعلمها احد بذاتہ ومن ذاتہ الا هو لکن قد تعلم باعلام اللہ تعالے فان ثمہ من یعلمها وقد وجدنا ذلک لغیر واحد کما راینا جماعة علموا امتی یموتون وعلموا ما فی الارحام حال حمل المراة وقبلہ انتهی ؂

ہرچند ان روایات سے قلب سلیم اور عبارات سے طبع مستقیم کو اطمینان ہوگیا ہوگا کہ علوم خمسہ یعنے مفاتیح الغیب کی تعلیم اولیاء کو بھی ممکن ہو اتنا ہی نہین بعض کو بعض کا ان پانچ مین سے اعلام وقوع مین بھی آیا ہو پھر نبی برگزیدہ کے واسطے تو اوسکی تجویز مین کلام ہی کیا ہو بالخصوص جب ذکر قیام ساعۃ کے سوائے باقی چارون کا لوح محفوظ مین مذکور ہونا بالاتفاق مانا گیا ہو پھر لوح محفوظ آپ کے دفتر علمی کا ایک حرف ہو کہ آپ کو اس سے اطلاع نہ ہویہ جائے تامل نہین تو اور کیا ہو - تاہم چونکہ علیحدہ صحیح اشارات اور صریح روایات سرورست اور پیش نظر ہون تو اونکا بیان بھی خالی از فائدہ نہین ہو بنا بر علیہ ہر پانچ کا ثبوت جداگانہ درج ذیل کیا جاتا ہے ؂

اول ینزل الغیث کا مطلب اگر یہ مانا گیا ہو کہ زمان و مکان و مقدار نزول کمیۃ وکیفیۃ ذاتا کوئی جانتا نہین تو تو مسلم ہو مگر اسکا کوئی مدعی نہین کہ ذاتا بجز خداوند پاک کے کوئی جانتا ہو الا اگر یہ مراد لی ہو کہ اللہ تعالی کسی کو یہ علم بتاتا نہین اور بتانے سے جانا جاتا نہین تو بلحاظ ما سبق انفا لا نسلم موجب یہ کہ آیہ کل شئ احصینٰہ فی امام مبین مین

داخل ہو اور معلومات امام مبین کو علم نبوی شامل بہتیرے فرشتوں کو معلوم ہو تو پھر نبی برگزیدہ اُسکے علم سے کیون محروم ابن جریر اپنی تفسیر مین وما ننزلہ الا بقدر معلوم کے نیچے حکم بن اسحاق سے نقل فرماتے ہین بلغنا ان اللہ تعالی ینزل مع المطر اکثر من عدد ولد ابلیس وولد آدم یحصون کل قطرۃ حیث تقع وما تنبت انتھی - اور ابن عساکر تاریخ دمشق مین انس رضی اللہ تعالی عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین ان جبرئیل حدثہ قال کل قطرۃ مطر تنزل من السماء موکل بہا ملک من الملئکۃ یضعہا موضعہا انتھی - شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ تعالی صراط مستقیم شرح سفر السعادت صفحہ ۲۲ مین تحریر فرماتے ہین بالجملہ نوبتی استسقی میکرد ابو لبابہ بن عبد اللہ کہ یکی از مشاہیر صحابہ بود امر برخاست وگفت یا رسول اللہ خرما در مربد است اگر در آب باران خراب خواہد شد بر غم ابی لبابہ فرمود اللہم اسقنا حتی یقوم ابو لبابۃ عریانا فیسد ثعلب مربدہ بازارہ فامطرت فاجتمعوا الی ابی لبابۃ فقالوا انہا لن تقلع حتی تقوم عریانا فتسد مربدک بازارک کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففعل فاستہلت السماء انتھی ✦

اور اگر مضمون یہ ہو کہ خداوند پاک ہی نازل کرتا ہو اسکے استقلال مین کسی کے ذریعہ اور وسیلہ سے کامیابی نہین حاصل ہوتی تو محض بوالہوسی اور خام خیالی ہے سیرۃ احمدیہ صفحہ ۳ مین مواہب لدنیہ سے منقول ہو عن جلہمۃ بن عرفطۃ قال قدمت مکۃ وقریش فی قحط فقائل منہم یقول اعتمدوا اللات والعزی وقائل منہم یقول اعتمدوا مناۃ الثالثۃ الاخری فقال شیخ وسیم حسن الوجہ جید الرای انّی تؤفکون ای کیف تصرفون عن الحق فیکم باقیۃ ابراہیم وسلالۃ اسمٰعیل قالوا

کانک عنیت ابا طالب فقال ایها فقاموا باجمعهم وقمت معهم فدققنا بابه فخرج الینا رجل حسن الوجه علیه ازار قد اتشح به فقاموا الیه وقالوا یا ابا طالب اقحط الوادی واجدب العیال فهلم فاستسق لنا فخرج ابو طالب ومعه غلام کانه شمس دجنة ای ظلمة وحوله اغیلمة فاخذه ابو طالب فالصق ظهره بالکعبة ولاذ ای طاف وباصبعه الغلام وما فی السماء قطعة من سحاب فاقبل من ههنا وههنا واغدق ای کثر مطره وانفجر له الوادی واخصب النادی والبادی وفی ذلک یقول ابو طالب مادحاً للنبی علیه الصلوٰة والسلام وابیض یستسقی الغمام بوجهه ثمال الیتامی عصمة للارامل اخرجه ابن عساکر انتہی **منهاج الاحباب فی معرفة الآل والاصحاب** کے ص ٩٠ میں ہے وقد ذکر فی المغنی فی تفسیر قوله المجید وکلامه الحمید واذ استسقی موسی لقومه انه روی ان اعرابیاً جاء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یشکو الجدب فقال یا رسول الله ما لنا بعیر یئط ولا صبی یصطبح وانشاء یقول

اتیناک والعذراء تدمی لبانها	وقد شغلت ام الصبی عن الطفل
والقی بکفیه الفتی لاستکانة	من الجوع هوناً لا یمر ولا یحل
ولا شیء مما یاکل الناس عندنا	سوی الحنظل العامی والعلهز الفسل
ولیس لنا الا الیک فرارنا	واین فرار الناس الا الی الرسل

فقام النبی صلی الله علیه وسلم وهو یجر ردائه فصعد المنبر ثم رفع رأسه الی السماء وبکی حتی ابتلت لحیته فقال اللهم اسقنا واغثنا اللهم اسقنا واغثنا غدقاً مغدقاً طبقاً مؤنقاً مورقاً دیماً وابلاً سائلاً عاجلاً غیر رائث نافعاً غیر ضائر غیثاً مؤنقا مورقا دیما درارا وابلا سائلا عاجلا غیر رائث نافعا غیر ضائر

تملأ به الضرع وتنبت به الزرع وتحيي به البلاد وتغيث به العباد وتجعله بلاغا للحاضر والباد وتحيي به الارض بعد موتها وكذلك تخرجون قال والله ما رد يده الى نحره حتى التفت السماء بارد افها وابلغت باوراقها فمطر اسبوعا فلما كانت الجمعة الثانية والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب على المنبر فدخل الاعرابي وقال يارسول الله الغرق الغرق هلكت المواشي وانهدمت السيل وانهدمت البنيان فضحك النبي صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه فقال اللهم على رؤس الجبال والآكام بطون الاودية وعلى منبت الزروع والاشجار فانجابت السحابة فاحدقت بالمدينة كالاكليل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لله در ابي طالب لو كان حيا لقرت عيناه بي من ينشد قوله فقام علي رضي الله تعالى عنه فقال يا رسول الله اردت ــ

وابيض يستسقى الغمام بوجهه	ثمال اليتامى عصمة للارامل
يلوذ به الهلاك من آل هاشم	وهم عنده في نعمة وفواضل
كذبتم وبيت الله يرفع احمد	وانا نقاتل دونه ونناضل
ونسلمه حتى نصرع حوله	ونذهل عن ابنائنا والحلائل

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجل انتهى مشكوة المصابيح

١٠٤٧

بين يوعن ابي الجوزاء قال قحط اهل المدينة قحطا شديدا فشكوا الى عائشة رضي الله تعالى عنها فقالت انظروا قبر النبي صلى الله عليه وسلم فاجعلوا منه كوى الى السماء حتى لايكون بينه وبين السماء سقف فطروا امطراحتى نبت العشب وسمنت الابل حتى تفتقت من الشحم فسمي عام الفتق رواه

الدارمی انتہی۔ سید سمہودی جواہر العقدین میں اور ابن حجر مکی صواعق المحرقہ
میں اور محمد ابن مبارک منہاج الاحباب میں تحریر کرتے ہیں ان الحسنؑ العسکری
لما حبس به من راى قحط الناس قحطا شديدا فامر الخليفة المعتمد بن المتوكل
بالخروج للاستسقاء ثلثة ايام فخرجوا ولم يسقوا فخرج النصارى ومعهم راهب
كلما مد يده الى السماء هطلت ثم فى اليوم الثانى كذالك فشك بعض الجهلة وارتد
بعضهم فشق ذلك على الخليفة فامر باحضار الحسن وقال ادرك امة جدك
قبل ان يهلكوا فقال الحسن يخرجون غدا وازيل الشك ان شاء الله تعالى وكلم
الخليفة فى اطلاق اصحابه من السجن فاطلقهم فلما خرج النصارى للاستسقاء
ورفع الراهب يده مع النصارى غيمت السماء فامر الحسن بالقبض على يده فاذا
فيه عظم آدمى فاخذه من يده وقال استسق فرفع يده فزال الغيم وطلعت الشمس
بيضاء فعجب الناس من ذلك فقال الخليفة للحسن ما هذا يا ابا محمد فقال هذا عظم
نبي ظفر به هذا الراهب من بعض قبور الانبياء وما كشف عن عظم نبي
تحت السماء الا هطلت بالمطر فامتحنوا ذلك العظم فكان كما قال وزالت الشبهة
عن الناس فرجع الحسن الى داره واقام عزيزا مكرما وصلات الخليفة تصل اليه
انتهى۔ مشكوة المصابيح میں ہے وعن انسؓ ان عمر بن الخطاب كان اذا قحطوا
استسقى بالعباس بن عبد المطلب فقال اللهم انا كنا نتوسل اليك بنبينا فتسقينا
وانا نتوسل اليك بعم نبينا فاسقنا قال فيسقون رواه البخارى انتهى۔ ارشاد السارى
شرح صحيح بخارى میں ہے قال ابو على الحافظ اخبرنا ابو الفتح نصر بن الحسن السمرقندى
قدم علينا بلنسية عام اربعة وستين واربعمائة قال قحط المطر عندنا بسمرقند

فی بعض الاعوام فاستسقی الناس مرارا فلم یسقوا فاتی رجل صالح معروف بالصلاح الی قاضی سمرقند وقال له انی رأیت رایا اعرضه علیك قال وما هو قال اری ان تخرج ویخرج الناس معك الی قبر الامام محمد بن اسمعیل البخاری وتستسقی عنده فعسی الله ان یسقینا فقال القاضی نعم ما رأیت فخرج القاضی ومعه الناس واستسقی بهم وبکی عند القبر وتشفعوا بصاحبه فارسل الله تعالی السماء بماء عظیم غزیر اقام الناس من اجله بخرتنك سبعة ایام او نحوها ولا یستطیع احد الوصول الی سمرقند من کثرة المطر وغزارته وبین سمرقند وخرتنك ثلثة ایام انتهی مشکوٰة المصابیح میں ہے وعن شریح بن عبید قال ذکر اهل الشام عند علی وقیل العنهم یا امیر المومنین قال لا انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الابدال یکونون بالشام وهم اربعون رجلا کلما مات رجل ابدل الله مکانه رجلا یسقی بهم الغیث وینتصر بهم علی الاعداء ویصرف عن اهل الشام بهم العذاب رواه احمد انتهی

مذکورۂ بالا روایات میں ابوطالب کا توسل جناب سید الرسل سے اعرابی کی شکایت خود بدولت سے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توسل حضرت عباس سے اور اہل سمرقند کا توسل قبر بخاری سے تو دریافت ہوا ہوگا مگر مثنوی شریف دفتر دویم میں حاجیوں اور ایک بادیہ نشین کی حکایت بھی قابل غور ہے۔

زاہدی بُد در میان بادیہ	در عبادت غرق چون عبادیہ
حاجیان آنجا رسیدند از بلاد	دیدہ شان بر زاہد خشک اوفتاد
جای زاہد خشک بود او تر مزاج	از سموم بادیہ بودش علاج
حاجیان حیران شدند از وحدتش	وان سلامت در میان آفتش

در نماز استاده بد بر روی ریگ
ریگ کز تفتش بجوشد آب دیگ

گفته سرمست بر سبزه و گلست
یا سواره بر براق و دلدل است

یا که پایش بر حریر و حله هاست
یا سموم او را به از باد صبا است

ایستاده تازه روئی اندر نماز
با خضوع و با خشوع و با نیاز

با حبیب خویشتن میگفت راز
مانده بد استاده با فکر دراز

پس بماندند آن جماعت با نیاز
تا شود درویش فارغ از نماز

چون ز استغراق باز آمد فقیر
زان جماعت زنده روشن ضمیر

دید کابش میچکد از دست و رو
جامه اش تر بود ز آثار وضو

پس بپرسیدش که آبت از کجاست
دست را برداشت کز سوی سما است

گفت هر گاهی که خواهی میرسد
یا گهی باشد اجابت گاه رد

مشکل ما حل کن ای سلطان دین
تا ببخشد حال تو ما را یقین

وا نما سری بما ز اسرارها
تا ببریم از میان زنارها

چشم را بگشود سوی آسمان
که اجابت کن دعای حاجیان

رزق جوئی را ز بالا خوگرم
تو ز بالا برگشودستی درم

ای نموده تو مکان از لامکان
فی السماء رزقکم کرده عیان

در میان این مناجات ابر خوش
زود پیدا شد چو پیل آب کش

همچو مشک از ابر باریدن گرفت
در گو و در غارها مسکن گرفت

ابر می بارید چون مشک اشکها
حاجیان جمله گشاده مشکها

یک عجائب در بیابان رو نمود
ابر چون مشکی دهن را بر گشود

یک جماعت زان عجائب کارہا	می بریدند از میان زنارہا
قوم دیگر را یقین در ازدیاد	زین عجب واللہ اعلم بالرشاد
قوم دیگر ناپذیرا زترش و خام	ناقصان سرمدی تم الکلام

ثانی یعلم مافی الارحام یہاں بھی بدستور اگر یہ کہا جاتا ہو کہ بلا اعلام الٰہی کسی کو جنین کی کیفیت معلوم نہیں ہو تو مسلم مگر اس سے مافی الارحام کا اللہ پاک کے اعلام سے جاننا منتفی نہیں ہوتا پس کافی ہو اس بارہ میں ملاحظہ گذشتہ علامت ۹ کا اور محتاج بیان نہیں کہ فیضان ہمچو علوم کا اس عبارت میں کی جماعت پر بذریعہ ذات بابرکات نبوی علیہ الصلوۃ والتحیات ہی ہو پھر علم نبوی میں تردد کیوں کیا جاوے صاحب کتاب الابریز ص ۱۵۸ میں اپنے شیخ عارف عبد العزیز قدس سرہ سے ایک تقریر دلپذیر کی ضمن میں یوں قلمبند کرتے ہیں قلت للشیخ رضی اللہ عنہ فان علماء الظاہر من المحدثین وغیرہم اختلفوا فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہل کان یعلم الخمس المذکورات فی قولہ تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعۃ الآیۃ فقال کیف یخفی امر الخمس علیہ صلی اللہ علیہ وسلم والواحد من اہل التصرف من امتہ الشریفۃ لا یمکنہ التصرف الا بمعرفۃ ہذہ الخمس انتہی۔ بالخصوص جب روایات ذیل بھی مؤید مقصود موجود ہوں تو خیالات ابنا زمان سرے سے مردود ۔

امام قسطلانی مواہب اللدنیہ میں اور مولانا کرامت علی سیرۃ الاحمدیہ میں نقل کرتے ہیں عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال حدثتنی ام الفضل قالت مررت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انک حامل بغلام فاذا ولدتہ فاتینی بہ قالت یا رسول اللہ انی لی ذلک وقد تحالفت قریش ان لا یأتوا النساء قال ہو

ما اخبرتك قالت فلما ولدته اتيته فاذن فی اذنه الیمنی واقام فی الیسرے والباه من ریقه وسماه عبداللہ وقال اذھبی بابی الخلفاء فاخبرت العباس فاتاه فذکر له فقال ھو ما اخبرتھا ھذا ابو الخلفاء حتی یکون منھم السفاح حتی یکون منھم المھدی رواه الخطیب وابو نعیم انتھی۔ یہ علم ما فی الارحام کے باب میں صرف حالت حمل کی ہی نظیر نہیں ہے بلکہ سفاح اور مہدی کی نسبت قبل از حمل کی بھی تعبیر ہے پھر علیحدہ روایتیں ملاحظہ فرما کر اطمینان حاصل کر لیجئے۔

خطیب تبریزی مشکوٰۃ المصابیح میں نقل کرتے ہیں۔[۱۱۲] وعن ام الفضل بنت الحارث انھا دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی رائت حلماً منکراً اللیلۃ قال وما ھو قالت انہ شدید قال وما ھو قالت رایت کان قطعۃ من جسدك قطعت ووضعت فی حجری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رائت خیرا تلد فاطمہ انشاء اللہ غلاما یکون فی حجرك فولدت فاطمۃ الحسین فکان فی حجری کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث رواه البیھقی فی دلائل النبوۃ انتھی۔

یہاں پر دخل بیجا کا دفعیہ عبارت کتاب الابریز ص ۱۵۵ سے ہو جائیگا جو فرمایا ہے[۱۱۳] وسألتہ رضی اللہ تعالی عنہ عن قولہ تعالی وما یکون لنا ان نعود فیھا الا ان یشاء اللہ ربنا ما ھذا الاستثناء من شعیب علیہ السلام فان الاستثناء یقتضی الشك وعدم الثبوت علی الحالۃ التی ھو علیھا فقال الاستثناء محض رجوع الی اللہ تعالی وذلك ھو محض الایمان لان اھل الفتح ولا سیما الرسل علیھم السلام یشاھدون فعل اللہ فیھم وانہ لا حول لھم ولا قوۃ وان الفعل الذی یظھر علی ذواتھم انما ھو

من الله تعالیٰ فاذا استثنیٰ صاحب هذه الحالة فقد غرق فی بحر العرفان و اتی باعلیٰ درجة الایمان انتهیٰ ۔

پھر منکرین کو یہ طور ناپسند ہونے کی جہت سے اگر منظور نہیں تو بفضلہ تعالیٰ اور روایات کتب مستندہ میں نظر سے دور نہیں ۔ علامہ ابن حجر مکی نے صواعق المحرقہ میں بحر محمد بن مبارک نے منہاج الاحباب میں ضمن قصہ نکاح فاطمة الزہرا رضی اللہ عنہا میں نسائی سے دعا کے بول یہ بیان کئے ہیں کہ جناب رسالت مآب نے بہر دو مصداق قران السعدین یا بقول امامیہ مضمون مرج البحرین پر قطرات ماء قراح کے چھڑک کر فرمایا اللّٰہم بارک فیہما وبارک لہما فی نسلہما وفی روایة فی شملہما وفی روایة فی شبلیہما قیل ہو مصحف فان صح فالشبل ولد الاسد فیکون ذالک کشفا واطلاعا منه صلی الله علیه وسلم علی انها تلد الحسنین فاطلق علیهما شبلین وهما کذالک رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین انتهیٰ ۔

علامہ شیخ حسین بن محمد ابن حسن الدیار بکری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تاریخ الخمیس فی ذکر انفس النفیس ص ۱۱۵ میں تصریح فرماتے ہیں و قدم وفد نخع وهم آخر الوفود قدوما علیه صلی الله علیه وسلم وکان قدومهم فی نصف المحرم سنة احدی عشرة فی مائتی رجل فنزلوا دار الاضیاف ثم جاؤا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم مقرین بالاسلام وقد کانوا بایعوا معاذ بن جبل وقال رجل منهم یقال لهٔ زرارہ بن عمرو یا رسول الله انی رائیت فی سفری هذا عجبا قال وما رائت قال رائت اتانا ترکتها کانها ولدت جدیا اسفع احوی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هل ترکت مصرة علی حمل قال نعم قال فانها ولدت غلاما وهو ابنک قال یا رسول الله فما باله اسفع احوی قال ادن منی فدنا منه فقال هل بک من برص تکتمه

قال والذي بعثك بالحق نبيا ما علم بہ احد ولا اطلع غیري علیہ انتھیٰ ۔ یہ نبی برگزیدہ کے علم ما فی الارحام کا نمونہ تھا اگر مزاج کسلمند اور ناچاق نہ ہو اور طبیعت بدستور ہجو مضامین کے اصغا کی مشتاق ہو تو ساتھ ہی صحابہ کے علم ما فی الارحام کا بھی اولاً ایک شمہ حوالۂ بیان ہو پھر تا یا گا ہن شام کا ذکر اور اولیاء کرام کے اظہار شان ہو ✤

شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ **تاریخ الخلفاء** ص۵۵ میں ارقام فرماتے ہیں وعن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان ابا بکر نحلہا جاد عشرین وسقا من مالہ بالغابۃ فلما حضرتہ الوفاۃ قال یا بنیۃ واللہ ما من الناس احد احب الی غنی منک ولا اعز علی فقرا بعدی منک وانی کنت نحلتک جاد عشرین وسقا فلو کنت جددتیہ واحترزتیہ کان لک وانما ھو الیوم مال وارث وانما ھو اخواک واختاک فاقتسموہ علی کتاب اللہ فقالت یا ابت واللہ لو کان کذا وکذا لترکتہ انما ھی اسماء فمن الاخری فقال ذو بطن بنت خارجۃ اراھا جاریۃ رواہ مالک وفی روایۃ قال ذات بطن ابنۃ خارجۃ قد القی فی روعی انہا جاریۃ فاستوص بہا خیرا فولدت ام کلثوم رواہ ابن سعد انتھی ۔ **نزہۃ الناظرین** ص۴۵ میں ہے فتزوجہا طلحۃ بن عبد اللہ انتھیٰ ۔ سبحان اللہ صدیق اکبر تو افضل الناس بعد الانبیاء تھے نبی کریم کے فیضان سے ایک نوجوان صحابی کا حال قابل غور و خیال ہے وہ بھی سن لینا خالی از ثواب نہیں ہے ✤

امام کمال الدین دمیری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب **حیاۃ الحیوان** میں حوالہ بیان کرتے ہیں وعن ابن ابی لہیعۃ عن ابی الاسود عن عروۃ قال لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من اہل البادیۃ وھو متوجہ الی بدر لقیہ بالروحاء فسالہ القوم

من الناس فلم يجد واعنده خيرا فقالوا له سلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال افيكم رسول الله فقالوا نعم فجاء وسلم عليه ثم قال ان كنت رسول الله فاخبرني عما في بطن ناقتي هذه فقال له سلمة بن سلامة بن وقش وكان غلاما حدثا لا تسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم واقبل علي فانا اخبرك عن ذلك نزوت عليها ففي بطنها سخلة منك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مه فحشت الرجل ثم اعرض عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يكلم بكلمة واحدة حتى قفلوا واستقبلهم المسلمون بالروحاء يهنونهم فقال سلمة يا رسول الله ما الذي يهنئونك والله ان رأينا الا عجائز صلعا كالبدن المعقلة فنحرناها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لكل قوم فراسة وانما يعرفها الاشراف رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا صحيح مرسل وحكاه ابن هشام في سيرته انتهى .

عجیبہ عارف جامی قدس سرہ السامی سلسلۃ الذہب ص ۲۲۵ مین تحریر فرماتے ہین

گشت پر باد مغز سے رابوق	بر دنقش نفیر بر عیوق
شد پے میل خویش محلہ جوی	گرد صحرا و دشت در تگ و پوی
اشترے یافت ناگہان مادہ	بہر مقصود خویش آمادہ
خواست با او شود بزودی جفت	شتر از کار سر کشید و نخفت
چون میسر نشد تمنا یش	بست چوبی بعرض بر پایش
یاران جا نہاد و پیش خزید	مردہ رنگیش با نچہ خواست رسید
شاخ سبز درخت بنمودش	رو بآن کرد بوسہ بر بودش
بود در کار خود بدان تلبیس	شد مصور بپیش او ابلیس

گفت کای بدسیر چہ کارست این ... مایہ صد ہزار عار است این

ہر کہ بیند از شریف و وضیع ... از تو این صورت رکیک و شنیع

پیش ازان کاندران زند طبعت ... بر من از جہل میکند لعنت

بخدا تا من از عناد و جحود ... زادم و آدمی شدم مردود

ہرگز این حیلہ در دلم نخلید ... وین قباحت بخاطرم نرسید

خود زنی در چنین مکاند گام ... من بتلقین آن شوم بدنام

تنبیہ غالباً عادات شریفہ نبویہ یہ تعین کہ غیر مہذب کارروائی کے بیان سے آپ کو اکثر چشم پوشی منظور اور کسی کے اظہار عیب سے اغماض پسند ہوتا تھا چنانچہ علامت[118] مین اسکی طرف ایما بھی ہو البتہ کسی موقع پر مناسب وقت معلوم ہوتا تو کچھ رمز و اشارہ سے ارشاد فرمادیا کرتے تھے حمزہ بن حسن اصفہانی کتاب افعل مین تحریر فرماتے ہین حضر[119] خوات ابن جبیر سوق عکاظ فوجد امرأۃ قد عرضت انحاء لھا للبیع ففتح نحیا منہا تنظر الیہ وجعلہ فی احدی یدیہا ثم فتح آخر ونظر الیہ وجعلہ فی یدھا الاخری فلما اشغل یدیہا بہما رفع رجلیہا او قبل علی عملہ وھی لا تقدر ان تدا فعہ حفظا لما فی النحیین فلما اقضی شغلہ قام عنہا فقالت لہ لا ھنیت فضرب بہما المثل اشغل من ذات النحیین واظلم من خوات قال ابو عمرو ابن عبد البر فی الاستیعاب وفی ھذہ القصۃ یقول خوات - فشددت علی النحیین کفی ضنینۃ - واعجلتہا والفتک من فعلاتی - قال الرشاطی فی اقتباس الانوار وذکر[120] عمرو ابن شبیۃ فی کتاب اخبار المدینۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای فی بعض غزواتہ خوات امع نسوۃ یحدثہن عند اراك بمر الظہران فقال

لہ رسول اللہ مالک یا عبداللہ قال التمس طلعا البعیری وقد عرف رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انہ لا بعیر لہ ولا ناقۃ فقال لہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ترک بعیرک شرادہ
بعد فاستحیا خوات وجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرر ذلک علیہ
مانحالہ انتہی ٭

علامتؔ الامین سلمہ سے اعراض کرنے کی جہت یہی تھی کہ اوسنے واقعی حالت صاف لفظون مین کہہ ڈالی اور آپ کو ہمیون وحشیانہ امور اور غیر مہذب دستور مین سکوت پسند تھا ابناے زمان کہین اسے آپ کی لاعلمی پر محمول نہ کر بیٹھیں بیان واقعہ مین سلمہ کی رائے صائب تھی فقرہ مہ فحشت الرجل سلمہ کے کہے کا مصدق ہو والحمد للہ علی ذلک - یہ تو پھر بھی ایک صحابی (نوجوان گبرو ہی سہی) کے علم مافی الارحام کے نسبت کلام تھا اب آپ کی امت کے اولیاے کرام کا کچھ ذرا سا تذکرہ حیرت خیز مشاہدہ کیجئے اور اوسمین بھی ایک جنین کا تعجب انگیز طرفہ ماجرا ملاحظہ مین لیجئے جو ہنوز شکم مادر سے بروز بھی کرچکا نہ تھا پھر ظاہری تحصیل مناصب جلیل تو کہان تھی ایسے نے استعداد خداداد کی کیا ہی داد دی ہے - وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ٭

علامہ شیخ محمد بن یحیی تادفی حنبلی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب **قلائد الجواہر** مین تحریر فرماتے ہین (۱۲) قال الشیخ تقی الدین محمد الواعظ البنبانی فی سبب مولد عدی بن مسافر قال کان والد مسافر ابن اسمعیل قد دخل الغابۃ ومکث بہا اربعین سنۃ ثم انہ رای فی المنام قائلا یقول لہ یا مسافر اخرج وجامع زوجتک فانہ یاتیک ولی اللہ تعالی یکون تذکرتہ فی المشرق والمغرب فخرج واتی زوجتہ فقالت لا حتی تصعد ھذہ المنارۃ وتنادی یا اھل ھذہ البلدۃ انا مسافر قدمت وقد

امرت ان اعلوافرسی فمن علی فرسه اتاه ولیٌ قال فولدت لاجله ثلثمائة وثلثة عشر ولیاً فلما حملت بدامه مر الشیخ مسلم والشیخ عقیل علی دارها وهی تستقی فقال الشیخ مسلم للشیخ عقیل انتظر الذی انظر قال وماهو قال نور ساطع سا علا من جوف هذه المرأة الی السماء فقال عقیل هذا ولدنا عدی تعال حتی نسلم علیه فجاؤا الیه وقالوا السلام علیك یا عدی السلام علیك یا ولی الله ثم ساحوا سبع سنین وجاؤا فراوه یلعب مع الصبیان ویتکنی ویقول انا عدی بن مسافر فطلبوه وسلموا علیه مرة فرد علیهم ثلث مرات فقالوا لم ترد علینا ثلث مراة فقال لانکم سلمتم علیّ وانا فی بطن امی مرتین ولولاحیائی من عیسیٰ بن مریم علیه السلام لوددت علیکم من بطن امی مرتین انتهیٰ ❖

حضرت سید علی ہمدانی قدس سرہ الصمدانی کا معاملہ کاشمیر مین ایک جوگی کے ساتھ اور رنگ بتانا گائی کے شکم مین اوسکے بچے کا پھر بعد از ذبح نکالنا بچے کو اور آپکے وسودہ کے موجب ہونے کی برکت سے اضلاع کاشمیر مین اسلام کے شیوع اور دین حق کے سطوع کا ذکر رسالہ اسراریہ مین قابل مطالعہ ہوا ماخوف اطالت کلام مانع اسلئے حالت حمل مین علم مافی الارحام کی مسبوقۃ الذکر ایک ہی نظیر پیش کی اب بحث کا اختتام قبل از حمل علم مافی الارحام پر ہو ❖

ثمراۃ الاوراق مین ایک حکایت کسیقدر طول سے ذکر کی ہو جسکا خلاصہ ابن حجر اپنے **فتاوی حدیثیہ** کے صفحہ ۱۲۲ پر یون تحریر کرتے ہین حکی الاٰجری ان هند ام معاویة رضی الله تعالی عنهما دخل علیها وهی فی خیمتها نائمة محجلة بشعرها صدیق لزوجها الطنه انه قدم من السفر فاحست به وفزعت فقال انا ملان ظننت

ان زوجك قدم وخرج فراه اهل الحى فلم يشكوا انه زنى بها فلما قدم زوجها بلغه الخبر فعزم على قتلها فمنعه ابوها حتى كادحيا هما ان يقتتلوا فاصطلحوا على ان يمضوا الكاهن الشام ليخبرهم بصحة ما كان ثم دخل عليها ابوها وقال يا بنيه ان كان حقا ما يقولون فدعيني استر عيبي وعيبك بالسيف ونقاتل القوم لئلا نمضى الى الكاهن فيفضحنا ويفضحك وان كنت بريئة سرنا الى الكاهن فحلفت لهم واكدت انها بريئة فخرج الجميع الى الشام فلما قربوا من الكاهن اضطربت هند وتغيرت فقال لها ابوها ما شانك اليس قد حذرتك الفضيحة بالكاهن فقالت والله ما انا الا بريئة وما جزعت الا انا نمضى الى بشر مثلنا وقد يغلط ويوتى عليه فان قال زنت نشبت المعرة فينا وصدقه جميع العرب فقال لها حقا ما قلت فقال لهم نحن نمضى الى بشر مثلنا قد يصيب وقد يخطى لكن نخباء له خباء حتى نختبره وعلمه فساعده على ذلك وجعلوا له قمحة فى ذكر مهر وربطوه بشعرة فلما دخلوا عليه قالوا له ان امرأة هذا قد اتهمت بزنا فاخبرنا عن صدق ذلك او كذبه فقال ابوها انا احبأنا لك خباء ما هو فقال خبأتم تمرة فى كمرة فاتوه بها فلمس على ظهرها فقال هند ليست بزانية وستلد ملكا اسمه معاوية فكبر القوم وخرجوا عنه وفرحوا فاخذ بعلها بيدها رجاء ان يكون الولد منه فنترت يدها منه وقالت والله لا تقربني ابدا ولا ترانى ابدا وقال ابوها واهلها والله ما رأيتها ابدا ومنعوها بالسيف فخطبها ابو سفيان و عبد الله بن جدعان فعرض عليها ابوها فقالت اما ابو سفيان فصعلوك لكنه نجيب واما عبد الله فحسن الصورة لكنه لا نجيب انكحنى ابا سفيان فولدت

صنہ معاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ونکح عبداللہ غیرھا فولدت لہ ولدا فطاف بہ یوما فرای جملا وشاۃ فقال لہ یا ابت ھذہ ابنۃ ھذا اوان الشاۃ بنت البعیر فقال لہ فی الحال نعمۃ المرأۃ ھذہ التی قالت انی لا انجب وبھذا الحکایۃ تعلم ان ما مر من ان المغیبات لا تعلم الا جملۃ ولا یعرف تفصیلھا انما ھو باعتبار اکثر الاحوال واما فی بعضھا فتعلم تفصیلا لکن الصواب انہ یکون من علوم الانبیاء التی حفظت ودونت ولم تبدل انتھی

مولانا جلال الدین رومی مثنوی معنوی میں ارشاد فرماتے ہیں۔

آن شنیدی داستان بایزید — کہ ز حال بو الحسن از پیش دید
روزی آن سلطان تقوی میگذشت — با مریدان جانب صحرا و دشت
بوی خوش آمد مر او را ناگہان — در سواد ری ز حد خارقان
پس در انجا نالہ مشتاق کرد — بوی را از باد استنشاق کرد
بوی خوش را عاشقانہ می کشید — جان او از باد بادہ می چشید
چون درو آثار مستی شد پدید — یک مرید او را از آن دم در رسید
پس بپرسیدش کہ این احوال خوش — کہ برون است از حجاب پنج و شش
گاہ سرخ و گاہ زرد و گہ سفید — میشود رویت چہ حالست و نوید
گفت بوی بوالعجب آمد بمن — ہمچنان کہ مر نبی را از یمن
کہ محمد گفت بر دست صبا — از یمن می آیدم بوی خدا
از اویس و از قرن بوی عجب — مر نبی را مست کرد و پر طرب
پیرہن در مصر رہن یک حریص — پر شدہ کنعان ز بوی آن قمیص

گفت زین سو بوی یاری میرسد — کاندرین ده شهریاری میرسد

بعد چندین سال می زاید شهی — میزند بر آسمانها خرگهی

چیست نامش گفت نامش بوالحسن — حلیه اش واگفت ز ابرو و ذقن

قد او و رنگ او و شکل او — یک بیک واگفت از گیسو و رو

گر حسن باشد مرید امتم — درس گیرد هر صباح از تربتم

رویش از گلزار حق گلگون بود — از من او اندر مقام افزون بود

بر نوشتند آن زمان تاریخ را — از کباب آراستند آن سیخ را

چون رسید آن وقت و آن تاریخ راست — زان زمین آنشاه پیدا گشت خاست

همچنان آمد که او فرموده بود — بوالحسن از مردمان آنرا شنود

هر صباحی تیز رفتی بی فتور — بر سر گورش نشستی با حضور

تا مثال شیخ پیشش آمدی — تا که بی گفتی مشکلش حل شدی

تا یکی روزی بیامد با سعود — گورها را برف نو پوشیده بود

توی بر توی برفها چون علم — قبه قبه دیده شد جانش بغم

بانگش آمد از حظیره شیخ حی — ها انا ادعوک کی تسعی الی

حال او زان روز شد خوب و پدید — آن عجایب را که اول می شنید

لوح محفوظ است پیش اولیا — از چه محفوظ است محفوظ از خطا

نی نجوم است و نه رمل است و نه خواب — وحی حق والله اعلم بالصواب

ثالث وماتدری نفس ماذا تکسب غدا الآیۃ اوپر بوضاحت ثبوت کو
پہونچ چکاہی کہ یہ امور امت کے کاملین تک بھی جانتے ہین ملاحظہ ہو خلاصتا مین

قول حسن عسکری کا مذاق ازیل الشک پر حضور پرنور کی نسبت یہ گمان لاعلمی کیسا اگرچونکہ یہ ایک بڑا شبہ مانا جاتا ہو لہذا اس بارہ مین بہی کسیقدر تحقیق ضرور ہو۔
مشکوٰۃ المصابیح مین ہو وعن[۱۲۴] ابی قتادۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم تسیرون عشیتکم ولیلتکم وتأتون الماء انشاء اللہ غدا الحدیث رواہ مسلم وعن[۱۲۵] سہل بن الحنظلۃ انہم ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کان عشیۃ فجاء فارس فقال یا رسول اللہ انی طلعت علی جبل کذا وکذا فاذا بہوازن علی بکرۃ ابیہم بظعنہم ونعمہم اجتمعوا الی حنین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال تلک غنیمۃ المسلمین غدا انشاء اللہ تعالی الحدیث رواہ ابوداؤد ان احادیث مین کے استثنا با وجودیکہ علاء[۱۳] مین اسکا جواب دیا گیا ہو شاید کسی کو تردد مین ڈالے اس جہت سے اوسی کتاب کے ایک اور بہی حدیث دیکہیے جسمین کوئی تردد کا موجب نہین ہو وعن[۱۲۶] سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین ہذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلہم یرجون ان یعطاہا فقال این علی بن ابیطالب قالوا ہو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عینیہ فبرأ حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ الحدیث متفق علیہ انتہے برخلاف اسکے منکرین اوسی کتاب کے یہ حدیث پائین پیش کرتے ہین وعن[۱۲۷] الربیع بنت معوذ ابن عفراء قالت جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی کمجلسک منی فجعلت جویرات یضربن بالدف ویندبن من

...قتل من آبائي يوم بدر اذ قالت احداهن وفينا نبي يعلم ما في غد فقال دعي هذا وقولي بالذي كنت تقولين رواه البخاري انتهى۔ فی الحقیقت مخالفین کے متمسکات اور منکرین کے استدلالات میں البتہ یہ حدیث بڑا سرمایہ گنا جاتا ہے جو اونکی بنائی خیالات کذائی کا اصل پایہ کہا جائے تو بھی نادرست نہیں ہے۔ کیونکہ وجہ اوسکی شارحین پائین کے کلام سے بادی النظر میں مربوط اور مضبوط معلوم ہوتی ہے۔

مفاتیح شرح مصابیح میں ہے وهذا[128] الكراهة عليه الصلوة والسلام نسبة علم الغيب اليه مطلقا لانه لا يعلمه كذالك الا الله وانما يعلم الرسول من الغيب ما اخبره الله تعالى او لكراهة ان يذكر في اثناء ضرب الدف واثناء مرثية القتلى لعلو منصبه عن ذالك صلى الله عليه وسلم انتهى۔ علامہ مظہری بھی شرح مصابیح میں اسی کے ہمکلام ہیں اونکی عبارت یہ ہے وعلة[129] نهيه عليه الصلوة والسلام تلك الجارية عن التكلم بقولها وفينا رسول الله يعلم ما في غد انه عليه الصلوة والسلام كره ان يقول احد انه عليه الصلوة والسلام يعلم الغيب مطلقا لان الغيب لا يعلمه الا الله بل يجب ان يقال يعلم رسول الله صلى الله عليه وسلم من الغيب ما اخبره الله تعالى به ويحتمل ان يكون كراهة ذالك الكلام ان وصفه عليه الصلوة والسلام في اثناء ضرب الدف وفي اثناء مرثية اولئك القوم المقتولين لا يليق بمنصبه عليه الصلوة والسلام بل هو اجل واشرف من ان يذكر بهذه العبارة في اثناء ضرب الدف انتهى۔ علی قاری بھی اسی طور سے مرقاۃ المفاتیح میں تحریر فرماتے ہیں وانما[130] منع القائلة بقولها وفينا نبي الخ لكراهة نسبة علم الغيب اليه لانه لا يعلم الغيب الا الله وانما يعلم الرسول من الغيب ما اعلمه او لكراهة ان يذكر في اثناء ضرب الدف واثناء مرثية القتلى

لعلو منصبہ عن ذلک انتہی۔ ان تینوں شارحوں نے منع کی دو وجہ علتیں بتلائیں جن میں سے مخالفین نے علت اولیٰ کو جو سقیم ہو اگرچہ خواہش نفس سے پسند کر لی اور اہل حق نے توجیہ ثانی کو اختیار کی ہو ان دونوں میں کون بھٹکا کر ملیم ہو اور کون بر سر راہ مستقیم اسکا اندازہ اصل حقیقت دریافت ہوئے بغیر گو مشکل ہو لہذا احادیث پائین کو نظر تامل سے دیکھنا ضرور ہو لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا ۞

مشکوٰۃ المصابیح میں ہو[۱۳۱] وعن انس قال کنا مع عمر بین مکۃ والمدینۃ فترائینا الھلال وکنت رجلا حدید البصر فرائیتہ ولیس احد یزعم انہ راہ غیری فجعلت اقول لعمر اما تراہ فجعل لا یراہ قال یقول عمر سأراہ وانا مستلق علی فراشی ثم انشاء یحدثنا عن اھل بدر قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرینا مصارع اھل بدر بالامس یقول ھذا مصرع فلان غداً انشاء اللہ وھذا مصرع فلان غدا انشاء اللہ قال والذی بعثہ بالحق ما اخطؤ الحدود والتی حدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث رواہ مسلم[۱۳۲] وعنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاور حین بلغنا اقبال ابی سفیان وقام سعد بن عبادۃ فقال یا رسول اللہ والذی نفسی بیدہ لو امرتنا ان نخیضھا لاخضناھا ولو امرتنا ان نضرب اکبادھا الی برک الغماد لفعلنا قال فندب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فانطلقوا حتی نزلوا بدرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا مصرع فلان ویضع یدہ علی الارض ھھنا وھھنا قال فما ماط احدھم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم انتہی ۞

حاصل یہ کہ غزوہ بدر میں ھذا مصرع فلان غداً انشاء اللہ اور ھذا مصرع فلان فرمایا تھا جسکی نسبت عمر کی خبر ہو کہ والذی بعثہ بالحق ما اخطؤ الحدود والتی حدھا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اور انس کی اثر ہو کہ فما ماط احدھم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب اتنا فرہن رسالہ فکر صاحب نے قبول کر لیا تو آپ غور کیجیے کہ لڑکیاں جنکی
نسبت یضربن بالدف ویندبن من قتل من ابائی یوم بدر کہا گیا ہو بدر کے کشتوں کا ذکر
کرتیں اور مرثیہ کہتی تھیں جب ہذا مصرع فلان غداً کا موقع آگیا تو لحاظ اسی قرینہ کے
ایک او دھ لڑکی نے اس مضمون کو موزون کرکے وفینا نبی یعلم ما فی غد کہدیا الا
آپ خیال فرمائیں کہ احتمال اول کو مسلم بالمکر اس مقصود پر جو محاکات امر واقعی کی کر رہی ہو
یہ تعبیر الیسی دار و گیر کیسی پھر احتمال ثانی ہی متعین ہوا فقط

عمدۃ المخالفین مولوی عبد الحی امام آف مسجد مولمین یہاں پر نصرۃ النعیم
میں بعد از بیان عبارت مرقاۃ ترمیم فرماتے ہیں اقول الاحتمال الاخیر یردہ ما فی روایۃ
الحاکم عن انس فخرجت جوار من بنی النجار وھن یقلن۔

نحن جوار من بنی النجار	یا حبذا محمد من جار

بلفظہ
لانه ههنا ذکر النبي صلعم فی اثناء ضرب الدف فلو کان محظور المنع ههنا ایضا انتہی
والجواب عن هذا بانه ما قال بعض الافاضل المشار الیه فی الفضیلة بالانامل
ان المذکور فی الاحتمال الاخیر حرف الواو فی قولهم لکراهة ان یذکر فی اثناء ضرب الدف
واثناء مرثیة القتلی وحرف الواو یکون للجمع المطلق کما صرح به ابن الحاجب فی بحث العطف
والجمع بحرف الجمع کالجمع بلفظ الجمع صرح به الغفور تحت قول المصنف وما یقوم مقامها
الجمع والفا التانیث فیکون علة المنع فی الاحتمال الاخیر مجموع الامرین ذکر سید المرسلین
فی اثناء ضرب الدف واثناء مرثیة القتلی ففی روایة الحاکم وان وجد الامر الاول اعنی ضرب
الدف فقط لکن بجزء العلة لا یثبت الحکم التام صرح به فی الحسامی فی بحث الاسباب والعلل

نعدم المنع فی روایة الحاکم لعدم العلة الناسخة ذکره عمدة المخالفین مما لا یعبأ به ولا یلتفت الیه انتهی

واقول لو کان مدار المنع علی زعم المخالف العنید لم یسکت النبی صلی الله علیه وسلم ایضا عن المنع والانکار علی حسان بن ثابت الانصاری رضی الله تعالی عنه فی ما قال فی جملة قصیدة ذکر الزرقانی فی ص ۲۲۹ من الجلد السابع من شرح المواهب۔

نبی یری ما لا یری الناس حوله ⁂ ویتلو کتاب الله فی کل مشهد
فان قال فی یوم مقالة غائب ⁂ فتصدیقها فی ضحوة الیوم او غد

وعلاج الاختلاج مذکور فی ص ۳ من الجلد الثالث منه حیث قال ذکر ابن اسحق انه لما انهزم المشرکون لحق مالک بالطائف فلما جاء النبی صلی الله علیه وسلم وفد هوازن سالهم عنه فقالوا هو مع ثقیف فقال اخبروه انه ان اتانی مسلما رددت الیه اهله وماله واعطیته مایة من الابل فاتی مالک بذلک فرکب مستخفیا فادرکه صلی الله علیه وسلم بالجعرانة او بمکة فرد علیه اهله وماله واعطاه المائة واسلم و حسن اسلامه وقال حین اسلم هذا الشعر۔

ما ان رایت ولا سمعت بمثله ⁂ فی الناس کلهم بمثل محمد
اوفی واعطی للجزیل اذا اجتدی ⁂ ومتی تشأ یخبرک عما فی غد
واذا الکتیبة عردت انیابها ⁂ بالسمهری وضرب کل مهند
فکانه لیث علی اشباله ⁂ وسط الهباءة خادر فی مرصد

فاستعمله صلی الله علیه وسلم علی من اسلم من قومه انتهی۔ فلو کانت عمامة الامامة اذ ذاک علی راس العلامة لاستعزله عما استعمله علیه الصلوة والسلام هذا فالبرق الساطع المحرق لفؤاد الجهال والسیف القاطع لعرق داء العضال کلام سواد بن قارب

بحر

...لم يدخل فى الاسلام الايمة للقال...

فاشهد ان الله لا رب غيره		وانك مامون على كل غائب	

...اسباق فيما ياتى بتائيد الله تعالى وحسن توفيقه فقط

یہ تمام ذرہ دیر کیلئے برطرف رکھدیجئے اور حضرت علی قاری کی کتاب بغیر مخالفین بگڑہ ... فرتے ہیں اونھیں کی زین الحلم شرح عین العلم جلد اصفحہ ۳۷ مین ملاحظہ کیجئے کہ ...علی قاری مخالفین کی کہان تلک یاری کرتے ہین جو فرماتے ہین ۱۳۵ ولا یجوز حینئذ و ...هو كون المتغنى بدف آناصفها باليد والدف الخ وممايؤيد ما قدمنا انه فى البخارى ...لما دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم بيت الربيع بنت معوذ وعندها جواريغنين ...فسمع احدهن تقول فينا نبى يعلم مافى غد فقال عليه السلام دعى هذا وقولى ...ما كنت تقولين **وهذه شهادة بالنبوة** فزجرها وردها الى الغناء الذى هو لهو لان هذا جد محض فلا يقرن بصورة اللهو فالفاعلون للجمع بينهما ...وصدق عليهم قوله سبحانه وآخرون اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملا صالحا وآخر سيئا عسى الله ان يتوب عليهم انتهى ۔

۱۳۶ فان قيل قد وقع فى حديث ابن ماجه زيادة لا يعلم ما فى غد الا الله وهذه الزيادة مؤيدة للوجه الاول فالجواب بان الحديث المذكور رواه البخارى وابو داؤد والترمذى من طريق بشر بن المفضل وقد قال الحافظ ابن حجر العسقلانى فى ترجمته ثقة ثبت عابد انتهى۔ وحديث ابن ماجه مروى من طريق حماد بن سلمة بن دينار وهو وان كان ثقة لكن لما ...فان البخارى لا يروى عنه ومسلم فى صحيحه وان روى عنه فى الشواهد لكن لا يروى فى الاصول الا اذا روى عن ثابت وههنا لم يروى عن ثابت قال الذهبى فى ميزان

الاعتدال فی ترجمۃ وکان ثقۃ لہ اوھام انتھی ۔ وقال الحافظ العسقلانی ثقۃ مامون

اثبت الناس فی ثابت وتغیر حفظہ باخرہ انتھی ۔ زین الحلم کی عبارت میں اگر کوئی ایراد

سوجھے تو اوسکے غبارسے ہمارا پلہ پاک ہو ہمیں تو بہت سی ضرورت فقرۃ وھذہ شہادۃ

بالنبوۃ سے تھی سو وہ بحمداللہ تعالیٰ مدعا پر مستقیم و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

واللہ ذوالفضل العظیم ✤

تنبیہ علامہ ابوالفیض شرح المسند میں تحریر فرماتے ہیں روی عبدالرزاق ص۱۳۷

فی مصنفہ عن ہشام ابن حسان عن انس ابن سیرین قال سالت ابن عمر أقرء

مع الامام قال انک لضخم البطن یکفیک قراۃ الامام انتھی اسکی زیادہ تشریح کی

بیان کوئی ضرورت نہیں بیان آئندہ کو ملاحظہ فرمائے ۔ روح البیان جلد ۱ ص۱۷۰

میں ہو روحی ص۱۳۸ ان مالک بن الصیف من احبار الیھود و رؤسا ثم خرج مع نفر الی مکۃ

معاندین لیسألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اشیاء وکان رجلا سمینا فاتی

رسول اللہ بمکۃ فقال لہ علیہ السلام انشدک بالذی انزل التوراۃ علی موسی ھل

تجد فیہا ان اللہ یبغض الحبر السمین قال نعم قال فانت الحبر السمین وقد سمنت من

ماکلتک التی تطعمک الیھود ولست تصوم ای تمسک فضحک القوم فخجل مالک بن

الصیف وقال غضبا ما انزل اللہ علی بشر من شئ الخ قال السعدی رح

باندازہ خور زاد اگر آدمی ندارند تن پروران آگہی	چنین پر شکم آدمی یا خمی کہ بر معدہ باشد ز حکمت تہی

ایضاً ص۱۸۰ قال الامام السخاوی فی المقاصد الحسنۃ فی الحدیث ان اللہ یکرہ

الحبر السمین وفی التوراۃ ان اللہ لیبغض الحبر السمین وفی روایۃ یبغض القاری

السمین

السمين قال الشافعي رحمه الله تعالى ما افلح سمين قط الا ان يكون محمد بن الحسن فقيل له ولم قال لانه لا يفكر والعاقل لا يخلو من احدى حالتين اما ان يهتم لآخرته ومعاده او لدنياه ومعاشه والشحم مع الهم لا ينعقد فاذا خلا من المعنيين صار في حد البهائم بعقد الشحم ام انتهى۔ **غلام محمد نادری** وغیرہ نے ضخامت بطنی کے مقتضی سے جو لکھا او سمین تو گویا وہ مرفوع القلم ہو مگر ایک اور تازے مبتے خراہ مخواہ کے مرد آدمی **مولوی نور محمد** مدرس مدرسہ انجمن اسلام سورت کو اسکے تعقید شحم اور ضخامت بطن نے کس سرحد بہائمی تلک پہونچایا کہ استفتا کے مٹ پر خود کی تقریری تائید مین تحریر فرمایا ۳ حدیث **صحیح بخاری شریف** قالت ربیع بنت معوذ الخ فقال دعی هذا وقولی ماکنت تقولین فی اللمعات قالوا انما منعهن کراهة ان یسند علم الغیب الیه مطلقا صلی الله علیه وسلم ولا یعلم الغیب الا الله انتهی۔ اور اسوقت تلک باوجود مدرس ہونیکے اتنا اصلا معلوم نہ ہوا کہ شیخ رحمۃ اللہ نے جیسے **اشعۃ اللمعات** **ترجمہ مشکوٰۃ** جلد ۳ صفحہ ۱۴۱ مین اسی حدیث کے نیچے صاف فرمایا ہو وگفتہ اند کہ منع آنحضرت ازین قول بجہت آنست کہ در وی اسناد علم غیب ہست بآنحضرت پس آنحضرت را ناخوش آمد انتہی ویسے ہی گفتہ اند کا مرادف لفظ قالوا بیان فرماکر اشارہ اسکے ضعف پر کر دیا ملاحظہ فرمائے آیندہ مین علامت ۳۰ وعلامت ۳۱ وعلامت ۳۲ وعلامت ۳۳ لیکن ایسے اشارات سے بہائم سیرت دوامی محروم رہا کرتے ہین فدلیل الخصیم اللحیم الشحیم الضخیم لا یسمن ولا یغنی من جوع ✣

رابع وما تدری نفس بای ارض تموت اسکی نظیر تفسیر مین یون کہی کہ کما لا تدری فی ای وقت تموت قریب مین علامت ۱۳۱ و ۱۳۴ کی دو حدیثین گذرین جنمین ایک

کا لفظ ھذا مصرع فلان غداً انشاء اللہ اور دوسرے کا لفظ ھذا مصرع فلان ویضع یدہ علی الارض ھٰھنا وھٰھنا ہے۔ **علی قاری** اپنی **شرح** میں یہین پر فرماتے ہیں۔ حتی عدّ سبعین اول کا راوی فوالذی بعثہ بالحق ما اخطؤ الحد ود التی حدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتا ہے اور ثانی کا فما ماط احدھم عن موضع ید رسول اللہ کہتا ہے ماماط کی شرح **علی قاری** نے **مرقاۃ** میں یہ کی ما زال وبعد و تجاوز اسمیں زمان ومکان کی تعیین وتصریح آچکی ہے جو ثبوت مقصود ومدعا کو کافی ووافی ہے تاہم علاوہ برین کچھ ہو تو موجب اطمینان قلب صافی ہے بنابرین روایات ذیل کو بغور و تامل ملاحظہ کرنا بھی ضروری ہے۔

مسئلہ مختصر الوقایہ میں ہے والحج[۱۴۴] فرض الحج فی العمر مرۃ علی الفور انتہی **شرح الیاس** میں ہے قولہ[۱۴۳] علی الفور ھذا عند ابی یوسف وھو اصح الروایتین عن ابی حنیفۃ وعند محمد والشافعی علی التراخی لکن عند محمد یسعہ التاخیر بشرط ان لا یفوتہ فان اخر حتی مات اثم بالتاخیر وعند الشافعی لا یاثم بالتاخیر وان مات وعند ابی یوسف یاثم بالتاخیر عن العام الاول وان اداہ فی العام الثانی انتہی بنابر مذہب امام ابو یوسف جب تاخیر عام اول سے عام دوم تلک بھی موجب اثم ہے پھر باوجود فرضیت حج کے سنہ ۹ میں تاخیر نبوی اور ادائے حج میں سنہ ۱۰ تلک بالضرور متیقن کسی امر کی تھی جسکا دفعیہ **در مختار** میں یون کیا گیا کہ فرض الحج[۱۴۵] سنۃ تسع وانما اخرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لعشر لعذر مع علمہ ببقاء حیاتہ لیکمل التبلیغ انتہی۔

اس سے واضح ہے کہ علم فی ای وقت تموت کا آپ کے واسطے ثابت ہے **علامہ عینی** نے **رمز الحقائق شرح کنز الدقایق** میں بعد ایک تقریر کے تسطیر فرمایا ہے[۱۴۵] اما

ما قال بعضهم انه علیه السلام قد علم انه یدرک الحج قبل موته فلیس بشیٔ اسکا جواب
من قبیل لاطائل تحتہ قرار دیکر روایات ذیل ہدیۂ ناظرین کرنے پر مکتفی ہوتا ہوں وباللہ التوفیق
مشکوٰۃ المصابیح میں ہے وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ عزوجل فرغ الی کل عبد من خمس من اجلہ وعملہ ومضجعہ واثرہ ورزقہ
رواہ احمد یہ امور خمسہ مقدرات سے ہیں اتنا ہی نہیں لوح محفوظ کے مکتوبات سے بھی بعض
ہیں بعض اولیاء کرام کو بھی اطلاع ہوتی ہے فضلاً عن النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مشکوٰۃ
میں ہے وعن عائشۃ قالت کنا ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عندہ اذا اقبلت
فاطمۃ ما تخفی مشیتہا من مشیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رآہا قال
مرحبا بابنتی ثم اجلسہا ثم سارہا فبکت بکاء شدیدا فلما رأی حزنہا سارہا
الثانیۃ فاذا ہی تضحک فلما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالتہا عما سارک
قالت ما کنت لافشی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرہ فلما توفی قلت عزمت
علیک بما لی علیک من الحق لما اخبرتنی قالت اما الآن فنعم اما حین سارنی فی الاول
فانہ اخبرنی ان جبریل کان یعارضنی القرآن کل سنۃ مرۃ وانہ عارضنی بہ العام
مرتین ولا اری الا الاجل قد اقترب فاتقی اللہ واصبری فانی نعم السلف انا لک
فبکیت فلما رأی جزعی سارنی الثانیۃ قال یا فاطمۃ الا ترضین ان تکونی سیدۃ نساء
اہل الجنۃ او نساء المومنین وفی روایۃ فسارنی فاخبرنی انہ یقبض فی وجعہ فبکیت
ثم سارنی فاخبرنی انی اول اہل بیتہ اتبعہ فضحکت متفق علیہ وعن جابر قال لما
حضر احد دعانی ابی من اللیل فقال ما ارانی الا مقتولا فی اول من یقتل من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانی لا اترک بعدی اعز علی منک غیر نفس رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم وان علی دینا فاقض واستوص باخوتک خیرا فاصبحنا فکان اول قتیل ودفنتہ مع آخر فی قبر رواہ البخاری انتہی ؂

علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالی **صواعق المحرقہ** میں نقل فرماتے ہیں [149] واخرج ابن سعد عن ابن شہاب قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا فقصہا علی ابی بکر فقال رائت کانی استبقت انا وانت درجۃ فسبقتک بمرقاتین ونصف قال یارسول اللہ یقبضک اللہ الی مغفرۃ ورحمۃ واعیش بعدک سنتین ونصفا وکان کما عبر فقد عاش بعدہ سنتین وسبعۃ اشہر اخرجہ الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما وعن [150] علی انہ سئل وہو علی المنبر بالکوفۃ عن قولہ تعالی رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا قال اللہم اغفر اہل ہذہ الآیۃ نزلت فی وفی حمزۃ عمی وفی عبیدۃ بن الحارث بن عبد المطلب فاما عبیدۃ فقضی نحبہ شہیدا یوم بدر وحمزۃ قضی نحبہ شہیدا یوم احد واما انا فانتظر اشقیہا یخضب ہذہ من ہذہ واشار بیدہ الی لحیتہ وراسہ عہد عہدہ الی حبیبی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم فلما کانت لیلۃ الجمعۃ سابع عشر رمضان سنۃ اربعین وکان فی ہذا الشہر [152] یفطر لیلۃ عند الحسن ولیلۃ عند الحسین ولیلۃ عند عبد اللہ بن جعفر ولا یزید علی ثلث لقم ویقول احب ان القی اللہ تعالی وانا خمیص اکثر الخروج والنظر الی السماء وجعل یقول واللہ ما کذبت وما کذبت وانہا اللیلۃ التی وعدت واقبل علیہ الاوز یصحن فی وجہہ فطردہن وقال دعوہن فانہن نوائح الخ ذکر شہادتہ انتہی۔ **شیخ عبد الحق دہلوی** رحمہ اللہ تعالی **ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ** میں نقل فرماتے ہیں [151] وعن ابن عمر رضی اللہ تعالی

منہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل الحسین علی راس ستین سنۃ من مہاجری رواہ الطبرانی فی الکبیر والخطیب وابن عساکر انتہی **ابن حجر مکی** **خیرات الحسان فی مناقب النعمان** میں تحریر فرماتے ہیں (وفات ۹۷۳ھ) ومما یصلح الاستدلال بہ علی عظم شان ابی حنیفۃ ما روی عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام انہ قال ترفع زینۃ الدنیا سنۃ خمسین ومائۃ ومن ثم قال شمس الائمۃ الکردری ان ہذا الحدیث محمول علی ابی حنیفۃ لانہ مات فی تلک السنۃ **شیخ تقی الدین حموی** رحمہ اللہ تعالی **ثمرات الاوراق** جلد ۲ ص ۱۵۹ میں تحریر فرماتے ہیں (۸۳۷ھ) حکی ان شخصا جاء الی الشیخ عز الدین ابن عبد السلام الشافعی سلطان العلماء فقال رائیتک فی المنام تنشد۔ وکنت کذی رجلین رجل صحیحۃ۔ ورجل رمی فیہا الزمان فشلت۔ قال فسکت ساعۃ ثم قال اعیش ثلثا وثمانین سنۃ فان ہذا الشعر لکثیر عزۃ وقد نظرت فلم اجد بینی وبینہ نسبۃ فانی سنی وہو شیعی وطویل وہو قصیر وشاعر ولست بشاعر وانا سلمی وہو خزاعی وشامی وہو حجازی فلم یبق الا السن فاعیش مثلہ فکان کذالک انتہی۔ **شیخ اسماعیل افندی** رحمہ اللہ تعالی **روح البیان** میں ارشاد فرماتے ہیں (۱۱۳۷ھ) اخبرنی شیخی وسندی فی تحریراتہ عن وقت وفاتہ قبل عشرین سنۃ فوقع کما قال وذلک من امارات ورائۃ الصحیحۃ انتہی قدرے قبل از وفاۃ شریف عادات نبویہ میں یہ ڈھنگ پیدا ہو گیا تھا کہ قولاً یا فعلاً وہ برتاؤ کر جاتے تھے جس سے وداعانہ بو پائی جاتی تھی لان بقیت الی قابل لاصومن التاسع اور لان بقیت الی قابل لاظہرن قواعد الخلیل اسی کی نظائر سے ہے **علامہ دیار بکری** اپنی **تاریخ خمیس** ص ۱۵۵ میں ومیری کی حیاۃ الحیوان سے

نقل کرتے ہیں وتخوبیہ [۱۵۵] فی حجۃ الوداع ثلثا وستین بدنۃ واعتق ثلثا وستین رقبۃ عدد سنی عمرہ انتھی۔ **روح البیان** میں ہے [۱۵۶] واستنبط بعضھم عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قولہ ولن یؤخر اللہ نفسًا اذا جاء اجلھا واللہ خبیر بما تعملون فانہ راس ثلث وستین سورۃ وعقبھا بالتغابن لیظہر التغابن فی فقدہ صلی اللہ علیہ وسلم انتھی۔ ان تلمیحات اور اشارات سے مخالفین اور منکرین کی سیری شاید نہ ہو بنا برین اور بھی توضیح ملاحظہ فرماویں ✤

مشکوٰۃ المصابیح میں ہے [۱۵۷] عن معاذ بن جبل قال لما بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن خرج معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوصیہ ومعاذ راکب ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی تحت راحلتہ فلما فرغ قال یا معاذ انک عسی ان لا تلقانی بعد عامی ھذا ولعلک ان تمر بمسجدی ھذا وقبری فبکی معاذ جشعًا لفراق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم التفت فاقبل بوجہہ نحو المدینۃ فقال ان اولی الناس بی المتقون من کانوا وحیث کانوا رواہ احمد انتھی۔ اوپر کی روایات سے علم زمان موت کا ثبوت کو بھی بچا تھا مگر اس حدیث سے تو ثابت ہو گیا کہ آپ کو زمان ومکان موت دونوں کا پورا علم تھا ہاں کوئی اندھا حافظ ٹھوکر کھائے اور منھ کے بل نہ آئے کہ لعل اور عسیٰ فرمایا ہے اس شبہ کے ازالہ کیلئے بقدر ضرورت تحریر باین نظر سے گذارین ✤

امام زرقانی کی شرح مواہب قسطلانی جلد ۷ صفحہ ۲۲۹ میں ہے [۱۵۸] ویشھد لہ قول ابن رواحۃ عبداللہ الانصاری الامیر الشہید بموتہ فی قصیدۃ۔

وفینا رسول اللہ یتلو کتابہ	اذا انشق معروف من الصبح ساطع

اس سے متبادر ہو کہ فرمودہ آپ کا بلفظ عسیٰ ہو خواہ لعل سب کچھ واقع ہونیوالا ہے
اس سے اگر اطمینان نہ ہو تو ملاحظہ کیجئے **زرقانی شرح مواہب** جلد ۷ صفحہ ۲۳۲ پر
[۱۵۹] حدیث ان اللہ عسیٰ ان یلبسہ قمیصاً کے نیچے جو فرمایا ہو ان اللہ عسیٰ ای ارجو منہ
والرجاء منہ واقع انتہیٰ اور **قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری**
جلد ۱ صفحہ ۲۰ مین تحریر فرماتے ہین [۱۶۰] وکلمۃ لعل فی کلام اللہ ورسولہ للوقوع انتہیٰ ۔
امام المنکرین غلام محمد ناویری گجراتی ترجمہ تحفۃ الہند صفحہ ۲۱۳ مین جو لکھ
چکا ہو وہ بھی بجنسہ درج ذیل کرے دیتا ہون ۔

[۱۶۱] (૬) એ. મૌલવી (અહમદઅલી.) સાહેબ હીંદુસ્તાનમાં
ઘડગા. નામીના. હતા. બુખારી. મુસલીમ. અબુદાઉદ
તીરમજી. વીગેરે. એમની. સેહતથી. છપાઈ એલી છે. સેં
કડો. ઊલમાં. એ. વડગા. થી. ઈલમે હદીસ. ભણ્યા છે. એ
ને. સનદલીધી છે. અ. વડગા. જુજ. મુદતથઈ ખુદાની
રેહમતને. પોહોંચ્યા છે.

[۱۶۲] اسکا ترجمہ ہندی مین یہ ہو۔ یہ مولوی (احمد علی) صاحب ہندوستان مین بہت
نامی تھے بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی وغیرہ انکی صحت سے چھپے ہین سیکڑون علما
انسے علم حدیث پڑھے ہین اور سندلی ہو یہ تھوڑی مدت گذری خدا کی رحمت کو پہنچے
ہین انتہی الترجمۃ یہی موصوف مولوی **احمد علی** صاحب اپنی صحت والی مذکور صحیح
بخاری کے جلد اول کتاب الجنائز کے باب زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن خولہ کے

ص۲۷ امین ثم تخلف حتی ینتفع بك اقوام ویضر بك الآخرون الحدیث کے اوپر
تحریر فرماتے ہیں ثم[163] لعلك ان تخلف المراد بتخلفہ طول عمرہ ای یطول عمرك ولا
تموت بمکۃ فانہ عاش زیادۃ علی اربعین سنۃ حتی فتح العراق وانتفع بہ
المسلمون بالغنیمۃ وتضرر بہ المشرکون ولعل من اللہ رسولہ تحقیق۔ ع
مجمع البحار انتہی۔ چونکہ نجدی ہوتے ہیں بڑے ضدی خواہ مخواہ بھی شکوک
پروازی کے عادی ہیں لہذا ایک اور حدیث جسمیں نعسی ہو لعل پیش کرکے
دیکھ لیں کہ اسکے قبول سے کیسے اعراض کرتے ہیں دیکھو امام احمد طابع مصری
جلد ۳ ص۲۷ میں حاشیہ پر منتخب کنز العمال میں یہ حدیث موجود ہے واخرج ابن[164] عساکر
عن الاقرع بن شفی العکی قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضی
یعود لی فقلت لا احسب الا انی میت من مرضی قال کلا لتبقین ولتہاجرن
الی ارض الشام وتموت بالربوۃ من فلسطین فمات فی خلافۃ عمر رضی اللہ
تعالی عنہ ودفن بالرملۃ ابن سکن وابن مندہ انتہی۔

بھلا حضرات مخالفین اور زمرات منکرین اتنی تکلیف گوارا کیوں کرنے لگے جو
دوراز درست کتب کے دیکھ بھال میں اور روایت کشی کے سخت جنجال میں اپنا بادہ
مال صرف کریں ہر طور آسان تو یہی ہو کہ دو چار آنہ کی قیمتی کتاب سر الشہادتین اور طرفہ یہ کہ
وہ بھی مترجم کیوں لے لیں جسمیں شاہ صاحب کے انتخاب کردہ یہ حدیثیں موجود
ہیں وعن[165] انس بن الحارث قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان ابنی ھذا یقتل بارض یقال لھا کربلاء فمن شھد ذلك منکم فلینصرہ
الحدیث رواہ ابن[166] سکن وابو نعیم والبغوی فی الصحابۃ وعن یحیی الحضرمی

انه سافر مع علی الی صفین فلما حاذی نینوی نادی صبرا یا ابی عبدالله بشط الفرات قلت ماذا قال ان النبی صلی الله علیه وسلم قال حدثنی جبرئیل ان الحسین یقتل بشط الفرات وارانی قبضة من تربته رواه ابونعیم۔ [١٦٧] وعن اصبغ بن نباتة قال اتینا مع علی علی موضع قبر الحسین فقال ههنا مناخ رکابهم وموضع رحالهم ومهراق دمائهم فتیة من آل محمد یقتلون بهذه العرصة یبکی علیهم السماء والارض رواه ابونعیم۔ [١٦٨] وعن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال ما کنا نشك واهل البیت متوافرون ان الحسین یقتل بالطف رواه الحاکم فی المستدرك انتهی۔

مشکوٰة المصابیح میں ہے [١٦٩] وعن عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد له ویمکث خمسا واربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی بن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر رواه ابن الجوزی فی کتاب الوفاء۔ [١٧٠] وعن عبدالله بن السلام قال مکتوب فی التوراة صفة محمد وعیسی بن مریم یدفن معه قال ابو داؤد وقد بقی فی البیت موضع قبر رواه الترمذی انتهی۔ **علامہ مہدی فاسی** رحمہ اللہ تعالی **مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات** ص ۹۳ میں تحریر فرماتے ہیں [١٧١] روی مالك فی موطئه عن یحیی بن سعید عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت رأیت ثلثة اقمار سقطن فی حجرتی فقصصت رؤیای علی ابی بکر الصدیق قالت فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم ودفن فی بیتها قال لها ابوبکر هذا احد اقمارك وهو خیرها ولفظه عند مؤلف الدلائل قالت عائشة رأیت یعنی فی المنام ثلثة اقمار سقوطا فی حجرتی فقصصت رؤیای علی ابی بکر فقال لی یا عائشة لیدفنن اللام للقسم فی بیتك ثلثة هم خیر اهل الارض وقوله فقال لیدفنن

الی قوله الارض غیر ثابت فی الموطاء من روایۃ یحیی بن یحیی اللیثی الاندلسی وھو ثابت فی غیرھا حسبما اشار الیہ صاحب المشارق فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودفن فی بیتی قال لی ابوبکر توقیفاً علی صدق رؤیاھا وصحۃ تعبیرہ لھا ھذا المدفون واحد من اقمارك وھو خیرھم صلی اللہ علیہ وسلم انتھی۔ ملخصاً **فقیہ ابواللیث بستان العارفین** میں تحریر فرماتے ہیں[١٧١] مامات ابوبکر ودفن فیہ قیل لھا ھو القمر الثانی ولما مات عمر ودفن فیہ قیل لھا ھو القمر الثالث انتھے **حدیقۃ الاحباب فی معرفۃ الاصحاب** میں ہے[١٧٣] وفی ذلك یقول حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

رسول رب العلی وصاحبہ	صدیقہ ثم بعدہ عمر
ثلثۃ برزوا بفضلھم	اکرمھم ربنا وقد ذکروا
عاشوا بلا فرقۃ حیاتھم	واجتمعوا فی المماۃ اذ قبروا

مشکوٰۃ المصابیح میں ہے[١٧٤] وعن عائشۃ قالت کنت ادخل بیتی الذی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی واضع ثوبی واقول انما ھو زوجی وابی فلما دفن عمر معھم فواللہ مادخلتہ الا وانا مشدودۃ علی ثیابی حیاء من عمر رواہ احمد انتھی **روح البیان** میں ہے[١٧٥] فذھب مالك واستشھد بذلك وقال لا اعرف اکبر فضل لابی بکر وعمر من انھما خلقا من طینۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقرب قبرھما من حضرت الروضۃ المقدسۃ المفضلۃ علی الاکوان باثرھا انتھی۔ **تذکرہ قرطبی** میں ہے[١٧٦] قال ابوعاصم النبیل ما نجد لابی بکر ولا لعمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما فضیلۃ مثل ھذا ان طینتھما طینۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال محمد بن سیرین لو حلفت حلفت صادقاً بارًا غیر شاك ولا مستثنی ان اللہ تعالیٰ ما خلق محمداً صلی اللہ علیہ وسلم ولا ابابکر وعمر

الامن طينة واحدة ثم ردهم الى تلك الطينة قال المؤلف ومن خلق من تلك الطينة عیسی ابن مریم علیہ السلام انتہی مطالع المسرات ص۹۲ میں ہو وذات الثلثة دون الرابع وهو عيسى عليه السلام وان كان يدفن فی بيتها ايضا لان الثلثة كلهم ماتوا فی حياته والرابع انما ياتی فی آخر الزمان انتهى - زمخشری ربیع الابرار میں نقل کرتے ہیں عن النبی صلی الله عليه وسلم يموت عيسى بن مريم ثم يدفن الى جانب قبر عمر فطوبى لابی بكر وعمر فانهما يحشران بين نبيين انتهى - منح الازہر شرح فقہ الاکبر میں علی قاری رحمۃ الباری بھی حضرت شیخین کو مبارکباد فرماتے ہیں - عبارت یہ ہو فهنيئا للشيخين حيث اكتنفا بالنبيين انتهى *

بالجملہ علوم پنجگانہ میں کے یہ وہ پورے چار علم ہیں جسپر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطلاع قرب زمانہ کے علمار موجودین کے عمائد نے بھی مانی ہو اتنا ہی نہیں اولیا رکوبھی شامل کردیا ہو مولانا محمد حسن صاحب سنبھلی نے تنسیق النظام فی مسند الامام میں حدیث جبریل میں ان اللہ عندہ علم الساعۃ پر حاشیہ ص۲ میں یوں چڑھایا ہو ؎ قوله ان الله عنده علم الساعة الخ هذه غيوب خمسة لا يعلمها الا هو وقد يطلع على ما وراء الساعة بعض من يختص من عباده المخلصين من الانبيا والاولياء انتهى -

اب باقی رہا اثبات علم قیامت پس اقوال اسمیں مختلف ہیں بعض علمار منکر ہیں اور بعض معترف *

خامس ان اللہ عندہ علم الساعۃ ماتقدم میں بوضاحت تمام گذر چکا ہو کہ یہ علم خداوند پاک نے صاحب لولاک کو عنایت کیا ہو علاوہ بران یہ ہو جو شیخ محمد بن شعیب رحمہ اللہ تعالی محاسن الاخیار فی الصلوۃ علی المختار میں بضمن اسمار شریفہ تحریر

فرماتے ہیں عالم الغیب بالنسبۃ الینا بما اظہر اللہ تعالیٰ علیہ من علم الساعۃ وما یکون [181]
فی البرزخ والحشر وغیر ذلک لقولہ تعالیٰ فلا یظہر علی غیبہ احدًا الا من ارتضی من رسول
فہو امین غیبہ المکتوم انتہی۔ علامہ عزیزی سراج المنیر شرح جامع صغیر
جلد ۲ صفحہ ۲۳ میں تحریر فرماتے ہیں وقیل انہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلمہا بعد انتھی [182]
سید خیر الدین آلوسی زادہ غالیۃ المواعظ صفحہ ۹۱ میں تحریر فرماتے ہیں قیل و [183]
یجوز ان یکون اللہ تعالیٰ قد اطلع حبیبہ المصطفی علیہ الصلوٰۃ والسلام علی وقت
قیامہا واوجب علیہ کتمہ ویکون ذلک من خصائصہ صلی اللہ علیہ وسلم انتھی
علامہ شیخ حسن بن عبد الغنی رحمہ اللہ تعالیٰ حاشیہ فتح المبین شرح اربعین
میں اور شیخ ابراہیم شبر خیتی رحمہ اللہ تعالیٰ فتوحات وہبیہ شرح اربعین نوویہ
صفحہ ۶۳ میں تحریر فرماتے ہیں فان قیل قولہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعۃ [184]
کہاتین یدل علی ان عندہ منہا علما والآیات تقتضی ان اللہ تعالیٰ منفرد بعلمہا
فالجواب کما قال الحلیمی ان معناہ انا النبی الاخیر فلا یلینی نبی آخر وانما تلینی
القیمۃ والحق کما قال جمع ان اللہ سبحانہ وتعالیٰ لم یقبض نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام
حتی اطلعہ علی کل ما ابہمہ عنہ الا انہ امرہ بکتم بعض والاعلام ببعض انتھی
شرح المقاصد میں ہے ابو منصور الماتریدی تلمیذ ابی بکر الجرجانی صاحب [185]
سلیمان الجرجانی تلمیذ محمد بن حسن الشیبانی رحمہم اللہ تعالیٰ انتھی۔
کشف الظنون میں ہے تاویلات اہل السنۃ للامام ابی منصور محمد بن محمد [186]
الماتریدی الحنفی المتوفی سنۃ ۳۳۳ ثلث وثلثین وثلثمائۃ قال الشیخ عبد القادر فی
الجواہر المضیۃ وہو کتاب لا یوازیہ فیہ کتاب بل لا یدانیہ شیٔ من تصانیف

من سبقه فی ذلک الفن انتھیٰ ہی ابو منصور ماتریدی جنکی بدولت ہم ماتریدیہ کے
لقلاب ممتاز ہین اوسی اپنی تاویلات مین جسکی عبارات کشف الظنون سے بفرمودہ
شیخ عبد القادر قدس سرہ ثابت ہو چکی ہو آیہ وعنده مفاتح الغیب کے نیچے تحریر فرماتے
ہین ورسول الله ۱۸۶ یعلم ذلک الا فی حق الساعة فانه لم یطلع علیها احدا الا ان یقال
بان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یؤذن له بالتکلم ولا یقبل شئ الا من جهة
الوحی من السماء انتھیٰ - ملاحظہ ہو تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل صفحہ ۲۰۱ و ۲۲۶ فقط
روح البیان جلد ۲ صفحہ ۳۶۹ پر آیہ یسئلونک عن الساعة ایان مرسٰها کے نیچے
ہو وقد ذهب بعض المشائخ الی ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یعرف وقت الساعة ۱۸۸
باعلام الله تعالیٰ وهو لا ینافی الحصر فی الآیة کما لا یخفی انتھیٰ امام قسطلانی رحمہ اللہ
تعالیٰ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد ۷ صفحہ ۱۷۶ مین تحریر فرماتے ہین ولا ۱۸۹
یعلم متی تقوم الساعة (احد الا الله) الا من ارتضی من رسول فانه یطلعه علی
ما یشاء من غیبه والولی تابع له یاخذ عنه انتھیٰ - اوپر علامت ۱۳۱ مین گذر چکا ہو کہ اوّ
ایشان رسول محمد است علیه السّلام انتھیٰ *

پس حصول علم قیامت ثابت ہو گیا واسطے رسول مقبول علیه الصلوٰۃ والسّلام کے
اس حیثیت سے کہ امام المنکرین اور عمدۃ المخالفین وغیرہما کی بیہودہ گوئی اور ہرزہ درائی
قابل اصغا ہی نہی علامت ۱۶۲ والے ترجمہ کی اصل عبارت علامت ۱۹۱ کے پیش نظر
رکھکر انھین مولوی احمد علی صاحب کی وہی بخاری مطبوع مطبع احمدی واقع دہلی کے
صفحہ ۱۷۱ پر حدیث کے فقرہ لا یعلم متی تقوم الساعة الا الله کے نیچے وہی علامت ۱۸۹
امام قسطلانی کا فرمودہ لکھا ہوا ملاحظہ فرما کر یقین کر لیجے کہ سیکڑون کو علم حدیث پڑھا نیوالے

تھوڑی مدت ہوئی خدا کی رحمت کو پہونچنے والے نامی گرامی مولوی احمد علی صاحب سہارنپوری
نے گویا ہمارے مدعا پر دستخط اور مقصود پر مہر کردی کہ جناب رسالت مآب کو علم وقت قیام
قیامت کا عنایت ہوا ہو اتنا ہی نہین پر والولی تابع لہ یاخذ عنہ مین شیخ عبدالحق
دہلوی کے فرمودہ مگر آنکہ وی تعالی از نزد خود کسی را بوحی والہام بدانا ند کی طرف اشارہ
جسکو سیدی عبدالعزیز نے صاحب کتاب الابریز نے علامت ۲۶ مین صاف ستھرے
بولون مین بیان کردیا اوسی پر علامت ۹۲ تفسیر احمدی کی عبارت لکن یجوز ان یعلمہا
من یشاء من محبیہ واولیائہ بقرینۃ قولہ ان اللہ علیم خبیر علی ان یکون الخبیر بمعنی
المخبر ادل دلیل ہو اور کیون نہو کہ فاضل شنوانی رحمہ اللہ تعالی کا مقولہ ۲۰ جمع النہایہ
سے علامت ۹۳ مین ملاحظہ سے گذرچکا ہو پھر بھی علامت ۱۵۴ اور علامت ۱۵۵ سے
ذاہل نہ رہنا چاہیے اور علامت ۲۵۹ ملاحظہ مین آویگی ؀

اب خاتم المرسلین اور سید الانبیاء کے ہر چیز اور جمیع اشیاء کے عالم ہونے کا اثبات
مدلل بآیات واحادیث سرور کائنات واقوال علماء ثقاۃ ہوتا ہو ؀

معالم التنزیل مین آیہ وعلم آدم الاسماء کلہا کے نیچے ہو قال ابن عباس
ومجاھد وقتادہ علمہ اسم کل شئ حتی القصعۃ والقصیعۃ وقیل اسم ماکان و
مایکون الی یوم القیامۃ انتہی ۔ **علامہ شیخ سلیمان جمل** رحمہ اللہ تعالی **فتوحات
الاحمدیہ شرح قصیدۃ الہمزیہ** مین دوران شرح

لک ذات العلوم من عالم الغیب	ومنہا لآدم الاسماء

۱۴۱
مین بعد ایک تقریر دلپذیر کے تحریر فرماتے ہین فحاصل الفرق بین نبینا وبینہ ان نبینا علم
الاسماء والمسمیات کلہا انتہی **عارف ربانی امام شعرانی** رحمہ اللہ تعالی **الیواقیت**

والجواہر ص ۲۰ میں تحریر فرماتے ہیں [۱۹۲] فان قلت فلم کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضل من ابیہ آدم علیہ السلام واقوی استعدادا منہ مع انہ فرع من آدم علیہ السلام فالجواب کما قال الشیخ فی الباب الخامس من الفتوحات انہ انما کان افضل من ابیہ آدم علیہ السلام لانہ کان حاملاً لالفاظ الاسماء ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم کان حاملاً لمعانیہا وہی جوامع الکلم المشار الیہا بحدیث اوتیت جوامع الکلم فمن حصل علی الذات حصل علی الاسماء وکانت تحت حیطۃ علمہ ومن حصل علی الاسماء لایکون محصلاً للذات الذی ہو المسمی انتہی ولنعم ما قیل۔

عجب نبود اگر فرزند بہتر از پدر گردد ✤ کہ عطر صندل افزون تر ز صندل میدہد بوا

روح البیان جلد ۴ ص ۳۱۳ اور معالم التنزیل میں ہے [۱۹۳] والاحاطۃ العلم بالشی من جمیع جہاتہ انتہی۔ ان عبارات سے صاف متبادر ہے کہ اسماء اور مسمیات ہر دو من جمیع الجہات آپ کو معلوم ہیں وہو المراد ✤

روح البیان جلد ۹ ص ۲۳ میں ہے [۱۹۴] وکذا صار علمہ محیطاً بجمیع المعلومات الغیبیۃ الملکوتیۃ کما جاء فی حدیث اختصام الملئکۃ انہ قال فوضع کفہ علی کتفی فوجدت بردہ بین ثدیی فعلمت علم الاولین والآخرین وفی روایۃ علم ما کان وما سیکون انتہی۔

محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی شرح سفر السعادۃ ص ۲۳۶ میں فعلمت ما فی السموات والارض کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں [۱۹۵] وحاصل شد مرا علم ہر چیز کہ در آسمان وزمین است کنایت است از حصول تمامۂ علوم کائنات علوی وسفلی۔ انتہی۔ اسکے ترجمہ مصباح اللغات کے ص ۳۰۳ میں ہے [۱۹۶] فعلمت ما فی السموات والارض پس منکشف ہوا اور مجکو حاصل ہوا علم ہر چیز کا جو آسمان اور زمین کے درمیان میں ہے یہ کنایۃ حاصل ہونے سے تمامی علوم کائنات

علوی وسفلی کے انتہی۔ **مشکوٰۃ المصابیح** میں فقرہ فعلمت ما فی السموات والارض پر **علامہ طیبی** نے حاشیہ پر لکھا ہو[197] قولہ فعلمت ما فی السمٰوات والارض یدل علی ان وصول ذالک الفیض صار سببا لعلمہ ثم استشھد بالآیۃ والمعنی انہ تعالی کما اری ابراھیم ملکوت السمٰوٰت والارض وکشف لہ ذلک فتح علی ابواب الغیوب حتی علمت ما فیہا من الذوات والصفات والظواھر والمغیبات انتہی۔ اور **علامہ شیخ زین العرب** نے **شرح مصابیح** میں تحریر فرمایا[198] ای کما اری ابراھیم ملکوت السمٰوات والارض وکشف لہ ذالک فتح علی ابواب الغیوب حتی علمت ما فیہا کلہا انتہی۔ حضرت **محدث دہلوی** رحمہ اللہ تعالیٰ **اشعۃ اللمعات** ترجمہ مشکوٰۃ صـ۳۵ میں تحت فرماتے ہیں[199] فعلمت ما فی السمٰوات والارض۔ پس دانستم ہر چہ در آسمانہا و ہر چہ در زمین بود عبارت ہست از حصول تمامہ علوم جزوی و کلی و احاطہ آن انتہی ❖

مرقاۃ المفاتیح جلد ۵ صـ۱۶۳ میں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ انی لاعرف اسمائہم واسماء آبائہم والوان خیولہم رواہ مسلم کی شرح میں لکھا ہوا ہو[200] فیہ مع کونہ من المعجزات دلالۃ علی ان علمہ تعالی محیط بالکلیات والجزئیات من الکائنات وغیرھا انتہی۔ اس عبارت میں لفظ تعالی بعد علمہ کے زلت قلم ہو جسے علماء اعلام سوق کلام سے دریافت کرسکتے ہیں تاہم اور عبارات صرائح و دلالات موجود ہیں۔ **شیخ سلیمان جمل** رحمہ اللہ تعالی **فتوحات الاحمدیہ** میں قول بوصیری رحمہ اللہ تعالی

وسع العالمین علماً وحلماً ۔۔۔ فہو بحر لم تعیہ الاعباء ع

کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں۔[201] ای وسع علمہ علوم العالمین الانس والجن والملئکۃ لان اللہ تعالی اطلعہ علی العالم کلہ فعلم علم الاولین والآخرین ما کان وما یکون

وبحسبانٍ علمه بعلوم القرآن وقد قال الله تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ انتهیٰ انجین میں صفحہ پر تحریر فرمایا ہو ولان اکثر[۲۰۲] علوم نبینا صلی اللہ علیہ وسلم تتعلق بالمغیبات والدلیل فعلمت علم الاولین والآخرین فی الحدیث المشهور ولانه لخص به صلی اللہ علیہ وسلم من حیث الاحاطة والشمول لعلمه بالکلیات والجزئیات انتهیٰ ۔

حضرت **محدث دہلوی** رحمہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی کتاب **مدارج النبوہ** کی ابتدا ہی بسم اللہ کے بعد یوں کی ہو ھو الاول[۲۰۳] والآخر والظاهر والباطن وهو بکل شیٔ علیم این کلمات اعجاز سمات ہم مشتمل بر حمد وثنای الٰہی ست تعالیٰ وتقدس کہ در کتاب مجید خطبہ کبریائی خود بدان خوانده وہم متضمن نعت ووصف حضرت رسالت پناہی ست صلی اللہ علیہ وسلم کہ وحی سبحانہ اوراً بدان تسمیہ وتوصیف نموده الخ وهو بکل شیٔ علیم روی صلی اللہ علیہ وسلم داناست ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی واحکام صفات حق واسماء وافعال وآثار وبجمیع علوم باطن وظاہر اول وآخر احاطہ نموده ومصداق وفوق کل ذی علم علیم شده علیہ من الصلوٰة افضلها ومن التحیات اکملها انتهیٰ ۔ مرحوم **مولانا عبید اللہ صاحب** اعلیٰ مدرس مدرسہ مسجد جامع بمبئی اپنے رسالہ **تنبیہ الغفول عن علم غیب الرسول** کے صفحہ ۱۳ پر فصل الخطاب سے اور صاحب فصل الخطاب نے علامہ قیصری شارح فصوص سے نقل کیا ہو ولا یعزب[۲۰۴] عن علمه صلی اللہ علیہ وسلم مثقال ذرة فی الارض ولا فی السماء من حیث مرتبته وان کان یقول انتم اعلم بامور دنیاکم من حیث بشریته انتهیٰ ۔

شیفتگان سماع فضائل سید المرسلین اور فریفتگان اصغاء شمائل بزرگان دین اگر چند سے اور بھی تتبع کتب دینیہ اور اسفار یقینیہ کا کریں تو اس قسم کے روایات بکثرت ملاحظہ کر سکتے ہیں اما بعونہ ۔

در باغ نہ سامان گل ولالہ کمی نیست ✦ چیزی کہ درین فصل بکارست دماغ است

خداوند پاک سے توفیق رسوخ اعتقاد اور ہدایت طریق رشاد کی درخواست پر ضرور ہے شریعت غرا میں لا ابدی امر کو نظر انداز کیا نہیں ہے پھر مسئلہ طے نہیں تو مصداق۔

ہرچہ ہست از قامت ناسازی اندام ماست ✦ ورنہ تشریف تو بر بالای کس کوتاہ نیست

اگر قصور ہو تو تلاش کا اور فتور ہو تو آنکھ کا نقطہ ✦

مجھے بناچاری شکایت کرنی پڑتی ہے کہ یہاں کے ایک بدبخت دل سخت کوتاہ اندیش پورے بدکیش نے کہا کہ ایسے عقیدے تو صوفیوں کے ہوا کرتے ہیں ہم خاک بدہن ناپاک بدخواہ صوفیہ صافیہ کر کے ذیل میں دو حدیثیں درج کرے دیتے ہیں انہیں کی دوسری حدیث جو محتاج شرح نہیں ہے اوسے بدستور نقل کرینگے لیکن پہلے حدیث کی تشریح ایک جلیل القدر فقیہہ نبیہ سے نقل کرے دیتے ہیں وہ یہ ہے ✦

نسائی شریف مطبوع نظامی صفحہ ۲۳۳ پر روایت فی مقامی ھذا کل شیٔ وعدتم کی شرح **جلال الدین سیوطی** رحمہ اللہ تعالیٰ نے زہر الربیٰ میں **علامہ اکمل الدین حنفی** صاحب عنایہ شرح ہدایہ کی شرح مشارق[۲۰۵] سے یہ نقل کی ہے قولہ فی مقامی یجوز ان یکون المراد بہ المقام الحسی وھو المنبر ویجوز ان یکون المراد بہ المقام المعنوی وھو مقام المکاشفۃ والتجلی بالحضرات الخمسۃ التی ھی عبارۃ عن حضرت الملک والملکوت والارواح والغیب الاضافی والغیب الحقیقی فانہ البرزخ الذی لہ التوجہ الی الکل کنقطۃ الدائرۃ بالنسبۃ الی الدائرۃ صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ انتہی ✦

شرح العقائد میں ہے کہ والنصوص[۲۰۶] من الکتاب والسنۃ تحمل علی ظواھرھا مالم یصرف عنہا دلیل قطعی انتہی ۔ اور **مقدمہ نظم الفرائد** میں ہے و منافی[۲۰۷] من

الاصول والمبانی التی تؤخذ منها العقائد الدینیۃ اٰنّ النصوص تحمل علی ظواھرھا فی کل ماکان مما طابدائرۃ الامکان انتھی۔ شیخ الاسلام ابن دقیق العید الالمام باحادیث الاحکام میں ایک جائے پر تحریر فرماتے ہیں ولما علوان التاویل صرف اللفظ عن ظاھرہ وکان الاصل حمل اللفظ علی ظاھرہ کان الواجب ان یعضد التاویل بدلیل من خارج لئلایکون ترکا للظاھر من غیر معارض انتھی۔ اور دوسری جائے میں لکھتے ہیں یجب العمل بالظاھر الالمعارض من خارج فان ابدی معارضا یمنع من الظاھر والافلا عذر وھذا الحکم اعنی وجوب الحمل علی الظاھر الالمعارض ظاھر لایختص بالظاھری فان القیاس ایضا یوافق فی ذالک الاان الظاھری اولی بالالزام انتھی۔ اور سیوطی رحمہ اللہ فی الاعلام بحکم سیدنا عیسیٰ علیہ السلام میں ارشاد کرتے ہیں قال زاعم الوحی فیما جاء من الاحادیث مأول بالالھام قلت قال اھل الاصول التاویل صرف اللفظ عن ظاھرہ بدلیل فان لم یکن دلیل فلا تاویل ولا دلیل علی ھذا فھو لعب بالحدیث انتھی۔ علامت ۲ تا ۲۱۰ کو پیش نظر رکھکر اوپر کی نصوص کو مصروف عن الظاہر کرنے کے لئے مخالفین کو ضرور ہو کہ دلائل قطعیہ پیش کریں ورنہ خرط القتاد۔

باقی رہے دوسری حدیث وہ یہ ہو جو شیخ احمد بن محمد یمنی نے حد یقۃ الافراح لازالۃ الاتراح کے ص میں اور علی قاری رحمہ الباری نے شرح شفا قاضی عیاض جلد ا ص ۲۰ میں اور علامہ قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد ۶ ص ۱۸۵ میں اور علامہ عینی حنفی نے عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۸ ص میں اور مولانا کرامت علی دہلوی نے سیرۃ الاحمدیہ

۹۵ میں نقل کی ہے [۲۱۱] عن محمد بن کعب القرظی قال بینا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذات یوم جالسًا اذ مر بہ رجل فقیل لہ اتعرف ھذا المار یا امیر المومنین قال ومن ھو قالوا سواد بن قارب الذی اتاہ رئیہ من الجن بظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وکان سواد بن قارب رجلا من اھل الیمن لہ شرف وکان لہ رئی من الجن فارسل الیہ عمر بن الخطاب فقال لہ انت سواد بن قارب قال نعم یا امیر المومنین قال فانت الذی اتاک رئیک بظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم قال فانت علی ما کنت علیہ من کھانتک قال فغضب غضبا شدیدا وقال ما استقبلنی بھذا احد منذ اسلمت یا امیر المومنین فقال عمر یا سبحان اللہ ما کنا علیہ من الشرک اعظم ما کنت علیہ من کھانتک فاخبرنی باتیان رئیک بظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم یا امیر المومنین بینما انا ذات لیلۃ بین النائم والیقظان اذ اتی رئی فضربنی برجلہ و قال قم یا سواد بن قارب فاسمع مقالتی واعقل ان کنت تعقل انہ قد بعث رسول من لوی بن غالب یدعو الی اللہ عز ذکرہ والی عبادتہ ثم انشاء یقول۔

عجبت للجن وتطلابها ۔۔۔ وشدها العيس باقتابها
تهوی الی مكة تبغی الهدیٰ ۔۔۔ ما صادق الجن ككذابها
فارحل الى الصفوة من هاشم ۔۔۔ ليس قدامها كاذنابها

قلت لہ۔ دعنی فانی امسیت ناعسًا ولم ارفع بما قال راسًا فلما کانت اللیلۃ الثانیۃ اتانی فضربنی برجلہ وقال قم یا سواد بن قارب فاسمع مقالتی واعقل ان کنت تعقل انہ قد بعث رسول من لوی بن غالب یدعو الی اللہ والی عبادتہ ثم انشاء یقول۔

عجبت للجن وتخبارها ۔۔۔ وشدها العيس باكوارها

تهوى الى مكة تبغى الهدى ... ما مؤمنو الجن ككفارها
فارحل الى الصفوة من هاشم ... بين روابيها واحجارها

فقلت دعنى اهجع فانى امسيت ناعسا ولم ارفع بما قال رأسا فلما كانت الليلة الثالثة اتانى فضربنى برجله وقال قم يا سواد بن قارب فاسمع مقالتى واعقل ان كنت تعقل انه قد بعث رسول من لوى بن غالب يدعو الى الله والى عبادته وانشأ يقول۔

عجبت للجن وتجساسها ... وشدها العيس باحلاسها
تهوى الى مكة تبغى الهدى ... ما خير الجن كانجاسها
فارحل الى الصفوة من هاشم ... واسم بعينيك الى راسها

قال فاصبحت وقد امتحن الله قلبى بالاسلام فرحلت ناقتى واتيت الى المدينة فاذاً رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس حوله كعرف الفرس فلما رأنى قال مرحبا بك يا سواد قد علمنا ما جاء بك فقلت يا رسول الله قد قلت شعرا فاسمع مقالتى فقال هات فانشاءت اقول ۞

اتانى نجيي بين هدء ورقدة ... ولم يك فيما قد بلوت بكاذب
ثلث ليال قوله كل ليلة ... اتاك رسول من لوى بن غالب
فشمرت عن ذيلى الازار ووسطت ... بى الذعلب الوجناء بين السباسب
فاشهد ان الله لارب غيره ... وانك مامون على كل غائب
وانك ادنى المرسلين وسيلة ... الى الله يا ابن الاكرمين الاطائب
فمرنا بما ياتيك يا خير من مشى ... وان كان فيما جاء شيب الذوائب
وكن لى شفيعاً يوم لاذو شفاعة ... سواك بمغن عن سواد بن قارب

قال ففرح النبي صلی اللہ علیہ وسلم هو واصحابه بمقالتی فرحا شدیدا حتی روی الفرح فی وجوههم وضحك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذہ وقال افلحت یا سواد قال فرأئت عمر رضی اللہ تعالی عنہ التزمہ وقال کنت اشتهی ان اسمع هذا الحدیث منك ام رواہ البیهقی فی دلائل النبوۃ انتهی۔ اسمین سواد کا یقول۔

وانك مامون علی کل غائب		فاشهد ان اللہ لا رب غیرہ

اسلام میں آنا پھر حضرت کا ہنسکر افلحت یا سواد فرمانا صحابہ کا خوشی منانا بوقت بیان واقعہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سواد کو سینہ سے لگانا زمانہ موجودہ کے بیدینوں کی کارروائی سے موازنہ کرنے کی ضرورت کا محتاج نہیں ہو ہر ایک شخص جان سکتا ہو کہ جس کلمہ طیبہ سے اسلام میں داخل ہو کر سند افلحت حاصل ہوگئے وہ عقیدہ کفر کو پہونچانے والا نہیں ہوتا اعمال کو ضائع نہیں کرتا بلکہ فلاح کا مثمر ہوتا ہو جسکے معنے **مدارک التنزیل** میں بائین قد افلح المؤمنون یون کئے ہیں والفلاح الظفر بالمطلوب والنجاۃ من المرهوب انتهی ۲۱۲ وهو المقصود من محبة صاحب الحوض المورود والمقام المحمود۔

بالجملہ جیسے اس باب اول کا اختتام اس حدیث پر ہوا ہو ویسے ہی میرے کلام کا ختام بھی خداوند پاک بطفیل سرور لولاک اسی میں کے کلمہ طیبہ۔

وانك مامون علی کل غائب		فاشهد ان اللہ لا رب غیرہ

پر کردے تو پھر دیکھیے بہار کہ کیسی بہار ہو۔ وآخر دعوینا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی محمد سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ الطیبین و اصحابہ الطاهرین مع جمیع المسلمین والمسلمات اجمعین

الباب الثانی فی بیان دفع شبہات اہل الاہوا و اصحاب الاغواء

ہر چند باب اول کے ملاحظہ مین صاحبان قلب سلیم و فہم مستقیم خوب دریافت کر چکے ہونگے کہ اسمین کی روایات نے عموماً اور عبارات کے فقرات نے خصوصاً کوئی شبہ نیست و نابود کر دئے بغیر باقی رکھا نہیں ہے جسکے قمع کے واسطے اب کوئی نیا باب وضع کرنے کی ضرورت پڑے تاہم ہر ایک شخص کو یہ دستگاہ میسر کہان جو سر دست کوئی شبہ آن پڑے تو آناً فاناً معمولی خوض و فکر کے ذریعہ سے جواب دیکر سبکدوش ہو سکے اور کسی اور طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہ رہے باین خیال اس باب ثانی کا انعقاد کیا گیا کہ حتی الامکان سرسری استعداد والا بھی کسیقدر جواب مین اپنی سرگرمی کا اظہار کرے اور کسی بیدین کی ملمع کاری سے غفلت کھا کر ضلالت مین نہ گرے واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم ؁

اوپر باب اول مین جو روایات و عبارات مدعا کے اثبات مین پیش ہوئے مین اوسکے برخلاف بھی چند اقوال ہین جن پر اوراق کے لوٹ پلٹ مین اگر نظر پڑجائے تو اچھے بھلے بھی ایک وقت خاص تلک تو حیرانی مین سرگردان رہین پھر انکی نسبت عوام کا تو ذکر ہی کیا ہو لہذا کسی پر ایسی حالت طیاری کرے تو اوسے ضرور ہی کہ پہلے وہلے مین تو یہ دریافت کرلیا کرے کہ یہ قول کسکا ہو اور اسکے قائل کے عادات و اطوار کیسے ہین یہ معلوم کرلینے کے بعد اوسکے دفعیہ مین چندان دقت کا سامنا نہیں پڑیگا جو غیر واقف کار کو پڑا کرتا ہو ؁

رسالہ اظہار الحق معروف بمناظرہ مرشد آباد کے ص۲۰ پر امام المنکرین کے

ملنے ہوئے مولوی عبدالحق صاحب حقانی نے جو فرمایا ہو (جسقدر مسلمانون کی کتابین ہین ہمارے نزدیک سب مسلم ہین مگر ان کتابون مین جس مقام پر مصنفین سے غلطیان ہوگئین کیسلئے کہ وہ معصوم نہ تھے وہ مواضع قابل سند نہین) یہ بجنسہ گویا میری تحریر بالا کی صحت کا شاہد ہو ۵

ہماری اس بحث مین علمار حنفیہ سے مثلاً علی قاری اور فضلائے شافعیہ سے بیضاوی انہین اول الذکر تعصب مین مبتلا ہین اور آخر الذکر تفلسف مین گرفتار تعصب کسدرجہ پر اور تفلسف کس رتبہ کا اسکا کسی قدر اندازہ عبارات ذیل سے ہو سکیگا کتاب فقہ اکبر مین والدا[۲۱۳] رسول اللہ ماتا علی الکفر انتھی لکھا ہوا ہو یہ فقرہ سخت اس کتاب مین افزودہ اور مدسوس ہو اسکی تصریح علامہ طحطاوی نے حاشیہ درمختار مین اور علامہ بیجوری نے تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید مین کردی ہو اما علی قاری صاحب نے مسیح الازہر مین اس فقرہ کی شرح کرتے کیا کچھ باقی رکھا ہو وہ پوشیدہ نہین جلال الدین سیوطی وغیرہ کو تو رہنے دیجئے مولانا بحر العلوم نے فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مین بعض معتبرات سلف سے انبیار کا کفر حقیقی اور حکمی ہر دو سے معصوم ہونا نقل کیا ہے علی قاری صاحب ہین کہ سلف سے کچھ تعلق رکھا نہین اما نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی نسبت تجویز کفر حکمی کرتے بھی کچھ خیال نہ فرمایا یہی اسباب تھے جنکے بواعث سے مستند المخالفین بھی اونکے حق مین مقدمہ تعلیق المحمد صـ۲ مین تحریر فرماتے ہین وتصانیفہ کلھا جامعۃ مفیدۃ حاویۃ[۲۱۴] علی فوائد لطیفۃ ولولا مافی بعضھا من رایحۃ التعصب المذھبی لکان اجود واجود انتھی ۵

علامہ تورپشتی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب المعتمد فی المعتقد صـ۱۵ مین

[۲۱۵] انکار کرتے ہین (بدعوای تناقض وعلت شبہت اخبار غیب را کہ صاحب خبری عالم غیب
صلوات اللہ وسلامہ علیہ رسانیدہ رد نکنند کہ ملاحدہ کہ دشمنان دین اند وفلاسفہ کہ منکران
اخبار غیب اند ودرچنین مواضع رخصت طلب میباشند انتہی اس سے متبادر ہو کہ فلاسفہ منکران
اخبار غیب کے ہین اور ظاہر ہو کہ جسپر بیہودہ فلسفہ غالب وہ بالکل منکر ہوگا اور جسے کچھ ذائقہ ملا
ہوگا وہ بقدر مذاق انکار کریگا اب بیضاوی صاحب کو دیکھیے کہ محقق دہلوی اشعۃ اللمعات [۲۱۶]
ترجمۃ المشکوۃ مین جلد رابع کے صفحہ ۳۴۳ پر تحریر فرماتے ہین بدانکہ در تفسیر بیضاوی وجوہ
دیگر نیز در معنی این آیۃ گفتہ است وشک نیست کہ آنچہ در حدیث متفق علیہ در تفسیر آن واقع
شدہ متعین باشد ارادۂ آن وعجب کہ این وجہ اصلا ذکر نکردہ غالبا تفلسف او برین داشتہ
باشد الی فسال اللہ السلامۃ انتہی جب بیضاوی صاحب اپنے جوش تفلسف مین حدیث متفق علیہ
تک کا بھی خیال نہ رکھین پھر انسے بحث غیب ذاتی مین استثناء کرنا اور باقی بزرگان دین کے
اقوال سے خواہ مخواہ اعراض کرنا انصاف کا خون اور اعتساف کا شگون نہین تو کیا ہے۔
لہذا اعتبار گفتار کا مدار قائل کے عادات واطوار پر رکھا جاتا ہو ✤
بیضاوی نے تفسیر عفا اللہ عنک کی یہ کی ہو کنایۃ عن خطئہ فی الاذن فان العفو
من روادفہ انتہی۔ اس فقرہ پر حاشیہ بیضاوی مین شیخ الاسلام زکریا رحمہ اللہ تعالی
[۲۱۸] نے تبع فیہ الزمخشری لکھا اور سیوطی نے فرمایا کہ تبع فی ہذہ العبارۃ السیئۃ الزمخشری انتہی
ملاحظہ ہو کتاب الابریز صفحہ ۱۵۳ جب بیضاوی صاحب اپنے اوستاد زمخشری کی متابعت مین جناب
رسالتمآب کو خطاوار قرار دین تو انکی تخطیہ مین کوئی قباحت نہین نہین تو بلا ریب و بیشک
خطائے بزرگان گرفتن خطاست ✤
اب رہے وہ جو کسی قسم کے تعصب اور تفلسف سے پاک وصاف ہین بس وہ اگر کسی ایسے

کی تقلید مین یا ورد کسیکی عبارت کے تسوید کے نہون تو پھر ایک قاعدہ ہو جسکا لحاظ رکھا جائے تو بہت سے شبہات کا دفعیہ ممکن الحصول ہو سکیگا وہ یہ ہو جو علمائے حدیث جنکو اصطلاحات اہل اصول فقہ سے کچھ بحث نہین تصریح کرتے ہین کہ خبر اثبات خبر نفی پر مطلقاً مقدم ہو ملا معین کاشفی رحمہ اللہ تعالیٰ معارج النبوہ ص۱۹۵ مین توریشتی سے نقل کرتے ہین کہ اثبات[220] بر نفی مقدم باشد انتہی۔ علامہ بیجوری تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید ص۹۱ مین تحریر کرتے ہین والقاعدۃ[221] ان المثبت مقدم علی النافی انتہی علامہ شامی رد المحتار جلد ا ص۳۶ مین لکھتے ہین والمثبت[222] مقدم علی النافی انتہی ابن حجر مکی اپنے فتاوی حدیثیہ مین ص۱۲۹ پر فرماتے ہین والمثبت[223] مقدم علی النافی انتہی امام قسطلانی ارشاد الساری شرح بخاری جلد ۹ ص۲۵ مین تحریر فرماتے ہین والمثبت[224] مقدم علی النافی انتہی۔ کرمانی کواکب الدراری شرح صحیح بخاری باب التراویح مین لکھتے ہین در[225] وایۃ المثبت مقدم علی النافی انتہی علی قاری مرقاۃ المفاتیح مین حدیث عائشہ ما رائت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائما فی العشر الاول من ذی الحجۃ کی شرح مین طیبی سے نقل کرتے ہین اذا[226] تعارض النفی والاثبات فالاثبات اولی انتہی۔ علامہ شامی نے سبل الھدی والرشاد مین تحریر فرمایا ہو روی[227] الامام احمد والترمذی عند ما قیل لہ ربط البراق قال اخاف ان یفر منہ وقد سخرہ عالم الغیب والشہادۃ قال البیہقی والمثبت مقدم علی النافی یعنی من اثبت ربط البراق فی بیت المقدس معہ زیادۃ علم علی من نفی فھو اولی بالقبول انتہی۔

ان کتب معتبرہ مین علماء نے تصریح کر دی ہو کہ اثبات نفی پر مقدم ہو اب بحث موجودہ

مین

بہت سے علماء نے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے واسطے کل شیٔ کا علم ثابت کیا ہی گو بعض نے فلان وفلان شیٔ کا علم نہین تھا یہ بھی بیان کیا ہی اما بنظر قاعدۂ مذکورہ بہر طور اولی پر مثبت مقدم اور مثبت زیادہ علم نافی سے اولی بالقبول ہی اب عموماً اگرچہ کوئی شبہہ ہرگز رہتا نہین ہی پھر بھی بالخصوص کسی شئ کی نسبت گفتگو کرنے مین کوئی ظاہری قباحت نہین ہی لیکن ہان جو شبہات ابنائے زمان نے مشہور کر رکھے ہین اور اپنے رسائل مین مسطور بھی کر رکھے ہین انکے دفعیہ مین کتب مستندہ کو پیش نظر رکھنا اہم المقاصد ہی ۞

اما اس بحث کی چھیڑ سے قبل چند فائدے یہان پر قابل گذارش ہین وہ بقدر ضرورت عرض کیے دیتا ہون غالبًا کہ آئندہ مقال مین وہ بہت ہی کارآمد ہونگے ۞

فائدۂ اولی امام المنکرین علامہ محمد نادری کو جسے کانپور سے نکلتے ہی چشم بد دور کتاب سازی یعنے ترجمہ بازی کا آزار ہوا اور رفتہ رفتہ یہ مرض مزمن ہو گیا تو استفسار نامی گرامی رسالہ کے مؤلف ہے اور ازالۃ الریب کے تو خاص مصنف ان ہر دو کا ذکر شاید پھر آجاویگا بالفعل تو انکی ایک کتاب کے ترجمہ سے مستفیض ہوتا ہون اور بالخصوص وسپر کے حاشیہ سے مستفید تماشہ لائق دید ہی اور باجری قابل شنید لہذا ناظرین با تمکین سے ایسے مطالب عالیہ کے استحضار اذہان صافیہ رکھنے کی امید ۞

فائدۂ ثانیہ حضور والا کی فضیلت نے جب جوش مارا اور حرارت علمی نے آپ کو بہت ہی گرما دیا تو مشہور رسالہ تحفۃ الہند کا ترجمہ زبانی گجراتی کر ڈالا اور صرف مترجم کہلانے کیون لگے بنسبت جب یہان دیکھا تو موقع بے موقع کسقدر حواشی بھی چڑھا دیکر نام نامی کو دفتر محشیین مین منسلک فرمایا یہ ترجمہ مع حواشی سے مزین ہو کر تاریخ ۱۳ ماہ ذی الحجہ ۱۳۱۴ سنہ مین قالب طبع مین ڈھلا ہی ملاحظہ مین لاکر اطمینان کر لیجیے ۞

فائدہ ثالثہ اسی گجراتی ترجمہ تحفۃ الہند کی فہرست میں ص۱۱ پر یہاں الفاظ ایک اجمال
دیا ہے۔

પૃ. ૧૩૦ (નોટ) આલમમાંનાં કુતબ. હજરત. ઇમદાદુલ્લાહ
બની મજલસનુ વડાંન.

جب حسب الاشارہ ص۱۳۰ کو دیکھا تو دوسپر خود کی ایک بوجھ وار اور بھاری تجربہ کاری کا جو تحفہ
درج ذیل ہو اقرار کیا ہو

(૧૩૦)

૧ સને.[૨૨૮] ૧૩૧૩ ની સાલમાં. મકાઓ અજમાંમાં. મોલવી. આ
ઝાનદાલના. એ કુ. ગ્રસન. સામથી. આવીઆ હતા. તેમની
સાથે. વાંસળી વગાડનારો. એક ગવીઓ હતા. તેઓ. આ
વખતના કુતબ. હજરત. મોહંમદ (સલ) સાહેબના નાએબ
જુદાની. નીસાની એ. માની. એકની સાની. હાજી ઇમદાદુ
લ્લા સાહેબ (દામાઝેલ્હુ) ની. મુલાકાતે. આવીયા હતા. તે વ
ખતે. ત્યાં હું પડગ. બેઠેલો હુતો. તે. વખતે. બીજા કે. ત્રીજા મુના
કાતે. તેમણે. ઉપર. બજાયાવલા કુતબ સાહેબની હજુર
માં. અરજ કરી. કે. જે. આપની રજા હો એનો. મારો. ગવઆો
તો. આપને. કાંઇ. સંભળાવે. તેમણે કહયું કે હું. એવી મજ
લસ માંડી. ગયો નથી. તેમ. મારી. બેઠકમાં. એવું. થવું. હું
પસંદ પડગ. કરતો નથી. તે વેલા. મારા. દીલમાં. એમ. આવ્યું

હ્તે

કનું·કેતે·તેવું·થસે·તો·હું·હી·કી·ચાલનો·થઈસ·તેવું·જલા

લું·તેમ·ફોગે·જ·કહ્યું·કે·અમારા·ટોલામાં·એવા·પડ્યા·છે·કે·લો·

એમ·થસે·તો·તેઓ·બેસસે·નહીં·આખેર·તેમ·ફોજ·વિનંતી

કરી·કે·વાંસળી·વગર·એ·સંભળાવે·આપનો·હુકમ·થવો·એ

એ·પછી·તે·પોતાની·ભાષામાં·કાંઈ·ગાવા·લાગ્યો·❖

❖ - پوراس کتاب کی اس فہرست میں صـ۱۱۳ پر اعلان ہے -

(૧૧)

પૃષ્ટ·૧૩૩· મારા·સરતાજ·દીન·અને·દુનીયાના·વસીલા

હુજુર·ઈમાદુલા·સાહેબની·જાહેર·કરામતનું·વર્ણન·

૧૩૩

૨૨૭

૧·હીજરી·સને·૧૦૧૨માં·હું·મક્કા·સરીફે·હજ·કરવા·ગયો·હ

તો·(ખુદાકબુલ·કરે·)·તે·વેલા·હું·મારા·સિરતાજ·રોસનદી

લ·સિદ્દીક·સાથે·હતો·ત્યાં·ગયા·પછી·ઉસતાદની·સ્ત્રી·(મા

સાહેબની·સ્ત્રી·)·ઘણાં·માંદા·પડી·ગયા·જીવવાની·આસા·લો

કોએ·ત્થા·હકીમોએ·મુકી·દીદી·હતી·સાથે·પાંચ·નહાના

બચાં·હતાં·તેથી·મોલવી·સાહેબનું·દીલ·ઉદાસ·થયું·હતું

અમારા·પીર·ખુદાદોસ·જમાનાના·કોતોબ·(ખુદા·તેમનાં·

ભાગ્ય·ઉઘાડે)·સાહેબની·દરબારમાં·પડ્યા·થોડું·અવાનું·હતું

આખર·વખત·આએલા·પીર·સાહેબ·કહ્યું·કે·મોલવી·સા

ન·ઘડગા·ફેરવતાછે·બચાં·ઘડગા·નાખતાછે·દુવાકરીએ·એમ
કહી·હાથ·ઊંચકી·દુવાકીધી·બીજેદીવસે·બીબીસાહેબ·
સારાથઇગયાં·ને·ચાલીને·તવાફ·કરવાગયાહતાં·એ·
સફરમાં·મદીનાસરીફજવાનો·મારો·વીચાર·નોહતો·
તેમછતે·એકદીવસે·પોતાનાદરબારમાં·મદીના·સરીફની·
વાત·કહાડી·ને·એવીરીતેકે·જાણે·કોઈ·મદીનાસરીફજ
વાનું·ના·પાડતોહોએ·અને·પોતે·તેને·મોકલનાહોએ·હું·મદી
નાસરીફજવાનું·છું·કે·નહીં·તેની·તેમને·કોઇનેકહેલી·ખબર·
કરવામાં·આવેલી·નહીં·આખર·મારા·સીફક·મૌલાના
મોલવીઅહમદહુસનસાહેબ·મારાનજીક·બેઇઠું·સવા·લા
ગ્યા·તેથી·હું·પકા·સમજીગયો·કે·તેઓ·મનેજ·મદીના·સ
રીફ·મોકલવામાંગેછે·મે·તેમને·અરજ·કરી·કે·હું·બે·વાર·
મદીનસરીફ·ગયોછું·ને·આસફરમાં·મારીપાસે·રૂા·(૭)·જ
બાકી·રહેલાછે·તેવડા·બોલીયાકે·તારામાટે·એટલા·રૂા
બહુછે·મે·તેમનું·કેહેવું·સીરપર·ચડાવ્યું·ને·જવું·કબુલ
રાખ્યું·જ્યારે·હું·જવા·લાગ્યો·ત્યારેમને·દુરથી·લેઇ·ઊભા
થઇગયા·અને·હાથ·ઊંચકી·દુવાકરવા·લાગ્યા·અને·મને
કહ્યુંકે·જા·તને·ખુદાને·સોંપયો·એ·દુવાની·અસર·એવી·બન
હતીકે·મારીપાસે·કોઇનોકર·ચાકર·નોહતો·હું·કોઇની

વીસીઓ·નહોતો·છતાંમને·નોકર·ચાકરવાલા·હજરતના·મ
ધારે·રાહુત·હતી·ઊંટવાલો·જહોઆરો·નોકરહોય·એવી·ખીજ
મત·કરતો·પાડગી છાડગીની·તેજીકર·રાખતો·મદીનાં
સરીફનાં·રસતે·કોલેરા·ઘણા·જોરમાં·ચાલતોહતો·જયો
કાફલો·ઊતરતો·ત્યારે·તેજ જગાએક·કબરસ્તાન·થ
જનું·કોઈને·આગ્ના·નહતીકે મદીનાસરીફમાં·કરાનટીન·વા
લા·પેસવાદેસે·પણ·તેમની·દુવાનોજ અસર·જોતોહતો·
કે·બહુજ·ખુસી·સાથે·અમે·મદીના·સરીફમાં·દાખલ·
થયા·અને·ત્યાં·આઠ·દીવસ·રહ્યા·મારી·સામે·બીજા
કેટલાક·કાફલા·આવ્યાકે·જેમાં·કેટલાક·ડાસેલ·ગા
મના·માણસ·હતા·તે·કાફલો·પાછલઆવ્યો·અને·
આગલ·સરકારે·વદા·કર્યો·અને·કેટલાક·કાફલાને
તો·ગામમાંજ પેસવાનદીધાએ·વગર·આપની·કુરા
મતો·બે·શુમારછે·જેમાંથી·થોડાકના·વડગનમા·
એક·રીસાલો·માગઊસસારે·લખયોછે·અને·હાલ
શામાએબેઈ મદદીઆં·નામનો·રીસાલો·લખનો
ર·માં·છપાએછે·✤

پھر فہرست میں کچھ اطلاع دی نہیں الماطۂ ۲۳ پر بحث مصافحہ کے ضمن میں علامات کے
سینے یہ التجا کی ہے ✤

૨૩૦
૧. ઓહુદાનું. મને. તે. દીવસ. વલી. ક્યારે. હું આવસે. છે.
નું. નામ. વલી. કામેલ. જમાનાના. કુતુબ. તેમનું. નામ. મુબા
રક. હુજ્જઈ મહમુદના. છે. તેમના. કદમ. ચુંમી. આગળ વધાવી

جب حضور والا کا افاضہ اور استفاضہ کا ارادہ دوبارہ جوش مارا وتھا تو اس کتاب کا ترجمہ
بزبان انگریزی عیسوی ۱۸۹۹ء مین کرڈالا جو صدہ ۱۳۱۷ھ ہجری مین واقع ہو اس ترجمہ مین
مضامین مذکورہ بالا بالترتیب بموجب تحریر یامین ثبت مین ✤

TABLE, OF, CONTENTS, PAGE, X

On page 97 (note) A party at Hazrat Im-
dadullah Saheb, kutb of this genuation

۲۳۱
In the beginning of the year 1313 a member of a Movl
vi family paid a visit to Mecca from Syria. He had
a songster with him who played upon a flute. He,
had been on a visit to Haji Imdadullah Saheb, one
of the many marks of GOD, and who was the then de-
puty of Kutub Hazrat Mahomed Saheb. I was one
of the assembly at that time. At the second or third inter
view he requested the Kutub Saheb to grant his musician
permission to amuse himself with his performance.
He replied that he never attended such a gathering

nor did he ever permit it in his own meetings. At that time it occurred to me that if the request was granted, I would walk off. At that very moment Kutabsaheb added that there were present persons who would leave the place if he complied with hisi request. Then he requested for vocal music, wihich request was granted and the musician, began to sing something in his own languge.

TEABLE OF CONTENTS PAGE X

Pages9, A miracle of Haji Imdadullah saheb exhibited in public.

۲۲۲

In Hijri year 1312 I went on a pilgrimage to Mecca in the company of my revered priceptor Roushan Ali, In Mecca, Miss, Rowshan Ali fell dangerously ill, The doctor as well as the people lost all hope of her surviving the sickness. She had with her five young children. The Mawlvi was very uneasy on their account. He would attend the meetings of our saint a friend of God and the pole of the age only occasi-onaly

At last the renowned saint said that the Moulvi was very much grieved. The children were very young. It was a case for grace.. So saying he raised up his hands and pronounced a blessing. The next day the Bibi saheb was all right and made her pilgrimage on foot. I had no mind to visit Medina One day the saint opened the subject of Medina in the meeting in such a way as if he was persuading one to pay a visit to it who was inclined to go there. He was in no way informed whether I was to go to Medina or not. At last my precept or Ahmed Hasan saheb, Moulavi of the Maulas looked at me and smiled. I too understood him to be sending me to Medina. I told him that I had been to Medina towice before that and that at that time I had only Rs 80-left with me. He said that that amount was more that sufficient for me. I accepted his advice and determined to go there. When I started on my journey he saw me from a distance,

got up, pronounced grace upon me and said that he committed me to the care of God. The virtue of his blessing was such that although I had no servant with me and no company, yet I was happier than one with them. The Camel-keeper served me as my own servant. He provided me with water and other things. There was cholera ravaging the way to Medina. The place wher a caravan halted became a cemetry. No one was sure of being allowed to enter the city. But it was due to the efficacy of the saint's grace that no quarantine was imposed against us and we entered Medina in peace. We lived there eight days. There were other caravans including one from the village of Dabhel They followed me but were ordered by the authorities to march on and not halt there. Other carvans were not allowed to enter the city. Besides this there are innumerable other proofs of his power. My preceptor has written a pamphlet discribing

some of them. And another pamphlet called the "Shumaim-i-Imdadia" is being published at Lucknow".

PAGE 166 NOTE §

۲۳۳
✤ ✤ ✤ "Oh god, when will the time come when I shall be fortunate enough to kiss the feet of Haji Imdadullah, the polar star of the time, your friend and vali."

اس مقام پر لائق وفائق ترجمان وحشی صاحب نے دو شخصون کا ذکر خیر کیا ہی
ایک خود کے اوستاد مولوی احمد حسن صاحب کا جنھین انگریزی ترجمہ مین کسی بچاؤ کے
خیال سے چالاکی کرکے روشنعلی لکھا ہی اور دوسرے اپنے پیر ارشاد حاجی امداد اللہ
صاحب مرحوم کا پھر ہر ایک کو صفات متعددہ سے موصوف فرمایا ہی اوستاد صاحب کو
اپنا سرتاج اور روشندل انتاہی بتلایا ہی اور پیر جی کو تو دین و دنیا کا وسیلہ ایک ولی
کامل و زمانہ کے قطب تعین نائب محمد صلی اللہ علیہ وسلم چار اور خدا کی نشانیون مین کی
ایک نشانی اپنے پانچ مراتب کا منصب دار بتلایا ہی پھر انکی دو کرامتین مشعر اطلاع مافی
الضمیر اور دوسری متعلق قبولیت دعا بیان کین اور ساتھ ہی اخبار کہ کرامتین آپ کی
بے شمار ہین اور سنہ ہجری تیرہ (۱۳۱۲) سو بارہ سے لغایت سنہ عیسوی اٹھارہ سو
ستانوے جسمین انگریزی ترجمہ ہوا اور پھر اوسی عیسوی سنہ سے آج تک ہی نہین بن
آئندہ مین جب تک اسکے برخلاف عام کو اعلان نہین تب تک ہر دو حضرات کو

بھی دستور اپنا مستند ہی مانتے ہیں اور اپنے معمولی اعتقاد راسخ کا مفہوم و مصداق
جانتے ہیں ناظرین با تمکین اس گذارش کو ذہول فرما کر بھول نجائیں یہ خاصۃً قصد
ہوا اور آگے فائدہ رابعہ سے فائدہ عاشرہ تک میں منازل و احوال اولیاء و
اقطاب کا تعقد ہو۔

فائدہ رابعہ۔ امام شعرانی قدس سرہ الرحمانی یواقیت والجواہر

۲۳۴ میں تحریر فرماتے ہیں اعلم ان عدد منازل الاولیاء فی المعارف والاحوال
التی ورثوھا من الرسل علیہم الصلوٰۃ والسلام مائتا الف منزل وثمانیۃ
واربعون الف منزل وتسع مائۃ وتسعۃ وتسعون منزلا لابد لکل من حق له
قدم الولایۃ ان ینزلھا جمیعھا ویخلع علیه فی کل منزل من العلوم مالایحصی قال
الشیخ محی الدین وھذہ المنازل خاصۃ بھذہ الامۃ المحمدیۃ لم ینلھا احد من الامم
قبلھم ولکل منزل ذوق خاص لایکون لغیرہ ذکرہ فی الباب الثالث والسبعین
من الفتوحات انتھی۔

فائدہ خامسہ یہی امام شعرانی قدس سرہ النورانی کبریت احمر میں
۲۳۵ ارشاد فرماتے ہیں واما شیخنا السید علی الخواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فسمعته
یقول لایکمل الرجل عندنا حتی یعلم حرکات مریدہ فی انتقالہ فی الاصلاب و
ھو نطفۃ من یوم الست بربکم الی استقرارہ فی الجنۃ او فی النار انتھی۔

فائدہ سادسہ یہی عارف ممدوح قدس سرہ الممنوح منن الکبریٰ
معدن الیمن والبشریٰ میں ارشاد کرتے ہیں ۲۳۶ وروی العلامۃ الفاروقی
رحمہ اللہ تعالیٰ فی کتاب التوحید ان العارف باللہ یعقوب خادم سیدی احمد

بن الوفاعی قدس اللہ اسرارهم وافاض علینا انوارهم قال سمعت سیدی احمد
بن الوفاعی یقول صحبت ثلثمائۃ الف امۃ ممن یاکل ویشرب وینکح ویرث
ولایکمل الرجل عندنا حتی یصحب هذا العدد ویعرف کلامهم وصفاتهم واسمائهم
وارزاقهم وحیاتهم وآجالهم قال یعقوب الخادم فقلت یاسیدی ان المفسرین
رحمهم اللہ تعالی ذکروا ان عدۃ الامم ثمانون الف امۃ فقط فقال ذلک مبلغهم
من العلم فقلت هذا عجیب فقال ازیدک انہ لاتستقر نطفۃ فی فرج انثی الا
ینظر ذلک الرجل الیها ویعلم بها قال قلت یاسیدی هذا من صفات الرب
تبارک وتعالی قال یایعقوب استغفر اللہ تعالی فان اللہ سبحانہ اذا احب عبدا
صرفہ فی جمیع مملکتہ واطلعہ علی ماشاء من علوم الغیب فقال یعقوب تفضلوا
علی بدلیل علی ذلک فقال سیدی رضی اللہ تعالی عنہ ان الدلیل علی ذلک
فی قولہ فی الحدیث القدسی لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا
احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ الذی یبطش
بها ورجلہ الذی یمشی بها ولان سالنی لاعطینہ ولان استعاذنی لاعیذنہ
رواہ البخاری عن ابی هریرۃ فاذا کان الحق مع عبدہ کما یریدہ صار کانہ صفۃ
من صفات اللہ تعالی انتهی ؁

فائدہ سابعہ یہی شعرانی یواقیت والجواہر ص ۲۲۶ میں تحریر فرماتے
ہیں اما القطب فقد ذکر الشیخ فی الباب الخامس والخمسین وماتین انہ
لایتمکن القطب ان یقوم فی مقام القطابۃ الا بعد ان یحصل معانی الحروف
التی فی اوائل السور المقطعۃ مثل الم والمص ونحوهما فاذا وفقہ اللہ تعالی علی

سائلها ومعانيها تعينت له الخلافة وكان اهلا لها۔ انتهى

فائدہ ثامنہ پھر یہی بزرگ اسی **یواقیت** کے ص ۲۲۲ پر تحریر فرمارہے ہیں

وان قلت فما علامة القطب فان جماعة فى عصرنا قد ادعوا القطبية وليس معنا علم يرد دعوتهم فالجواب قد ذكر الشيخ ابو الحسن الشاذلى رضى الله عنه ان للقطب خمس عشرة علامة ان يمد بمد والعصمة والرحمة والخلافة والنيابة ومدد حملة العرش العظيم ويكشف له عن حقيقة الذات واحاطة الصفات ويكرم بكرامة العلم والفصل بين الموجودين وانفصال الاول عن الاول وما انفصل عنه الى منتهاه وما ثبت فيه وحكم ما قبل وما بعد وحكم من لا قبل له ولا بعد وعلم الاحاطة بكل علم ومعلوم ما بدا من السر الاول الى منتهاه ثم يعود اليه انتهى ❖

فائدہ تاسعہ۔ اسی **یواقیت** کے ص ۲۳۰ میں ہے وقد [۲۳۹] ذكر الشيخ عبد القادر الجيلى ان للقطابة ستة عشر عالما احاطيا الدنيا والاخرة عالم من هذه العوالم وهذا امر لا يعرفه الا من اتصف بالقطبية انتهى ❖

فائدہ عاشرہ اسی **یواقیت** کے ص ۲۳۰ پر فرمایا ہے فان قلت [۲۳۰] هل احد من البشر ينال فى الدنيا علما من غير واسطة محمد صلى الله عليه وسلم فالجواب كما قال الشيخ فى الباب الاحد والتسعين واربعمائة ليس احد ينال علما فى الدنيا الا وهو من باطنية محمد صلى الله عليه وسلم سواء الانبياء والعلماء المتقدمون على صبغته والمتاخرون عنه انتهى ❖

بالجملہ فائدہ اربعہ سے عاشرہ تک جو جو اوصاف اور خواص ولی کامل اور

قطب زمانہ کے واسطے شایان اور ضروری ثابت مانے جاتے ہین وہ ضرور ضرور امام المنکرین غلام محمد کے مرشد موصوف دین و دنیا کے وسیلہ ولی کامل زمانہ کے قطب نائب محمد خدا کی نشانیون مین کی ایک نشانی حاجی امداد اللہ صاحب کے لئے ماننے بغیر چارہ نہین ہو والاکمال ولایت دور اور قطبیت زمانہ کا فور ہو قطب کے احاطہ علمی مین سولہ عالم ہون جنہین سے دنیا اور آخرت ایک عالم قرار پائے اور نبی کریم کو محض دنیا کے من دعن پر بھی علم نہ ہو یہ کہتے ہوئے مسلمان کیون نہ شرمائے عنقریب فائدہ تامنہ مین علامات قطبیت وعلم الاحاطہ بکل علم و معلوم بتلایا ہی یہ قطب صاحب جانین مگر نبی کریم کے واسطے نہانین فاناللہ وانا الیہ راجعون ✤

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کی دو دو کرامتین تجربہ کردہ امام المنکرین غلام محمد کی خبر غالبًا مولوی عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور کو نہ ہوئی ہوگی تب ہی تو استفتا کے مشہ پر بہ بے جا دی سے اطلاع مافی القلب کا حصر رسول مجتبی پر کرکے دیگر اولیاء کے ضمائر القلوب سے واقف کاری کا در پردہ گویا انکار کر دیا جس سے حاجی جی کی کرامتین بیان کردہ غلام محمد ملیامیٹ ہوگئین واہ واہ اور سبحان اللہ جزاک آفرین مولوی عبداللہ نے خوب ہی فریاد کی دادرسی کی لیکن۔

کی بہ پسند و خرد خردہ بین	مدعیت ست توئی چست و چاق
تو بردی زہے تغلط او	وان بی تصدیق فاین الوفاق

اما غلام محمد کو جو ہین جوش آیا اور شتر گربہ سفینہ مین سما یا تو الحزبا لحزب سے درگذر کر الغنی بالولی مقرر کرکے مولوی عبداللہ صاحب کے کرتوت سے ایسا مبہوت ہوگیا جو ذہن عالی سے حاجی صاحب کی کرامتین نیست و نابود ہو کر مناظرہ بڑودہ کے حکم کو سپرد کردہ

می دلائل کے فصل اول میں چوتھی دلیل یوم یجمع اللہ الرسل لکھ ڈالی اور تفسیر کبیر کے ص۹۶ سے یہ نقل کر دیا انما قالوا لا علم لنا الا انک تعلم ما اظہروا و ما اضمروا و نحن لا نعلم الا ما اظہروا فعلمک فیہم انفذ من علمنا اھ اور تفسیر حقانی ص۹۴ میں ہو امر واقعی اور دل کی بات تو تو ہی جانتا ہے اور ظاہری قیل و قال کا ہمیں علم ہے سو وہ تیرے علم کے آگے بمنزلہ لاشی کے ہے) ✣

یہاں سے غلام محمد کا عقیدہ دریافت ہو سکتا ہے ایسی جہت سے کہ کسی اور تشریح و تصریح کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی تاریخ ایران مؤلفہ سر جان ملکم ترجمہ کردہ مرزا حیرت جلد ۲ ص۳۳۲ پر منجملہ عقاید وہابیہ نجدیہ یہ بھی بیان کیا ہے کہ سوگند یاد کردن بہ محمد و علی و کسان دیگر را حرام میدانند زیرا کہ گویند قسم عبارت است از شہادت طلبیدن از آنچہ در ضمیر مستتر است و خبایای ضمائر را بجز خداوند کس نداند فقط۔ غلام محمد کی وہ روباہ بازی اور حیلہ سازی ہرگز قابل التفات نہیں جو کہے کہ استغفار کے صفو اولی پر سوال میں مقر ہوں کہ بلکہ اولیاء اللہ کو بھی حق سبحانہ و تعالی نے بعض غیوب پر بعض اوقات میں بطور کشف و الہام خبردار کیا ہے اس جہت سے کہ یہ نری ابلہ فریبی ہے اگر نفس الامر میں ایسا ہی پاک اعتقاد ہے تو ازالۃ الریب کے ص۲۶ پر یہ زہر کہاں سے اوگلا جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واللہ ما علمت علی اہلی الا خیرا تاکید کے ساتھ بیان کیا ہے اسی طرح حضرت اسامہ فرماتے ہیں اہلک یا رسول اللہ ولا نعلم واللہ الا خیرا اور اسی طرح حضرت زینب فرماتی ہیں یا رسول اللہ احمی سمعی و بصری واللہ ما علمت علیہا الا خیرا ایس خان صاحب کے استنباط کے موافق تو چاہیے کہ حضرت اسامہ اور حضرت زینب کو بھی قبل نزول ان الذین جاؤا بالافک اھ برأت کا علم یقینی طور پر تھا حالانکہ کوئی اسکا قائل نہیں ہے) ✣

اب سوچ لیجیے کہ غلام محمد اگر کشف و الہام کے ذریعہ سے اطلاع علی الغیب کا بجز حاجی امداد اللہ صاحب کے اور کسی کیلئے مجوز ہو تو کونسی دلیل قایم کی جس سے ثابت ہو جائے کہ اسامہ اور زینب رضی اللہ عنہما نے بلا اطلاع و اللہ کہدیا الا تھا ہان اگر دلیل صرف (اسکا کوئی قائل نہیں ہے) اسیکا نام ہو تو پھر سرمایہ فضل و کمال کا حال معلوم ہو گیا شاہ صاحب تحفہ کے ص۲۰۳ پر ارشاد فرماتے ہیں و بقاعدہ لا قائل به تمسک کردن دلیل عجز است انتہی ولله در القائل ؎

ہنوز طفلی و از خویش و نیش بیخبری	ز علم غیر چہ از جہل خویش بیخبری

جامی قدس سرہ السامی نے سچ کہا جو فرمایا ہے ؎

لاف دانش گر زند پیوستہ نادان دور نیست	خفتہ دائم خویش را بیداری بیند بخواب

نسئل الله المولى الكريم ان يتداركنا بفضله العميم ۔ ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم ؎

پھر اس قسم کی تقریری دارو گیر غالباً ناظرین کو نامطبوع ہو گی لہذا اسے ترک کر کے اور ایک گذارش پیش کرتا ہوں کہ بشمول اور چند مسائل خلافیہ کے اس مسئلہ غیب پر بہاولپور میں ارکین ریاست کے بند و بست سے زیر تحکیم حضرت سجادہ نشین چاچڑان صاحب ۱۳۰۶ھ کے ماہ شوال میں مناظرہ ہوا ہے جسمیں ایک جانب دیوبندی جنات اور گنگوہی کے ذریات تھے اور مقابل میں مولانا مرحوم غلام دستگیر صاحب قصوری تھے بالاخیر مناظرہ پژمردہ سے نادیری پارٹی جیسی اوڑن چھو ہوئی ویسے ہی انھوں نے فقروا کی ٹھہرائی ۔ مولانا مرحوم نے سوال و جواب قلمبند کر کے علمائے حرمین سے تصحیحات اور تقریظات کی طلبگاری کی چنانچہ ۱۳۰۷ھ ربیع الاول میں کارروائی

مین انتقام پاکر ایک مبارک مجموعہ بنام نہاد **تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل** مرتب ہوکر ۱۳۱۴ھ مین صدیقی پریس قصور مین مطبوع ہوکر نور بخش دیدہ ارباب بصارت اور سرور دہ سینۂ اصحاب بصیرت ہوا ہی اسمین مسئلۂ غیب حسب اعتقاد حضرت سے دلائل مدلل درج ہی اور مخالفین کا دندان شکن جواب نہایت خوبی اور وضاحت سے دیا گیا ہی جسپر بیان کردہ ذیل مفتیان دین متین بلدہ امین اور علمار مسکن سید المرسلین کی مہرین اور تقریظین موجود ہین ❖

مفتی الحنفیہ محمد صالح کمال ـ مکہ — مفتی شافعیہ محمد سعید بابصیل ـ مکہ

مفتی المالکیہ محمد عابد بن حسین ـ مکہ — مفتی الحنابلہ خلف ابن ابراہیم ـ مکہ

مفتی الحنفیہ عثمان بن عبدالسلام داغستانی ـ مدینہ — سید محمد علی بن طاہر مدرس اعظم ـ مدینہ

مولوی عبدالحق صاحب الہ آبادی مہاجر

مولوی عبداللہ سندی — مولوی امام الدین احمد

مدرسین مدرسہ صولتیہ

محمد سعید صاحب — سید اعظم حسین صاحب — عظمت علی صاحب

پایۂ حرمین شریفین

حضرت نور صاحب — مولانا محمد رحمت اللہ صاحب

حضرت نور صاحب — عبدالسبحان صاحب

اسکا تو بالکل تعجب نہ کیجیے بڑی حیرت انگیز اور زیادہ تعجب خیز تو یہ بات ہے کہ **غلام محمد** کے مرشد صاحب دین و دنیا کے وسیلہ ولی کامل زمانہ کے قطب محمد صاحب کے نائب اور خدا کی نشانیون مین کی ایک نشانی جنکی قدمبوسی سے **غلام محمد** کو نصیب وار ہی کی امید داری

یعنے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے بھی بڑے زور و شور سے مہر لگادی اور دستخط کردئے جس سے سارے وہابیہ نجدیہ ہندیہ کا منہ کالا اور اہل حق کا بول بالا ہو گیا ہے ٭

مخفی او رمستتر نہیں کہ اوسی **تقدیس الوکیل عن توہین الرشید و الخلیل** مین یہ مسئلہ غیب صفحہ ۱۵ سے صفحہ ۲۳۶ تک پر پوست برکندہ وضاحت سے لکھا گیا ہے اور ایسے ہی باقی مسائل کو قیاس فرما لیجئے اس تمام کا نظر سے گذرنا گونہ شاق لہذا بغرض آسائش و مقتضائے مصلحت وقت حسب الارشاد حاجی امداد اللہ صاحب اُسکی ایک تلخیص کیگئی جسپر حاجی صاحب سے مہر و دستخط لئے ہیں اوسمیں سے متعلقہ مسئلہ غیب اتنی عبارت ہے جو درج ذیل ہوتی ہے ٭

صفحہ ۲۲ **شیطان** لعین کے وسعت علم اور احاطہ زمین کو نصوص قطعیہ سے ثابت جاننا اور عالم علوم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وعترتہ اجمعین کے وسعت علم کو بلا دلیل محض قیاس فاسد سے ثابت کہنا اور اوسکو شرک سے تعبیر کرنا اور آپ کے علم شریف کو معاذاللہ شیطان کے علم سے کم کہدینا یہ آپ کی سخت توہین ہے کیونکہ شرعاً ثابت ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اعلم مخلوقات ہیں **تفسیر نیشاپوری** میں آیہ فاوحی الی عبدہ ما اوحی کے نیچے لکھا ہے والظاہر انہا اسرار وحقائق ومعارف **لایعلمہا الا اللہ** ورسولہ انتہی **تفسیر کبیر** میں ہے معناہ اوحی اللہ تعالی الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ما اوحی الیہ للتفخیم والتعظیم انتہی ۔ اور ایسا ہی اکثر تفاسیر میں لکھا ہے اور آیہ علمک مالم تکن تعلم کے نیچے تفسیر **مدارک وخازن** وغیرہما میں ہے وعلمک من خفیات الامور واطلعک علی ضمائر القلوب اور حدیث **مسلم** میں بروایت عمر ابن اخطب وارد ہے فاخبرنا بما کان وبما ہو کائن اور **مواہب لدنیہ** میں ہے اخرج الطبرانی

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ہذہ اور اس حدیث کو امام سیوطی نے خصائص کبریٰ میں بھی نقل کیا ہے پس بشہادت قرآن و حدیث اکابر علمائے اہل سنت نے تصریح کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان وما یکون حاصل ہے جیسا کہ قاضی عیاض نے شفا میں اور علامہ قاری نے اوسکی شرح میں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ وغیرہ میں اسپر تصریح کی ہے انتہیٰ ۔

اقول شیخ کی صریح عبارت علامت ۱۹۵ اور علامت ۱۹۹ اور علامت ۲۰۲ میں گذری ہے اور طبرانی والی حدیث کی شرح زرقانی سے علامت ۶۸ میں معلوم ہو چکی ہے پھر شرح شفائے علی قاری سے علامت ۱۷۱ میں جو۔

فاشہد ان اللہ لارب غیرہ	وانک مامون علی کل غائب

کلام سوا و نام صحابی کا گذرا ہے اوس سے غافل و ذاہل رہنا چاہیے فقط ۔

ف ۳۲ حضرت حاجی صاحب موصوف نے اس تحریر کو ملاحظہ فرما کر حضرت مولانا ابو الفضل والکمال اولانا الحاج الحافظ محمد عبدالحق صاحب کی خدمت میں بھیجا تو اوسپر انھوں نے یہ لکھا۔ حامداً و مصلیاً و مسلماً ۔ ما کتب فی ہذا القرطاس صحیح لاریب فیہ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ اتم حررہ محمد عبدالحق عفی عنہ (محمد عبدالحق)

پھر حاجی صاحب نے یہ تحریر فرمائی **تحریر بالا صحیح اور درست ہے اور موافق اعتقاد فقیر کے ہے** اللہ تعالیٰ اوسکے کاتب کو جزائے خیر دے۔

بی سبب گر عزّ بما موصول نیست	قدرت از عزل سبب معزول نیست

الجواب صحیح محمد انوار اللہ ۔ جو عقاید اس جواب مین مذکور ہین وہ اہل سنت کے کتب مین مسطور ہین واللہ اعلم حررہ المفتقر الی امداد اللہ القوی حمزہ عفی عنہ ‌ حمزہ ‌ عقائد مندرجہ رسالۂ ہذا مطابق کتب اہل سنت وجماعت کے ہین فقط۔ حررہ نور الدین عفی عنہ ‌ نور الدین ‌ اسی صفحہ مین تصریح ہو کہ مولانا محمد انوار اللہ صاحب جو مشاہیر علمائے ریاست حیدرآباد و استاد نظام ریاست موصوف ہین اور نیز مولانا مولوی سید حمزہ صاحب اور مولوی نور الدین صاحب مریدان حضرت حاجی صاحب موصوف نے حاجی صاحب کی تقریظ اور مہر کے نیچے اسی جلسہ مین تصحیحات اور مواہیر درج کی ہین من شاء الاطلاع علیہ فالیرجع الی اصل الکتاب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ٭

بڑودہ والی وہابیہ نجدیہ خذلہم اللہ بالخذلان السرمدیہ کمیٹی عموماً اور غلام محمد نادری والی پارٹی خصوصاً اب تو شاید کچھ تو شرما وینگی اور اپنی ہٹ دھرمی سے ذرہ بھر باز آئیگی کہ امام المنکرین غلام محمد کے مرشد ولی کامل زمانہ کے قطب محمد صاحب کے نائب خدا کی ثنا خوانون مین کی ایک ثنا خوان نے بھی یہ بات مانی اور اپنے عقیدہ کے موافق گردانی کہ معلومات ماکان ومایکون پر جس سے کوئی شئے خارج نہین ہو آپ کا علم محیط ہو اور آپ استعداد خداداد کے ذریعہ سے کل شئے کے عالم ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ٭

ہان رہی جاتی ہو ایک اور بات وہ بھی اس گرماگرمی ہنگامہ مین سن لینے کے قابل ہو کہ کسیقدر مدت گذری جو حاجی صاحب کا وصال ہو گیا ہو اور وہابیہ کے عقیدہ کے موجب اب وہ گویا منصب قطبیت سے دست بردار اور محض پنشن خوار ہین جسے اپنے

ضی معمور امور مین مداخلت کی ممانعت ہوتی ہو لہٰذا اب اس مقدمہ مین اونکے کسی قسم
کی استمداد کیا استمزاج کو بھی مساغ نہین ہو۔ پھر ناظرین کو یاد تو ہوگا اور کیون نہ ہو قریب
مین تو گذرا ہو کہ غلام محمد نے مولانا احمد حسن صاحب کو اپنا اوستاد جتلایا ہو اور اوستاد
بھی محض خشک نہین سراج اور روشندل بھی بتلایا ہو پھر کیا قباحت ہوگی جو انکی خدمت
فیضدرجت مین ایک عریضہ پیش کر کے علیحدہ ڈگری حاصل کر لین کہ وہ ابھی بفضل
خدائے لایزال کانپور مین بدستور مقیم و بحال ہین یہ مولانا صاحب روشندل فقط
امام المنکرین غلام محمد ہی کے سراج مین اتنا ہی نہین مگر عمدۃ المخالفین مولوی عبدالحی
صاحب نصرۃ النعیم کے خطابۃ مسجد مولمین مین منبر پر سواری کے موجب معراج بھی ہین
ایسے بزرگوار روشندل جیتے جوت سے ایک خاص استفتا پر حاصل کردہ فتوی ذیل مین درج
کرے دیتا ہون جسکا مطالعہ منتج برکات اور ملاحظہ مثمر حسنات ہو ؎

ایھا العلماء ماقولکم رحمکم اللہ فی ھذہ المسئلۃ زید (محمد بشیر الدین) نے کہا کہ
آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے علم جمیع جزئیات و کلیات ماکان و مایکون کا
عنایت فرمایا ہو اور کوئی شی آپکے احاطہ علم سے باہر نہین ہو عمرو (غلام محمد نادیری) نے
کہا کہ اس قول سے زید مشرک و کافر ہو گیا آیا قول عمرو کا کہ زید مشرک کافر ہو گیا حق ہے یا
باطل ہدایت ہے یا ضلالت۔ بینوا توجروا۔

الجواب

صورت مذکورہ سوال مین عمرو کا زید کو کافر و مشرک کہنا باطل ہو اس واسطے کہ زید
نے اپنا یہ عقیدہ بیان کیا ہو کہ اللہ تعالی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع اشیاء
کا علم عطا فرمایا ہو۔ یہ ہرگز شرک نہین۔ ہان جو صفت مختص ذات باری تعالی ہو وہ کسی
دوسرے کے واسطے ثابت کرنا بیشک شرک ہو۔ جمیع اشیاء کا علم بالذات اور بلا واسطہ

ہونا یہ صفت مختص بذات باری جل جلالہ ہو مگر زید نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بالذات وبالاستقلال عالم جمیع اشیاء ہونا نہیں بیان کیا پس زید کو مشرک اور کافر کہنا بیجا اور باطل ہے حررہ محمد لطف اللہ مفتی العدالۃ العالیہ فی السلطنۃ الآصفیہ

۱۲ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ ۔ مقام علیگڈھ

تنبیہ ۔ چونکہ جناب مولوی لطف اللہ صاحب کا یہ فتوی دستخطی ہے اسپر مہر نہیں ہے۔ اس عدم مہر کا جو سبب مولوی صاحب موصوف نے اپنے خط مین مولوی عبدالرحیم صاحب احمد آبادی کو لکھا ہے وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ وہو ہذا

AHMEDABAD
1 - DELY
A.M - 11

Ahmed abad

ALIGARH CITY
-AU-1900
4-D.S P.M

شہر احمد آباد گجرات محلہ جمالپور متصل مسجد کانچ ۔ بگرامی خدمت جناب مولانا مولوی محمد عبدالرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالی۔

جناب من آپ کا فتوی حیدرآباد و علیگڈہ ہوکر دہلی مین میرے پاس پہنچا ۔ مین دہلی مین اپنے بیماری کا علاج کرانے گیا تھا اب علیگڈہ چلا آیا ہون آج آپ کا فتوی دستخط کرکے روانہ کیا ہے مہر حیدرآباد ہے اس واسطے مہر کرنے سے معذور رہا بیماری کی وجہ سے ارسال فتوے مین توقف ہو گیا ۔ والسلام ۔ ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ

محمد لطف اللہ ۔ از علیگڈہ

یہ فتوی جناب مولوی لطف اللہ صاحب کا (جو ندوہ کے صدر اور غلام محمد کے اوستاد و مولانا احمد حسن صاحب کے اوستاد ہین) بطور سر دفتر داخل کیا گیا ہے اب عمدۃ المخالفین عبدالحی صاحب اور امام المنکرین غلام محمد کے سرتاج رد فتنہ کل اوستاد مولانا احمد حسن صاحب کا فتوی ملاحظہ ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم   وبہ نستعین

زید قول و اعتقاد مذکور سے کافر و مشرک نہیں ہو اسلئے کہ کفر انکار وجود امور قطعیہ ثابتہ بادلہ شرعیہ کا نام ہو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب ہونا ادلہ قطعیہ قطعی الثبوت وقطعی الدلالتہ سے ثابت نہیں ہو غایۃ مافی الباب بعض آیات کریمہ واحادیث نبویہ علی صاحبہا الف صلوٰۃ سے نفی علم غیب کی بطور ظاہر کے ثابت ہوتی ہو اور بعض دیگر سے ثبوت علم غیب ہوتا ہی پس علمائے محققین نے او نمین تطبیق باین طور دی ہو کہ علم غیب بالذات و بلا واسطہ تعلیم باری عز اسمہ نہ تہا اور بواسطہ تعلیم حق تہا پس علم غیب ہوا بہی اور نہ بہی ہوا باعتبار حیثیتین پس کسی شق مین کفر نہیں ہو اور اشراک شرع مین نقیض توحید شرعی کی ہو اور توحید شرعی بحسب اعتقاد علمائے ظواہر اور بعض صوفیہ کرام یہ ہو کہ مستحق عبادت بجز ذات حق سبحانہ و تعالی کو دوسرا کوئی نہین ہو اور یہی مفاد کلمہ لا الہ الا اللہ کا ہو پس اشراک اثبات و اعتقاد دوسرے معبود کا نام ہو اور بعض صوفیہ صافیہ کے نزدیک توحید اثبات و اعتقاد ایک موجود حقیقی کا نام ہو پس اشراک اثبات و اعتقاد دو موجود حقیقی کا نام ہو گا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات علم غیب سے دونو معنے اشراک کے متحقق نہین ہوتے پس زید کیونکر مشرک ٹھہرا اور اگر یہ بہی تسلیم کیا جاوے کہ اشراک اثبات و اعتقاد صفات مختصہ باری عز اسمہ کا غیر باری عز اسمہ مین کا نام ہو چنانکہ مزعوم عوام و بعض علمائے ظواہر یہی ہو تاہم زید اعتقاد مذکور سے مشرک نہین بنتا اسلئے کہ خاصہ باری عز اسمہ در بارۂ علم غیب یہ ہو کہ علم بالذات امور غیبیہ کا خواہ وہ موجود فی الحال و فی المآل و فی الماضی ہون خواہ معدوم ازلاً و ابداً خواہ امور کونیہ سے ہون خواہ غیر کونیہ سے باین طور کہ کاہے غفلت و نسیان ہیچ نوع او پر طاری نہو خاصہ حق سبحانہ و تعالی ہو اور کوئی شخص حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ کے لئے ایسا

علم ثابت نہیں کرتا بلکہ زید یہ کہتا ہو کہ حق تعالی نے حضرت نبی کریم علیہ الف صلوٰۃ والتسلیم کو علم امور کونیہ اور احاطہ ان کا عنایت کیا ہو زید کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم استقلالی جمیع امور کا ہو خواہ کونی ہوں خواہ غیر کونی اہل باطن و کشف جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں لکھتے و کہتے ہیں اگر عمرو (غلام محمد) سُنیگا خدا جانے کیا کہے گا اب میں کچھ عبارات ابریز مطبوع مصر کی نقل کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو کہ اہل باطن و کشف حضرت نبی کریم علیہ الف صلوٰۃ والتسلیم کی شان مبارک میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں ثم الارواح مختلفة فی هذا التمییز علی قدر الاطلاع فمن الارواح من هو قوی فی الاطلاع ومنها من هو ضعیف واقوی الارواح فی ذلک روحه صلی الله علیه وسلم فانها لم یحجب عنها شئ من العالم فهی مطلعة علی عرشه وعلوه وسفله ودنیاه وآخرته وناره وجنته لان جمیع ذلک خلق لاجله صلی الله علیه وسلم فتمییزه علیه السلام خارق لهذه العوالم باسرها فعنده تمییز فی اجرام السموٰت من این خلقت ومتی خلقت ولم خلقت والی این تصیر فی جرم کل سماء اه الی ان قال وکذا ما بقی من العوالم ولیس فی هذا مزاحمة للعلم القدیم الازلی الذی لانهایة لمعلوماته وذلک لان ما فی العلم القدیم لم ینحصر فی هذا العالم فان اسرار الربوبیة واوصاف الالوهیة التی لانهایة لها لیست من هذا العالم فی شئ ثم الروح اذا احبت الذات امدتها بهذا التمییز فلذلک کانت ذاته الطاهرة صلی الله علیه وسلم تمیز ذلک التمییز السابق وتخرق به العوالم کلها فسبحان من شرفها وکرمها واقدرها علی ذلک انتهی صفحه ۲۰۴ کتاب الابریز الذی تلقاه نجم العرفان الحافظ سیدی احمد بن المبارک عن قطب الواصلین سیدی عبد العزیز الدباغ اور صاحب

ابریز نے اپنے شیخ عبد العزیز قدس سرہ سے نقل کیا ہے بعد نقل ایک حکایت عجیب وغریب
کی ولقد رأیت ولیا بلغ مقاما عظیما وھو انہ یشاھد المخلوقات الناطقۃ والصامتۃ
والوحوش والحشرات والسموات ونجومھا والارضین ومافیھا وکرۃ العالم باسرھا
تستمد منہ ویسمع اصواتھا وکلامھا فی لحظۃ واحدۃ ویمد کل واحد بما یحتاجہ
ویعطیہ من غیر ان یشغلہ ھذا عن ھذا بل اعلی العالم واسفلہ بمنزلۃ من
ھو فی حیز واحد عندہ ثم یرحم ھذا الولی فینظر فیری مددہ من غیرہ وھو
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویری مدد النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الحق سبحانہ
فیری الکل منہ تعالی۔ ابریز صفحہ ۲۵۰ - واعظم الارواح علما واقواھا نظرا
روحہ علیہ الصلوۃ والسلام لانھا یعسوب الارواح **فھی مطلعۃ علی جمیع ما
فی العوالم** کما سبق دفعۃ واحدۃ من غیر ترتیب ولا تدریج ثم لما وقع الاصطحاب
بینھا وبین ذاتہ الطاھرۃ صلی اللہ علیہ وسلم امدتھا بعدم الغفلۃ حتی **صارت
الذات مطلعۃ علی جمیع ما فی العالم** مع عدم طوق الغفلۃ لھا فی ذلک لکن الاطلاع
لیس مثل الاطلاع فان اطلاع الروح دفعۃ واحدۃ من غیر ترتیب واطلاع الذات علی سبیل
التدریج والترتیب بمعنی انھا مھما من شیٔ تتوجہ الیہ فی العالم الا وتعلمہ لکن
علمہ لا یحصل الا بالتوجہ فاذا توجھت الی شیٔ آخر علمتہ وھکذا حتی تاتی علی
ما فی العالم فلھا التسلط فی العلم علی ما فی العالم ولکن بتوجہ بعد توجہ ولا تطیق
الذات ما تطیقہ الروح من حصول ذلک دفعۃ واحدۃ وکذا یختلفان فی عدم
الغفلۃ فانہ فی الروح علی نحو ما سبق تفسیرہ واما فی الذات فھو بالنسبۃ الی
توجھھا بمعنی انھا اذا توجھت الی شیٔ لا یفوتھا ولا یلھیھا فی توجھھا الیہ سھو

ولاغفلة ولانسیان واما اذا لم تتوجہ الیہ فانها قد تغفل عنہ ویقع لها فیہ السهو والنسیان ولهذا قال صلی اللہ علیہ وسلم کما فی صحیح البخاری انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی قال صلی اللہ علیہ وسلم حین وقع لہ السهو وهم بنبهوه - ابریز صفحہ ۴۵ - کتبہ احمد حسن عفی عنہ مقیم کانپور

جان احمد حسن دوام رضی

کیون جی میان نادیری پٹیل صاحب بقول ایک ظریف کے فہمیدی یا اور بھی فہمیداؤن مطلب یہ کہ سمجھے یا اور بھی سمجھاؤن اب آنکھ سے شرم وحیا کا انجن دھولو پھر منجن سے دانتون کو کھولو اور روناہیہ کے دکھہ بھجن جلی بلی نہین بھلے بھلے لبون سے کچھ تو لیکن دھرم سے بولو کہ تمھارے پیرجی ولی کامل زمانہ کے قطب محمد صاحب کے نائب خدا کی نشانیون مین کی ایک نشانی جنکی آپنے کتھا بکھانے کے لئے آپ کی تکفیری پارلیمنٹ کیا حکم نازل فرماتی ہے اور ون سے تو سروکار نہین تم اپنی تو کہو کہ اب قطبیت تمامہ مسلم ہان کرزمرہ مریدین مین ہو یا بدعیہ عقیدہ مبنیہ سابقہ کمال ولایت اور منصب قطبیت مسلوب ہو جانے کی جہت سے بڑہ ناکشین مین ہان ساتھہ ہی ارشاد ہو جائے کہ مولانا احمد حسن صاحب آپکے سراج روشن دل اوستاج (اوستاد) کا سوال نقل کیا ہو نصرۃ النعیم جو مطبع انتظامی کانپور مین چھپی ہو وہ آپکے روشن دل کی نظر سے پوشیدہ تو نہ ہوگی اوسکے ص ۱۹ پر لانك حنیئذ نایت عن صراط الحق فکادان یختلسك عدوك الشیطان فترمی فی ظلمات الغوایة کو ملاحظہ فرماکر تو بہت خوش ہوئے ہونگے لیکن اب تو آپکے کلام الکار نظام سے اپنے کان پور کیا چاہتے ہین کہ دوسرا شاگرد رشید کیا بے نقط سناتا ہو لہذا حق فرماؤ اور مت شرماؤ کہ ان بزرگوار کو اب بھی سراج جلتے ہو اور اوستاج (اوستاد) مانتے ہو یا نہین اونکا روشن دل بدستور چمکدار ہے یا بقول

عمدة المخالفین فتروی فی ظلمات الغوایہ کے اثر سے چراغ گل اور پگھڑی غائب ہو جانے کی
وجہ سے تم برداشتہ عقیدت اور تمھاری طبیعت بیزار ہو ازالہ کے صد پر کا اپنا مقالہ ذرہ سامنے
رکھکر دھرم سے فرمائے کہ ان دونوں نے واقعی یہ مسئلہ غلط اور کفر کو پہونچانے والا ایمان
کیا ہے یا نہیں چونکہ یہ مسئلہ اعتقادی ہے اور اعتقاد کے فساد سے اعمال ضایع ہوتے ہیں لہذا پیرجی
اور استاد جی کے فساد عقیدے کے اعمال ضائع ہوگئے یا نہیں دونوں سرحد کفر میں داخل
ہو چکے ہیں یا ابھی کسقدر منازل کفریہ اور مراحل شرکیہ طے کرنے باقی ہیں یہ مسجد چھارواڑے کے
منبر کو دو ہچکر بیان کر دینا صاحب نضرۃ النعیم منبر مولین پر آسنا اور راضی تو تمھارے گرو
میں صد فتنا کہنے کو بدل و جان راضی ہے افسوس صد افسوس کہیں انتظار سے یہ بھی نہ گذرا ہو گا

نہ ہر آدمی زادہ از دد بہ است	کہ دو زادمی زادہ بد بہ است
بخلق آدمی بہتر است از دو اب	دواب از تو بہ گر نگوئی صواب

نصیحت المسلمین کے گجراتی ترجمہ میں صہ کے پہلے جدول میں پائیں خط
عارضی رقم انکے معلوم ۔ اصلاً یہ حاشیہ لکھا ہوا دیکھ لو ۔

૧- આ આયતની તફસીર તોહફતુલ હીંદ ગુજરાતીની પેજ
૨૨૧ માં વાંચવા લાયક છે -

اور ثانیاً گجراتی ترجمہ تحفۃ الہند ص۱۲۱ نکالکر اپنا پرانا اجتہاد تازہ کرلو۔

૨૨૩
આ આયત માં "નુકશાની,, નો જે શબ્દ છે તેના બદલે
કુરાન માં "દુરર,, નો શબ્દ છે અને તેના ઊપર તનવીન
એટલે જે જબર છે તેથી **બરોબર સરખી** નુકસાની એવો
پہر اسکے انگریزی یہہ کردی ہے ۔
અર્થ થાય છે

۲۴۳

In this verse for the word "nurt" the Koran has the word Durar. This word has our i.e. tus sign like this (:.) This gives to the word the meaning "a little hurt.

ہمنے اسکو وانچو الالیق جانکر وانچا اور غور و تامل سے خوب ہی جانچا شئ کے اوپر و و زیر ہین یہ ملاحظہ کرکے واہ واہ سبحان اللہ تجاک اللہ کہتے ہین اور دریافت کرتے ہین کہ آپکے اوستاد جی کی منقولہ عبارت واقوی الارواح فی ذلك روحه صلی اللہ علیہ وسلم فانہا لم یحجب عنہا شئ من العالم اور ایسے ہی علی قاری نے **شرح نبذہ فی زیارت المصطفیٰ** کے ملا مین جو کہا ہو انه صلی اللہ علیہ وسلم عالم بحضورك وقيامك وسلامك ای بل بجمیع احوالك وافعالك وارتحالك ومقالك وکانہ حاضر جالس بازائك الخ مستحضرا عظمته وجلالته ای ھیبته وشرفه وقدره ای رفعته رتبته صلی اللہ علیہ وسلم الخ مسلما ای مریدا السلامة مقتصدا ای متوسطا فی رفع كلامه الخ ای من غیر رفع صوت لقوله تعالیٰ ان الذین یغضون اصواتہم عند رسول اللہ الآیه ولا اخفاء ای بالمرة لفوت الاسماع الذی هو السنة وان کان لا یخفی شئ علی الحضرة انتہی علی قاری صاحب کی اس عبارت مین جیسے شئ ہو ویسے ہی آپکے اوستاد کی منقولہ عبارت مین بھی شئ ہو اور آپکے لب و لہجہ مین شئ کے نیچے دو ڈیش بھی ہین اس سے ذرہ بھر شئ بھی آنحضرت کے علم سے مخفی اور پوشیدہ نہین ہو یہ مطلب ہو سکتا ہو یا نہین اسکا جواب نظر انداز نفرمائین یا تو فارق بتلائین یا اپنے اوستاد و علی قاری کا حال بتلائین سے انجماہی ہاون یار کا زلف دراز مین دو لو آپ اپنے دام مین صیاد پھنس گیا ذلك بما قدمت یداك وان اللہ لیس بظلام للعبید ۰

عبداللہ بن سلام کی حالت اسلام مین اونکی قوم نے جو کہا حرف بحرف رہی تم بھی تمھارے پیر اور اوستاد کو کہے بغیر رہو گے نہین یہ وراثۃ کہا جاتا ہو آپ خواہ نوٹ کر لو لیکن خداوند کریم اور اوسکا رسول علیم جانے کہ بچارے قنوجی ملاکی گت تمھاری کافرگرائنڈ کیسی کیسی بگاڑے گی جسے صاحب ازالۃ الخفی عن علم المصطفی نے ص۳۶ پر مستندہ کا فرا ورڈبل شرک بلا دیگر پھر اوسیکی مسک الختام شرح بلوغ المرام ص۲۴۲ سے جو نقل کیا ہو وہ ذیل مین درج کیے دیتا ہون و نیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین مومنان و قرۃ العین عابدان ہست در جمیع احوال و اوقات خصوصًا در حالت عبادات کہ نورانیت و انکشاف درین محل بیشتر و قوی تر است و بعضی از عرفا قدس سرہم گفتہ اند کہ این خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است علیہ الصلوٰۃ والسلام در ذرائر موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیان موجود و حاضر ہست پس مصلی باید کہ ازین معنی آگاہ باشد و ازین شہود غافل نبود تا بانوار قرب و باسرار معرفت منور و فایز گردد آرے۔

در راہ عشق مرحلہ قرب و بعد نیست	می بینمت عیان و دعا می فرستمت

انتہی۔ اب تو واجبی فرما دینا نہین تو حزم بلہوری اور محی الدین لاہوری تم سے بہت ناراض ہو نگے اتنا ہی نہین دیوبندی ہائی کورٹ آف دہی تکفیر مین اپیل دے کر تمھارے نیم لوگ خارج از دفتر اسلام کرا دیتے دیر نہ کرینگے۔ پھر سچ ہی کہدو اور غلام محمد صادق بنے رہو فاسق و آبق نہ بنو کہ اس صاحب العروج ٭ ٭ کو جنے افراد ممکنات اور ذرائر موجودات مین حقیقت محمدیہ کا سریان مان لیا پھر جریان علم مین کلام ہی کیا ہو کیا کہا جائے مومن یا مشرک مسلم یا کافر مقبول الافعال یا مردود الاعمال پھر بفضلہ داخلین دار القرار سے ہو یا جملہ خالدین فی النار سے ٭

میان پٹیل صاحب سنو ہم آپسے سچ کہتے ہین اور بہت ہی سچ ہو کہ اسماعیلیہ نیچریہ کے بال گوپال کے ٹون ہال والے ہی گروگھنٹال ملائے قنوج پھر نواب بھوپال نے تو چوزگان بیدائے وہابیت کے پہلے آنکھ دوختہ کر دی اور پھر دڑبہ سوختہ کیا ہو اور نوباوگان صحرائے لبہریت کی بیخ مین اولاڈ ائنامیٹ رکھا ہو بعدہ گیا سلیٹ سے اڑو ختہ کیا ہو اسکا تو افسوس ہی کیا ہو کہ ۔

دل کے پھپھولے جل اوٹھے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

انھین کلھم فی النار سناؤ اور آپ اپنی خیر مناؤ فتنۂ جہالت کی چکنا چوری سے ہوش مین آؤ اور کسیقدر خیال فرماؤ کہ جب تم سے تمہارا اوستاد چھوٹا اور پیر بھی روٹھا تو اب تم کہان کے رہے کہیئے کہ یا ہاٹ کے وا جبی جواب تو یہی ہوگا کہ نہ گھر کے نہ گھاٹ کے

كذالك العذاب ولعذاب الآخرة اكبر لو كانوا يعلمون ٭

اب یہان سے اونھین چند متفرق اشتباہات کا علٰحدہ علٰحدہ جواب سنئے جو غلام محمد اور اوسکے جداگانہ ہر ایک مؤید نے بطور خود عوام الناس کی تو کیا معمولی خواص کے اعتقاد کا ناس کرنے کو ترقیم کئے ہین اور وہ بھی نرے بزبان فارسی اُردو نہین گجراتی مین مطبوع کرا کے منتشریون کی طرح پر تقسیم کئے ہین ٭

منجملہ اون خیالات کاسدہ اور اشتباہات فاسدہ کے

پہلا شبہہ گروگھنٹال نواب بھوپال کا ہی

یہ ملاجی اپنی کتاب ریاض المرتاض وغیاض العریاض ص ۴۱ مین می نغمنایند ۔
چنانچہ نفی علم غیب ورین آیۃ (ولا اعلم الغیب) واشتال آن از خاتم انبیا فرمود ہمچنین

یعنی آن از جملہ رسل کردو گفت یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوالاعلم لنا انک انت علام الغیوب لہ انتھی ❖

امام المنکرین غلام محمد نے اسکی تقلید پلید کرکے اپنے دلائل مزعومہ پیش کردہ حکم مناظرہ بڑودہ مین جو تسوید کی ہو وہ قابل غور ولایق دید ہی جو فصل اول مین چوتھی دلیل یہ لکھی ہے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوالاعلم لنا اسکی تفسیر مین کبیر مین ہو ص۴۳۷ انہم انما قالوالاعلم لنا لانک تعلم ما اظہروا وما اضمروا ونحن لانعلم الا ما اظہروا فعلمک فیہم انفذ من علمنا اس مطلب کو مفسرنے اصح کہا ہو اور ابن عباس کی طرف منسوب کیا ہو اور اسیطرح بیضاوی مین ہو اور مدارک جلد ا ص۲۵۰ مین ہو قالوالاعلم لنا باخلاص قومنا دلیلہ انک انت علام الغیوب او بما احدثوا بعدنا دلیلہ کنت انت الرقیب علیہم اور خازن مین بھی مثل کبیر کے ہو اور تفسیر حقانی ص۹۶ مین ہو امر واقعی اور دل کی بات تو تو ہی جانتا ہو ظاہری قیل وقال کا جو ہمین علم ہو سو وہ تیرے علم کے آگے بمنزلہ لاشی کے ہو انتہی ❖

اب اس خیال خام مثل سراب کا جواب باصواب ملاحظہ ہو

مدارک التنزیل مین ہو ص۲۳۳ وعلمک مالم تکن تعلم من خفیات الامور وضمائر القلوب انتہی وعن ص۲۳۵ المسور بن مخرمہ ان اباہ مخرمۃ قال یا بنی انہ بلغنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدمت علیہ اقبیۃ فہو یقسمہا فاذہب بنا الیہ فذہبنا فوجدنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی منزلہ فقال لی یا بنی ادع لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعظمت ذلک وقلت ادعولک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بنی انہ

ليس بجار فدعوته فخرج وعليه قباء من ديباج مزرر بالذهب فقال يا مخرمة هذا
خبأناه لك فأعطاه اياه رواه البخاري في صحيحه في كتاب اللباس في باب المزرر بالذهب
٢٤٩ **وعن** حذيفة قال سألتني امي متى عهدك تعني بالنبي صلى الله عليه وسلم
فقلت ما لي به عهد منذ كذا وكذا فنالت مني فقلت لها دعيني آتي النبي صلى الله عليه وسلم
فاصلي معه المغرب واسأله ان يستغفر لي ولك فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فصليت معه
المغرب حتى صلى العشاء ثم انفتل فتبعته فسمع صوتي فقال من هذا حذيفة قلت نعم
قال ما حاجتك غفر الله لك ولأمك رواه الترمذي في جامعه في ابواب المناقب

بخاری شریف کے کتاب العلم میں جو مشہور حدیث ہے وہ کسی سے مستور نہیں اور علامات میں سے
ایک یا سواد اتقارب قد ظننا ما جاء ربک جو گذرا ہو وہ تو ناظرین کے اذہان صافیہ سے دور نہیں ہوگی

منہاج الاحباب اور جواہر العقدین میں ہے ٢٥٠ وعن حاتم الاصم قال
حدثني شقيق البلخي قال خرجت حاجا سنة تسع واربعين ومائة فنزلت القادسية
فاذا شاب حسن الوجه شديد السمرة عليه ثوب صوف مشتمل بشملة في رجله
نعلان وقد جلس منفردا عن الناس فقلت في نفسي هذا الفتى من الصوفية
يريد ان يكون كلا على الناس والله لامضين اليه ولاوبخنه فدنوت منه فلما
رآني مقبلا قال يا شقيق اجتنبوا كثيرا من الظن الاية فقلت في نفسي هذا عبد صالح
قد نطق بما في خاطري لالحقنه ولاسألنه ان يحالني فغاب عني فلما نزلنا واقصة اذا
به يصلي واعضاؤه تضطرب ودموعه تتحادر فقلت امضي اليه معتذرا فاوجز في
صلاته ثم قال يا شقيق اقرأ واني لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اهتدى فقلت
هذا من الابدال قد تكلم على سري مرتين فلما نزلنا زبالة اذا به قائم على البير وبيده

[ر]کوة یرید ان یستقی ماء فسقطت الرکوة فی البیر فرفع طرفه الی السماء وقال ۔

انت ربی اذا ظمأت الی الماء	وقوتی اذا اردت الطعاما

[ق]ال شقیق فواللہ لقد رأیت البیر قد ارتفع ماءها فاخذ الرکوة وملأها وتوضاء [و]صلی اربع رکعات ثم مال الی کثیب رمل هناك فجعل یقبض بیده ویطرحه فی الرکوة ویشرب فقلت اطعمنی فضل ما رزقك اللہ تعالی او انعم علیك فقال یا شقیق [ل]م تزل انعم اللہ تعالی علینا ظاهرة وباطنة فاحسن ظنك بربك ثم ناولنی الرکوة فشربت [م]نها فاذا سویق وسکر ما شربت واللہ الذ منه ولا اطیب ریحا فشبعت ورویت واقمت ایاما لا اشتهی طعاما ولا شرابا ثم لم اره حتی دخلت مکة فرأیته لیلة الی جانب قبة الشراب نصف اللیل یصلی بخشوع وانین وبکاء فلم یزل کذلك حتی ذهب اللیل فلما طلع الفجر جلس فی مصلاه یسبح ثم قام الی صلوة الفجر فطاف بالبیت اسبوعا وخرج فتبعته فاذا غاشیة وموالی وغلمان وهو علی خلاف ما رأیته فی الطریق قد ادبه الناس یسلمون علیه فقلت لبعضهم من هذا فقال موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی رضی اللہ عنهم اجمعین اخرجه الرامهرمزی فی کرامات الاولیاء والحافظ عبد العزیز بن الاخضر فی معالم العترة الطاهرة وابن الجوزی فی مثیر العزم الساکن الی اشرف الاماکن وصفة الصفوة انتهی ۔

علامہ شیخ عبد الرحمن صفوری شافعی رحمہ اللہ تعالی نے نزہۃ المجالس

اور شیخ حریفیش رحمہ اللہ تعالی نے روض الفائق میں تحریر کیا ہے ان امرأة دخلت [م]سجد ابی حنیفة رحمه اللہ تعالی وهو جالس بین اصحابه فاخرجت تفاحة نصفها احمر والجانب الآخر اصفر فوضعتها بین یدیه ولم تتکلم فشقها نصفین فقامت وخرجت

ولو یعرف اصحابہ مرادہا فسالوہ عن ذٰلک فقال لہم انہا تری الدم تارۃ احمر مثل احمر
جانبی التفاحۃ وتارۃ اصفر مثل الجانب الآخر انہ ما یکون حیضاً او طہر انشقت التفاحۃ
واریتہا باطنہا واردت بذلک انہا لا تطہر حتی تری البیاض مثل باطنہا انتہی ـ ر

٢٥ فی السراجیۃ ان اعرابیاً دخل علیہ فقال ابواوام بواوین فقال ابوحنیفۃ بواوین فقال
الاعرابی بارک اللہ فیک کما بارک فی لا ولا ثم ولی فتحیر اصحابہ وسالوہ عن ذالک
فقال انہ سالنی عن التشہد ابواوین کتشہد ابن مسعود ام بواو کتشہد ابی موسی الاشعری
فقلت بواوین فقال بارک اللہ فیک کما بارک فی شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ
کذا فی خزانۃ الروایات وذکرہ القہستانی فی جامع الرموز نقلاً عن المبسوط وقال فی
آخرہ وفیہ دلالۃ علی کمالہ فی مقام الولایۃ انتہی ـ وفیہ انہ لیس فی تشہد ابی
موسی الاشعری واؤ واحد ایضاً قلت لعل الاعرابی سالہ ابواو ام بواوین فلما اجاب
بواوین استغفرہ اصحابہ قال انہ سالنی عن التشہد ہل ہی التی فی اسم راویہا واؤ
واحدٌ وہو ابن مسعود ام ہی التی فی اسم راویہا واوین وہو ابو موسی الاشعری
فاجبت بواوین ای ہی التی راویہا الواقع فی اسمہ واؤ واحد ہو ابن مسعود والخلاف فی الثانی
وقع من ذلۃ اقلام الناسخین واللہ اعلم بالمخفی والمستبین ۔

امام ابوعبداللہ یافعی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ روض الریاحین فی
مناقب الصالحین کے ضمیمہ میں جس کا نام خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر
ہے حکایت ۶۹ میں، اور علامہ شیخ محمد بن یحییٰ تاذفی حنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ قلائد الجواہر
فی ترجمۃ الشیخ عبدالقادر کے شروع میں، اور شیخ نور الدین ابی الحسن علی بن
یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار

...میں تحریر فرماتے ہیں ۲۵۳ وعن ابی عبداللہ محمد بن الخضر بن عبداللہ الحسینی الموصلی قال سمعت ابی رحمہ اللہ تعالی یقول سمعت قاضی الموصل رحمہ اللہ تعالی یقول کنت سیٔ الظن بقضیب البان علی کثرۃ ما بلغنی من کراماتہ ومکاشفاتہ و لقد عزمت ان اکلم السلطان فی اخراجہ من الموصل وما اطلع علی ذلک منی سوی اللہ تعالی فبینما انا فی بعض ازقۃ الموصل اذ رایت قضیب البان مقبلا من صدر الزقاق علی هیئتہ المعروف ولم یکن فی ذلک الوقت فی ذلک الزقاق احد غیری وغیرہ قلت فی نفسی لو کان معی احد لامرتہ بامساکہ فمشی خطوۃ واذا هو علی هیئۃ کردی بصورۃ غیر صورتہ الاولی ثم مشی خطوۃ واذا هو علی هیئۃ بدوی بصورۃ غیر الصورتین الاولیین ثم مشی خطوۃ فاذا هو علی هیئۃ فقیہ بصورۃ غیر الصور المتقدمۃ وقال لی یا قاضی هذہ اربع صور رایتهن فمن هو قضیب البان منهن حتی تتکلم السلطان فی اخراجہ فلم اتمالک ان اکب علی یدیہ اقبلهما واستغفرت اللہ العظیم انتهی۔

علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالی اپنے فتاوی الحدیثیہ کے ص ۲۲۸ میں تحریر فرماتے ہیں ۲۵۴ وفی رسالۃ القشیریہ وعوارف السهروردیہ وغیرهما من کتب القوم وغیرهم ما لا یحصی من القضایا التی فیها اخبار الاولیاء بالمغیبات الخ کقول سائل المتحضر للانکار علیہ واعلموا ان اللہ یعلم ما فی انفسکم فاحذروہ فتاب بباطنہ فقال وهو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفوا عن السیئات ویعلم ما یفعلون الخ وامثال ذالک من الاولیاء لا تحصی ویکفی دلیلا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور الایمان الخ وسئل بعضهم عن الفراسۃ فقال ارواح تتقلب فی الملکوت فتشرف علی معانی الغیوب فتنطق عن اسرار الخلق نطق مشاهدۃ وعیان لا نطق

ظنّ وحسبان انتهی*

پھر اس تمام سے قطع نظر کرکے گذشتہ علامت ٢٢٨ اور علامت ٢٢٩ کیون نہ دیکھین جسمین امام المنکرین کے مافی الضمیر پر ولی کامل زمانہ کے قطب محمد صاحب کے نائب حاجی امداد اللہ صاحب دوبارہ قابو پاگئے اور بیان مافی الضمیر کردیا یہ کتاب دنیا سے مفقود اور صدود گجرات سے نابود ہوئی نہین ہو بلکہ اسی سال مین گجراتی سے انگریزی مین ترجمہ کیگئی اور اسی سال مین مقلب القلوب کے قدرت کا تماشا کیجئے کہ اس قلب آسی کو محبت نبوی سے کیسا برگشتہ اور قاسی کردیا فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ خود نے حج کیا زیارت کی اتنا ہی نہین حاجی جی بیت کی صحبت مین رہے کرامتین دیکھین تجربہ ہوئے وہ گجراتی انگریزی میں تحریر ہوکر اشاعت پائے یہ سب کچھ ہوا مگر آپ بدولت سب وہی جو تھے۔ چون بنا یہ ہنوز والا شر پڑھنا ضرور نہین مگر صاحب کے کلام کو نقل کرنے سے ہاتھ کھینچنا کتمان حق سے دور نہین ہو لہذا بناچاری اوسے نقل کرے دیتا ہون۔

قرب نیکان را نمی باشد سرایت در بدان	از شکر شیرین نگردد دانہ بادام تلخ
گر ندارد ماتم ایمان این تیرہ دلان	از چہ دارد جامۂ خود کعبۂ اسلام تلخ

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب*

٢٥٣ اور کی آیۃ مین لا علم لنا فرمانے کی وجہ حاشیہ جمل جلد ٢٢٩ میں یہ لکھی ہو الاول انه ليس لنفي العلم بل كناية عن اظهار التشكي والالتجاء الى الله تعالى بتفويض الامر كله اليه الثانی انه لنفي العلم في اول الامر لانه هولهم من الخوف ثم يجيبون في ثاني الحال بعد رجوع العقل وهو شهادتهم على الامم فلا يكون قولهم لا علم لنا منافيا لما اثبته الله تعالى لهم من الشهادة على اممهم لهم شهاب انتهى۔ اور روح البیان کی جلد ٢ ٢١٣

یروی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان ھذا الجواب انما یکون فی بعض مواطن القیامۃ وذلک عند زفرۃ جہنم وجثو الامم علی الرکب لا یبقی ملک مقرب ولا نبی مرسل الا قال نفسی نفسی فعند ذلک تطیر القلوب من اماکنہا فیقول الرسل من شدۃ ھول المسئلۃ وھول الموطن لا علم لنا انک انت علام الغیوب وترجع الیہم عقولہم فیشہدون علی قومہم انہم بلغوا ھم الرسالۃ وان قومہم کیف ردوا علیہم فان قیل کیف یصح ذہول العقل مع قولہ تعالیٰ لا یحزنہم الفزع الاکبر قیل ان الفزع الاکبر دخول جہنم انتہی ؎

پھر انک لا تدری ما احدثوا بعدک یا انک لا علم لک بما احدثوا بعدک یہ جو کہا جاویگا وہ بھی بعض حالات واوقات پر محمول ہو اس سے عدم علمیت کا استدلال بوالہوسی اور خیال خام نہیں تو کیا ہے اور فرض بھی کریں کہ انکے اعمال آنحضرت پر حسب ارشاد علامہ عینی عرض نہیں ہوتے تاہم ان تمام کے اعمال لوح محفوظ میں مرقوم ہونا تو منکرین بھی مانے بغیر رہ نہیں سکتے اور لوح محفوظ کا مکتوب آپکے علم کا محاط ہونے کی دلائل گذر چکے ہیں حاجت اعادہ نہیں ہے ہر انکے اعمال اوس لوح میں مرقوم ہونے کے دلائل تو وہ بھی کسیقدر باتقدم میں ہم لکھ آئے ہیں علاوہ برآں یہ ہیں جو ابو المنتہی شرح فقہ اکبر کے صـ۱۲ میں تحریر فرماتے ہیں ولا یکون فی الدنیا ولا فی الآخرۃ شیء من الجواہر والاعراض الا بمشیئتہ وعلمہ وقضائہ وقدرہ وکتبہ فی اللوح المحفوظ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب قال ما اکتب یا رب فقال اللہ تعالیٰ اکتب ما ھو کائن الی یوم القیامۃ الخ ولکن کتبہ بالوصف لا بالحکم یعنی کتب فی اللوح المحفوظ کل شیء باوصافہ من الحسن والقبح والطول والعرض والصغر والکبر والقلۃ والکثرۃ والخفۃ والثقلۃ

والحرارة والبرودة والرطوبة واليبوسة والطاعة والمعصية والارادة والقدرة والکسب وغیر ذلک من الاوصاف والاحوال والاخلاق انتھی۔ علی قاری شرح فقہ اکبر میں اس متن کی شرح میں کہ قال الامام اعظم رحمہ اللہ تعالی فی کتاب الوصیۃ نقر بان اللہ تعالی امر القلم بان یکتب وفی نسخۃ بان اکتب فقال القلم ماذا اکتب یارب فقال اللہ تعالی اکتب ما ھو کائن الی یوم القیامۃ لقولہ تعالی وکل شئ فعلوہ فی الزبر وکل صغیر وکبیر مستطر انتھی۔ تحریر فرماتے ہیں یعنی الحدیث مقتبس من القرآن لانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی معرض التبیان انتھی۔ علی قاری کے اس قول الحدیث مقتبس من القرآن میں اشارہ ہے طرف بطلان اوس مضمون کے جو شوکانی نے فوائد مجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ کے ص۲۱ میں اس حدیث کی نسبت لکھا ہے قال ابن عدی باطل منکر آفتہ محمد بن وھب الدمشقی وقال فی المیزان صدق ابن عدی فی ان ھذا الحدیث باطل انتھی یعنی جب حدیث مقتبس من القرآن ہے تو پھر اوسمیں کلام کی کوئی وجہ نہیں ہے حاصل انکے اعمال لوح میں مکتوب ہیں اور اوس لوح پر آپ کا علم حاوی ہونے کے ساتھ بھی جو انک لاتدری یا انک لاتعلم کہا جائیگا اوسکی وجہ وہی ہے جو آیۃ لاعلم لنا کی توجیہ میں بیان ہوئی ہے پس جیسا ماذا اجبتم کے جواب میں بصیغۂ ماضی لم نعلم کہکر لاعلم لنا بہ نسبت حال کے کہینگے ویسا ہی انک لادریت اولم تدر یا ما علمت اولم تعلم بالنسبۃ الی ما مضی کہا نہیں جائیگا بلکہ لاتدری یا لاتعلم ای فی الحال کہا جائیگا جسمیں اشارہ ہماری توجیہ کی صحت کی طرف ہے ولکن الدیوبندیون فضلا عن النادویین قوم یجھلون۔

دوسرا شبہہ علم قیامت مین ہے

امام المنکرین وغیرہ اپنے دلائل مزعومہ مین اس علم کی نفی چند کتب کا حوالہ دیکر بزعم خود لا علمی ثابت کر چکے ہین لیکن نظر بر قاعدۂ تقدیم مثبت بر نافی زیادہ علمہ تلقی بالقبول ان حضرات علما کی چاہیے جنھون نے اس علم کا حصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ثابت کیا ہو اقوال انکے ماسبق مین گذر چکے ہین تازگی نظر کیلئے علاوہ بر ان ہم یہان شرح مقاصد جلد ۲ ص ۲۰۵ سطر ۱۵ کے تمسک فلا یظہر علی غیبہ احدا الآیۃ کے جواب مین ہے ان الغیب ھھنا لیس علی العموم بل مطلق او معین ھو وقت وقوع القیامۃ بقرینۃ السیاق ولا یبعد ان یطلع علیہ بعض الرسل من الملئکۃ والبشر انتہی اور صاحب کتاب الابریز مین اپنے شیخ عبد العزیز سے نقل فرماتے ہین قال ۲۶۰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعند فراغ الارواح التی لم تخرج الی الدنیا و استکمالہا الخروج الیہا لا تبقی روح الا وخرجت تقوم القیامۃ قلت فیلزم ان یعلم ارباب ھذا الکشف بالساعۃ ومتی تقوم وقد قال اللہ تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث الآیۃ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس لا یعلمہن الا اللہ تعالیٰ قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ انما قال ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم لامر ظہر لہ فی الوقت والا فہو صلی اللہ علیہ وسلم لا یخفی علیہ شیء من الخمس المذکورۃ فی الآیۃ الشریفۃ وکیف یخفی علیہ ذلک والاقطاب السبعۃ من امۃ الشریفۃ یعلمونہا وھم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف بسید الاولین والآخرین الذی ھو سبب کل شیء ومنہ کل شیء انتہی ۔

تیسرا شبہہ علم روح پر ہے

امام المنکرین غلام محمد نے دلائل پیش کردہ حکم مناظرہ بروده میں عدم علم روح کی دلیل یہ لکھی ہے ویسئلونك عن الروح قل الروح من امر ربی اسکی تفسیر مدارک میں ہے ای من امر یعلمه ربی والجمهور علی انه الروح الذی فی الحیوان سالوه عن حقیقته فاخبر انه من امر الله ای مما استاثر الله بعلمه وعن ابی هریرة لقد قبض النبی صلی الله علیه وسلم وما یعلم الروح اور پھر وما اوتیتم من العلم الا قلیلا کی تفسیر میں ہے الخطاب عام فقد روی ان النبی صلی الله علیه وسلم لما قال لهم نحن مختصون بهذه الخطاب ام انت معنا فیه قال بل نحن وانتم لم نوتت من العلم الا قلیلا اور خازن میں ہے والقول الاصح هو ان الله عز وجل استاثر بعلم الروح " ۵ باب قول الله تعالیٰ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا عینی بخاری ۶۰۹ میں ہے واراد بایراد هذا الباب المترجم بهذه الآیة التنبیه علی ان من الاشیاء مالم یطلع الله علیها نبیا ولا غیره پھر وما اوتیتم کی شرح میں ہے الخطاب عام وروی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما قال لهم ذلك قالوا نحن مختصون بهذه الخطاب ام انت معنا فیه فقال بل نحن وانتم لم نوتت من العلم الا قلیلا فقالوا ما اعجب شانك ساعة تقول ومن یوت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا وساعة تقول هذا فنزلت ولو ان ما فی الارض من شجرة اقلام والبحر یمده من بعده سبعة ابحر ما نفدت کلمات الله انتهی بحروفه ۔

حاصل تو ان عبارات کا صرف اتنا ہی ہے کہ ان علماء کے نزدیک آپ کو روح کا علم نہ تھا پھر یہ ہمیں مضر اور مستدل کو مفید نہیں ہے نہایت اسکے سوا اور کیا کہ مختلف فیہ ہے **جلال الدین سیوطی** رحمہ اللہ **شرح الصدور** کے ۱۲۶ میں تحریر فرماتے ہیں لقد قبض النبی صلی الله علیه وسلم وما یعلم الروح وقال طائفة بل علمها وهو نظیر الخلاف فی الساعة انتهی اور اوپر واضح طور پر گذر چکا ہے کہ اثبات و نفی کے اختلاف میں نفی پر اثبات مقدم ہوا کرتا ہے مولانا

کرامت علی دہلوی نے سیرۃ الاحمدیہ میں فرمایا ہے[۲۶۲] وانہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلع
علی الروح فیما قال بعضہم انتہی۔ علامہ ابراہیم بیجوری کا قول گذر چکا ہے جو تحفۃ المرید
شرح جوہرۃ التوحید ص۸۰ میں فرماتے ہیں[۲۶۳] ولم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من
الدنیا حتی اطلعہ علی جمیع ما ابہمہ عنہ من الروح وغیرہا انتہی۔ امام حجۃ الاسلام
غزالی رحمہ اللہ اپنی کتاب مضنون صغیر کے ص۳ میں تحریر فرماتے ہیں[۲۶۴] ھذا السوال عن
سر الروح الذی لم یؤذن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کشفہ لمن لیس اھلا
لہ انتہی۔ امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ تعالی شفاء السقام ص۱۵۱ میں تحریر فرماتے ہیں و
من الناس[۲۶۵] من توقف فیہ واسلم وحمل علی ذلک قولہ تعالی قل الروح من امر ربی
وانہ لم یأمر ان یبینہ لھم انتہی۔ محقق دہلوی مدارج النبوۃ جلد ۲ ص— میں تحریر فرماتے
ہیں[۲۶۶] چگونہ جرأت کند مومن عارف کہ نفی علم بحقیقت روح از سید المرسلین وامام العارفین
صلی اللہ علیہ وسلم کند وداوہ است او را حق سبحانہ وتعالی علم ذات وصفات خود وفتح کردہ بروے
فتح مبین از علوم اولین وآخرین روح انسانی چہ باشد کہ در جنب جامعیت وی قطرہ ایست از
دریا وذرہ ایست از بیدا انتہی۔ اتنی تلاش کتب تو بد دینوں کو نصیب کہاں سے ہو مگر تعجب
تو یہ کہ امام المنکرین نے عمدۃ القاری کے ص۹۱ پر سے عینی نے جو بخاری کا مقصد بیان کیا وہ
نقل کر دیا اور خود عینی کا کیا مسلک ہے اس سے چشم پوشی اور کتمان حق کیا حالانکہ اوسی ص۲۰۹
کے بعد ص۹۱ پر خود فرماتے ہیں[۲۶۷] وقد ذکر الاختلاف فی الروح بین الحکماء والعلماء المتقدمین
قدیما وحدیثا واطلقوا عنۃ النظر فی شرحہ وخاضوا فی غمرات ماہیتہ فالاکثر ھم
تاھوا فی التیہ فالاکثرون منہم علی ان اللہ تعالی ابہم علم الروح علی الخلق واستاثرہ
لنفسہ حتی قالوا ان النبی علیہ الصلوۃ والسلام لم یکن عالما بہ قلت جل منصب

النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو حبیب اللہ وسید خلقہ ان یکون غیر عالم بالروح کیف وقد من اللہ تعالی علیہ بقولہ وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما وقد قال اکثر العلماء لیس فی الآیۃ دلیل علی ان الروح لایعلم ولا علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یعلمہا۔ قریب میں مذکور میں یہی امام **تقی الدین سبکی** جنکی نسبت حموی **شرح اشباہ** کے ص۱۱۱ میں تحریر فرماتے ہیں عدم التعویل[268] ان کان مجردکونہ کلام السبکی فہو کلام من جہل مقام السبکی فانہ اشتہر حالہ بین الائمۃ وبلغ رتبۃ الاجتہاد انتہی اوسی **شفاء السقام** میں بیان فرماتے ہیں والقائلون[269] بہذہ الاقوال الثلثۃ یقولون ان قولہ تعالی قل الروح من امر ربی جواب فان المربوب ھو الشرع والکتاب الذی جاء بہ فمن دخل فی الشرع وتفقہ فی الکتاب والسنۃ عرف الروح فکان معنی الکلام ادخلوا فی دین اللہ تعرفوا ما سألتم عنہ انتہی۔ امام **غزالی** رحمہ اللہ تعالی **احیاء العلوم** میں تحریر فرماتے ہیں ولا تظن[270] ان ذلک لم یکن مکشوفا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان من لم یعرف الروح فکانہ لم یعرف نفسہ ومن لم یعرف نفسہ فکیف یعرف اللہ سبحانہ ولا یبعد ان یکون ذلک مکشوفا لبعض الاولیاء والعلماء انتہی۔ ان معتبرین کے اقوال سے ثابت ہے کہ آپ کو علم روح ہے اور آپ کی امت کے اولیا اور علماء پر بھی اوسکے معرفت کا باب مفتوح ہے باقی اس بحث کو تفسیر کبیر میں ملاحظہ فرماویں فقط

چوتھا شبہ علم حروف مقطعات پر ہے

امام المنکرین کے اسی پیش کردہ دلائل مزعومہ میں جو ص۳ قرآن شریف میں مالا یفہم ہو یا نہیں اسمیں حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ قرآن شریف میں مالا یفہم ہو وھو مذہب السلف

کشاف مسلم الثبوت ص١٥٢ اور بحر الدلائل اوسکے لکھے ہین لنا الوقف علی الا اللہ والراسخون
فی العلم استیناف وغیر ذلك اور تفسیر حقانی مین ہو جلد ثانی ص١٣ اور امام ابو حنیفہ وغیرہ علمار
کہتے ہین کہ الا اللہ پر کلام تمام ہوگیا اور یہان وقف لازم ہو اور والراسخون جدا کلام ہو عطف
کیلئے نہین ہو بلکہ ابتدائے کلام کیلئے ہو اس تقدیر پر یہ معنے ہونگے متشابہات سے جو کچھ مراد ہو
اوسکو بجز خدا کے اور کوئی نہین جانتا اور یہی ٹھیک ہے ۔ شیخ زادہ جلد اول ص٩٦ مین ہو
تفسیر القرآن علی اربعة اوجه تفسیر لا یسع احد جهله وتفسیر تعرفه العرب بالسنتها و
تفسیر یعلمه الفقهاء وتفسیر لا یعلمه الا الله چنانچہ یہ عبارت تفسیر اتقان مین بھی مرقوم
ہے انتہی ۞

اقول اس علم کی نفی مین صاحب موصوف کا علمی سرمایہ اتنا ہی جمع تھا جسے بے محل اور
غیر موقع صرف کر چکے اب اسکا جواب باصواب سنیے داخل ثواب ہو کر مستطاب بنیے قرآن مجید مین
ما لا یفہم کا ہونا بالنسبة الی الجمیع سوی اللہ تعالی کہنا مذہب حنفیہ کا نہین مشرب حشویہ کا ہو عارف ربانی
امام شعرانی **الیواقیت والجواہر** کے ص٩ مین ارشاد فرماتے ہین فان قلت اذا کان
القرآن کله عربیا فلم لا یفهم العرب منه معانی الحروف التی هی اوائل السور المرموزة کالم
والمص ونحو ذلك فانه بلسانهم فالجواب انما لم یکن جمیع العرب تفهم هذه الحروف لیبقی
لهم الایمان بها ولم یفهموا الخ فلذلك جعل الله تعالی فهمها خاصا باهل الکشف
ولا یقال ان اهل الکشف لا یعرفونها ایضا لانا نقول انه لابد من ان یعلمها رسول الله
صلی الله علیه وسلم ومن شاء الله تعالی والا فلو لم یصح لاهل الکشف علمها لکانت
حشوا ولا یجوز ورود ما لا معنی له فی الکتاب والسنة کما علیه الجمهور من علماء الاصول
خلافا للحشویة باسکان الشین المعجمة ماخوذ من قولهم ان فی القرآن حشوا انتهی

مولانا شیخ احمد نور الانوار شرح منار کے صٓ میں تحریر فرماتے ہیں [۲۲۲] واما المتشابہ
فهو اسم لما انقطع رجاء معرفة المراد منه ولا يرجى بدوه اصلا فهو فى غاية الخفاء
بمنزلة المحكم فى غاية الظهور فصار كرجل مفقود من بلدة انقطع اثره وانقضى اقرانه
وجيرانه وحكمه اعتقاد الحقية قبل الاصابة اى اعتقاد ان المراد به حق وان هذا
قبل يوم القيامة واما بعد القيامة فيصير مكشوفا لكل احد ان شاء الله تعالى
وهذا فى حق الامة واما فى حق النبي عليه السلام فكان معلوما والا تبطل فائدة
التخاطب بالمهمل كالتكلم بالزنجي مع العربي وهذا عندنا انتهى۔ ایسے نور کے شامل
سے حافظ ابن الحافظ تو دوامًا معذور رہا کرتا ہے پھر مطلب سوجھے نہیں تو چنداں شکایت نہیں
ہوا مارہات کا پورا حق تو مسلم الثبوت کا مطلب بیان کرنے میں ادا کیا ہو وہ لائق تحسین اور
قابل آفرین ہے۔

مولانا بحر العلوم فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت صٓ ۳۲۰ پر فرماتے ہیں۔
[۲۲۳] (مسئلة فيه ما لا يفهم) لاحد واستأثر الله بعلمه والامامان فخر الاسلام وشمس الائمة
خصصا المسئلة بما عدا رسول الله صلى الله عليه وعلى آله واصحابه وسلم وهو الاليق
والاصوب كيف والخطاب بما لا يفهم المخاطب لا يليق بجنابه تعالى وهو مذهب السلف
فان حظ الزائغين ابتغاء التاويل وابتغاء الفتنة فيكون حظ الراسخين عدم الابتغاء
لا عدم العلم فيجوز ان يكون الراسخون داخلين تحت الاستثناء مع كونهم عدلا عم
فيكون المعنى والله اعلم ان الزائغين يبتغون الفتنة ويبتغون تاويله مع ان التاويل
لا يعلمه الا الله والراسخون فى العلم فليس علم التاويل الا حظ الراسخين لا يبتغون الفتنة
بل يوصفون بالكل الخ ثم انه قد نقل عن الاولياء الكرام واصحاب الكرامات انهم

يعلمون تاويل المتشابهات عند رياضاتهم الشديدة والمجاهدة القوية وخلعهم ابدانهم وانخراطهم فى اعلى عليين فانه يفاض عليهم عند هذا الحال علوم وهيبة من غير قصد وطلب وكسب مالاعين رأت ولا اذن سمعت فعند طلوع شمس هذا اليقين لايغنى الظنون المذكورة من الحق شيئا فالحق ماذكرنا من تاويل الآية والسلف انما اولوا بعدم مفهومية المتشابهات عدم المفهومية بالكسب والنظر انتهى ۔

امام عارف ربانی مجدد الف ثانی مکتوبات کی جلد دوم میں فرماتے ہیں متشابہات قرآنی نیز از ظاہر مصروف اند و بر تاویل محمول قال الله تعالیٰ و ما یعلم تاویله الا الله یعنی تاویل آن متشابه را ہیچ کس نمیداند مگر خدائے عزوجل پس معلوم شد که متشابه نزد خدائے جل علیٰ نیز محمول بر تاویل است و از ظاہر مصروف و علمائے راسخین را نیز از علم تاویل علیحی عطا می فرمایند چنانچه بر علم غیب که مخصوص باوست سبحانه خلص رسل را اطلاع می بخشند آن تاویل را خیال نکنی که در رنگ تاویل بداست بقدرت و تاویل وجه بذات حاشا و کلا آن تاویل از اسرار است که باخص خواص علم آن عطا می فرماید انتہی ۔ زیادہ تفصیل کی آرزو باقی ہو تو شیخ محمد ہاشم بدخشی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زبدۃ المقامات ص ۱۸۱ طابع نولکشوری جسمیں حضرت مجدد رحمہ اللہ کے ملفوظات وغیرہ نقل ہیں دیکھ بحال کر تشفی خاطر حاصل کریئے اور بادین ہمہ علامت ص ۲۳ سے غفلت نہ کیجیے اس تمام سے بوضاحت دریافت ہو گیا کہ کاملین کو بھی وقوف اسرار مقطعات پر ہو پھر سید الکائنات علیہ الصلوۃ کی تو بات ہی کیا ہو ولکن الناد یعرف تو مخصمون ۔

پانچواں شبہ آیہ لوکنت اعلم الغیب پر ہے

امام المنکرین غلام محمد نے اپنے دلائل مزعومہ پیش کردہ حکم مناظرہ بڑودہ مین تحریر کیا ہے قولہ تعالی لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء بعد ازین چند عبارات تفسیر خازن مدارک ابوسعود بیضاوی تفسیر رحمانی تفسیر حقانی کی بزعم خود مفید اپنے مدعا کے نقل کرین جسکی نسبت بہت کچھ کہا جا سکتا ہو اما تطویل مل مانع لہٰذا صرف عبارات کتب کے نقل پر مکتفی ہوتا ہون ؛

علامہ ابن خازن اپنی اسی تفسیر لباب التاویل کی جلد ۲ ص۱۵۹ پر غلام محمد کی نقل کردہ عبارت کے ساتھ ہی تحریر فرماتے ہین فان قلت قد اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المغیبات وقد جاءت احادیث فی الصحیح بذلک وھو من اعظم معجزاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فکیف الجمع بینہ وبین قولہ تعالی لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر قلت یحتمل ان یکون قالہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سبیل التواضع والادب والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ تعالی ویقدرہ لی ویحتمل ان یکون قالہ قبل ان یطلعہ اللہ تعالی علی الغیب فلما اطلعہ اللہ عزوجل اخبر کما قال عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول الآیۃ او یکون خرج ھذا الکلام مخرج الجواب عن سوالھم ثم بعد ذلک اظہرہ اللہ تعالی علی اشیاء من المغیبات فاخبر عنہا لیکون ذلک معجزۃ ودلالۃ علی صحۃ نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی۔

حاشیہ جمل مین بجنسہٖ یہی عبارت منقول ہو مشتاق اوسکا ملاحظہ کر سکتا ہو ؛

امام نووی کتاب المنثورات وعیون مسائل المہمات مین تحریر فرماتے ہین مسئلہ ما معنی قولہ تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعلم ما فی غد الا اللہ واشباہ ھذا من

القرآن والحدیث مع انہ وقع علم ما فی غد فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکرامات
الاولیاء الجواب لا یعلم ذلک استقلالا و علم احاطۃ بکل المعلومات الا اللہ واما المعجزات
والکرامات فحصلت باعلام اللہ تعالی للانبیاء والاولیاء ولا استقلال لہم انتہی
تفسیر نیشاپوری میں ہے ولا اعلم الغیب[۲۷۷] قال فی الکشاف محلہ النصب عطفا علی محل
قولہ عندی خزائن اللہ لانہ من جملۃ القول ای لا اقول لکم ذاک ولا ھذا قلت و
یحتمل ان یکون عطفا علی لا اقول ای قل لا اعلم الغیب فیکون فیہ دلالۃ علی ان الغیب
بالاستقلال لا یعلمہ الا اللہ الخ انتہی ؛

قاضی عیاض شفا شریف میں تحریر فرماتے ہیں ومن[۲۷۸] ذلک ما اطلع علیہ
من الغیوب وما یکون بعد والاحادیث فی ھذا الباب بحر لا یدرک قعرہ ولا ینزف
غمرہ وھذہ المعجزۃ منجملۃ معجزاتہ المعلومۃ علی القطع الواصل الینا خبرہ علی التواتر
لکثرۃ رواتھا واتفاق معانیھا علی الاطلاع علی الغیب انتہی۔ علامہ شہاب
خفاجی اسکی شرح نسیم الریاض میں ارشاد فرماتے ہیں وھذا[۲۷۹] لا ینافی الآیات الدالۃ
علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ وقولہ لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر فان
المنفی علمہ من غیر واسطۃ واما اطلاعہ علیہ باعلام اللہ تعالی فامر متحقق قال اللہ
تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول انتہی۔ امام
زرقانی شرح مواہب قسطلانی کی جلد ۷ ص[۲۸۰] میں تحریر فرماتے ہیں وقد تواترت
الاخبار واتفقت معانیھا علی اطلاعہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الغیب کما قال الشفا
ولا ینافی الآیات الدالۃ علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ وقولہ لو کنت اعلم الغیب
لاستکثرت من الخیر لان المنفی علمہ من غیر واسطۃ کما افادہ المتن واما اطلاعہ

علیہ باعلام اللہ تعالیٰ فیتحقق لقولہ الا من ارتضی من رسول انتہی ؛

علامہ شیخ ابراہیم بیجوری تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید ص۸۹ میں لکھتے [۲۸۱]
ہیں ولم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ اللہ تعالیٰ علی جمیع
ما ابہم عنہ من الروح وغیرہ مما یمکن علم البشر بہ لا علی جمیع معلوماتہ تعالیٰ
والا لزم مساوات الحادث للقدیم وما خالف ذلک نحو لا اعلم الغیب محمول علی انہ
کان قبل ان یکشف لہ عن ذلک انتہی ۔ فقیہ جلیل شیخ محمود بن اسماعیل
جامع الفصولین جلد ۲ ص۳۰۲ میں تحریر فرماتے ہیں فان قیل یشکل بانہ روی عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ وفی حفر الخندق اخبر بفتح کسری وقیصر
فوقع کما اخبر وامثالہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرۃ لا تنکر وعن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ امر یا ساریۃ الجبل مشہور وکذا فی کتب الثقات فہو یجاب بانہ یمکن
التوفیق بان المنفی ہو العلم بالاستقلال لا العلم بالاعلام الخ اذ لا منافات بینہ
وبین الآیۃ لما مر من التوفیق انتہی ۔ پھر غلام محمد نے وما یعلم جنود ربک الا ہو
اور اوسکی تفسیر جو تحریر کی ہے یہ بھی اوسی علم استقلالی پر محمول ہے کہ بدون اعلام کے وہ کسی کو
معلوم نہیں ہیں الا بانی کریم رحیم وعلیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو باعلام اللہ الحکیم معلوم ہے نا بعید
نہیں ہے علامت ۹۱ میں مرفوع حدیث گذری ہے جسمیں صاف فرمایا ہے [۲۸۲] کہ اوتیت مفاتیح
کل شئی غیر الخمس اور جنود رب غیر خمس ہے یہ ابین من الامس واظہر من الشمس ہے
ولکن النادریون قوم لا یفقہون ؛

چھٹا شبہ حدیث ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے ناشی ہے

امام المنکرین غلام محمد کے رسالہ ازالۃ الریب کے ص پر عبد الحق کے رسالہ کا ذکر ہو عبد الحق قاضی رحمۃ اللہ کا نور چشم ہو قاضی نے رسالہ اسکے نام سے لکھا اور اوسکی ابتدائی تقریر سے صاف متبادر کہ قاضی رسالہ اپنے نام سے مشتہر کرنے کو ناتوان تھے مین صرف زر کثیر ضرور جسکی بہت بڑی تحریکات کریا نامال والی امانت گئینین بھی ناکفایت اس رسالہ کے ص پر ہو وعن مسروق قال قلت لعائشۃ رضی اللہ عنہا یا امتاہ ھل رأى محمد صلی اللہ علیہ وسلم ربہ فقالت لقد قف شعری مما قلت این انت من ثلث من حدثکھن فقد کذب من حدثک ان محمدا رأى ربہ فقد کذب ثم قرأت لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب ومن حدثک انہ یعلم ما فی غد فقد کذب ثم قرأت وما تدری نفس ماذا تکسب غدا ومن حدثک انہ کتم فقد کذب ثم قرأت یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الآیۃ رواہ البخاری ومسلم ونسائی والترمذی انتھی ✦

اقول مشکاۃ المصابیح باب الرؤیۃ کی تیسری فصل مین اسی حدیث کے بول یہ ہین [٢٨٤] وعن مسروق قال قالت عائشۃ من اخبرک ان محمدا رأى ربہ او کتم شیئا مما امر بہ او یعلم الخمس التی قال اللہ تعالى ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث فقد اعظم الفریۃ رواہ الترمذی ✦

والجواب اما عن قولہا من حدثک ان محمدا رأى ربہ فقد کذب ثم قرأت لا تدرکہ الابصار الآیۃ فما قال الدمیری رحمہ اللہ تعالى [٢٨٥] واما استدلال عائشۃ رضی اللہ تعالى عنہا علی عدم الرؤیۃ بقولہ تعالى لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار ففیہ بعد انہ یقال بین الادراک والابصار فرق فیکون معنی لا تدرکہ الابصار ای لا تحیط بہ مع

انما تبصرة قاله سعيد بن المسيب وغيره وقد نفى الادراك مع وجود الرؤية فى قوله تعالى
فلما تراءى الجمعان قال اصحاب موسى انا لمدركون قال كلا اى لا يدركونكم وايضا فان
فى الابصار عموم وهو قابل للتخصيص فيختص المنع بالكافرين كما قال الله تعالى كلا
انهم عن ربهم يومئذ لمحجوبون ويكرم المؤمنين او من شاء الله منهم بالرؤية كما قال الله
تعالى وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة وبالجملة فالآية ليست نصا ولا من الظواهر
الجلية فى عدم جواز الرؤية فلا حجة فيها والله اعلم +

وقال **الشيخ الدهلوى** رحمه الله تعالى وامام نووی[۲۸۶] وابن خزیمه گفته اند که عائشه نفی
نکرده وقوع رؤیه را بحدیث مرفوع واگر با وی می بود ذکر میکرد آنرا واعتماد نکرده مگر استنباط از آیة
وبتحقیق مخالفت کرده اند او را بعضی صحابه وصحابی چون بگوید قولی را ومخالفت کند او را غیر او از صحابه
نمیشود آن قول حجت وآیت را تاویل هست وادراک اخص هست از رؤیه ولازم نمی آید از نفی آن
نفی رؤیه لو ادراک معرفت حقیقت است واین منتفی است چنانکه کسی قمر را مبیند وادراک حقیقت وکنهه
ماهیت آن نمیکند وبعضی گفته اند که ادراک احاطت ست و از عدم احاطت عدم رویت لازم نمی آید
ودر حدیث صحیح آمده لا احصی ثناء علیك انت كما اثنیت علی نفسك ولازم نمی آید از این عدم ثنا
وابن عباس وتابعان او اثبات کرده اند منقول هست از ابن عمر که گفته فرستاد بابن عباس که آیا دید محمد
علیه السلام پروردگار خود را گفت ابن عباس نعم داد خدا تعالی خلت برای ابراهیم علیه السلام وکلام برای
موسی علیه السلام ورؤیه برای محمد علیه السلام واز حسن بصری منقول هست که وی سوگند میخورد که محمد دیده است
پروردگار خود را واز انس رضی الله تعالی عنه نیز آمده که محمد دیده است پروردگار خود را وروایت کرده است ابن
خزیمه از عروه بن زبیر که اثبات وجزم کرده هست بآن کعب احبار وزهری ومعمر وجز ایشان همین است قول
اشعری ومسلم از حدیث ابی ذر آورده است که وی پرسید آنحضرت علیه السلام را از دیدن پروردگار پس گفت

هو نورانی کیف اراه یعنی وی نور است چگونه بینم او را واین معارض است بآنکه در حدیث دیگر
واقع شده است رایت نورا و از امام احمد نیز اثبات رؤیت منقول است وبوی گفته اند که قول عائشه
رضی الله تعالی عنها بچه چیز دفع کنیم گفت بقول پیغمبر صلی الله علیه وسلم که فرموده رایت ربی وقول
پیغمبر اکبر است از قول عائشه وحکایت کرده است نقاش از امام احمد گفت من میگویم بحدیث ابن
عباس راه راه چندان گفت که منقطع شد نفس وی پرسیدند مروان از ابوهریره رضی الله تعالی عنه
که آیا دید محمد علیه السلام پروردگار خود را گفت نعم ـ وجماعت از سلف بآن توقف رفته وگفته اند که
جزم نمی کنیم بهیچ جانب نه باثبات ونه بنفی وقرطبی این قول را ترجیح کرده وگفته نیست بهیچ جانب دلیل قاطع
است ونهایت آنچه استدلال کرده اند بآن هر دو طائفه ظواهر متعارضه است قابل تاویل ونیست
مسئله از عملیات که اکتفا کرده شود در آن بادلهٔ ظنیه بلکه از معتقدات است واکتفا کرده نشود در وی
مگر بقطعیات والله اعلم وقومی بر آن اند که دید بدل نه بچشم ومراد بدیدن بدل نه علم ودانستن است
که آن همیشه بر وجه اتم حاصل بود بلکه مراد آنست که حق تعالی وسبحانه خلق کرد رویت را در دل وی
چنانکه در چشم کند قیل پس دانستن بدل دیگر است ودیدن بدل دیگر وباین تطبیق میکنند در
قول عائشه وابن عباس وظاهر در آن است که اختلاف در دیدن بچشم است نه بدل ودیدن بدل باید که متفق علیه
باشد والله اعلم بحقیقة الحال والیه المرجع والمآل گفت بنده مسکین عبد الحق بن سیف الدین
ایده الله بمزید الصدق والیقین که کلام علما نظر بدلائل واخبار همچنان است که مذکور شد اما این بیمقدار
بیان میکند که معراج اتم مقامات واقصی کمالات آنحضرت بود صلی الله علیه وسلم که هیچ یکی از انبیا
را در انجا با وی شرکت نبود وهیچ بشری وملکی را گنجایش آن مقام نه پس عجب است که در آنمقام
ببرند ودر خلوت خاص درآرند وباعلی مطلب واقصی آرب که دیدار است مشرف نگردانند واتحفه
ویعنی راضی باشند اگرچه بکمال بندگی وادب وسطوت کبریائی حق برین دارد که سوال نتواند کرد

وازذوق کلام مست گشته انبساط نماید و طلب دیدار کند چنانکه موسی علیه السلام کرد اما کمال محبت ومحبوبیت که با جناب اقدس دارد کجا میگذارد که حجابی درمیان ماند این دولت بطلب بدست نمی آید میگویند که مانع دیدار موسی را طلب وسوال وانبساط شد گاهی ناخواسته میدهد و اگر خواهند خواسته هم ندهند غریب نکته است که قومی میگویند که چون موسی علیه السلام از طلب باز ماند بیهوش شد ودید آنچه لن ترانی جزای شتابی و بیتابی بود و تحقیق آنست که ناکامی موسی علیه السلام بجهت آن بود که هنوز سید المحبوبین صلی الله علیه وسلم ندیده و باین دولت نرسیده دیگری چه مجال که بطلبد و ببیند و علما خود همه متفق اند بر امکان رؤیت در دنیا بعد از امکان چه مانع باشد و خود مقام معراج در حقیقت از عالم آخرة است و هر چه در عالم آخرة دیدنی و یافتنی بود دید و یافت تا دعوت خلق بحکم عین الیقین کند چنانکه گفته اند **مصرع** از دیده بسی فرق بود تا شنیده والله اعلم (مدارج النبوة ص ۲۰۱) ❊

وقال **الکاشفی** رحمه الله تعالی و **شیخ شهاب الدین تورپشتی** میفرماید که میل من درین مسئله با ثبات است بر نفی زیرا که چون اثبات و نفی از دو صحابی یافته شود اثبات بر نفی مقدم باشد و شیخ سعید گازرونی رحمه الله در سیر خود آورده است که صحیح آنست که حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم با روح و جسد در بیداری بر آسمان برده اند و حضرت عرش را بچشم سر دید و شیخ المتکلمین وقدوة المتبحرین شیخ نظامی گنجوی قدس سره ازین معنی باین عبارة تعبیر کرده است

دید محمد نه بچشم دیگر	بلکه باین چشم سر آن چشم سر

(معارج النبوة ص ۱۹۵)

وقال **الشیخ ابراهیم اللقانی** رحمه الله تعالی۔

ومنه ان ینظر بالابصار　　لکن بلا کیف ولا انحصار

هذا والمختار دنيا ثبتت		للمؤمنين اذ بجائز علقت

قال شارحه الشيخ ابراهيم البيجوري رحمه الله تعالى قوله ومنه اى من الجائزات
عقلا عليه تعالى ان ينظر فالرؤية جائزة عقلا دنيا واخرى وواجبة شرعا فى الآخرة
وقوله ولا انحصار اى ولا انحصار للمرئى عند الرائى بحيث يحيط به لاستحالة الحدود
والنهايات عليه تعالى وغرض المصنف بذلك الجواب عن شبهة المعتزلة النقلية التى
تمسكوا بها فى قولهم باستحالة الرؤية وهى قوله تعالى لا تدركه الابصار فانه يدل على انه
لا يدرك بالبصر والادراك هو الرؤية فلا يرى بالبصر وحاصل الجواب انا لا نسلم ان الادراك
بالبصر هو مطلق الرؤية بل هو رؤية مخصوصة وهى التى تكون على وجه الاحاطة بحيث
يكون المرئى منحصرا بحدود ونهايات فالادراك المنفى فى الآية الكريمة اخص فى الرؤية
ولا يلزم من نفى الاخص نفى الاعم قوله اذ بجائز علقت لان الله تعالى علقها بامر جائز عقلا
وهو استقرار الجبل حين سأله موسى على نبينا وعليه الصلوة والسلام حيث قال رب ارنى
انظر اليك قال لن ترانى ولكن انظر الى الجبل فان استقر مكانه فسوف ترانى والاستدلال
بالآية من وجهين الاول ما اشار اليه المصنف وحاصله قياس اقترانى اشار الى صغراه
وحذف كبراه للعلم بها كالنتيجة وتقريره ان تقول رؤية البارى علقت على امر ممكن وكل
ما علق على الممكن لا يكون الا ممكنا فرؤية البارى لا تكون الا ممكنة ومنعت المعتزلة الصغرى
قائلين ان المراد فان استقر مكانه حال تحركه وهو مستحيل فالرؤية معلقة على مستحيل
فتكون مستحيلة وهو تقول لا دليل عليه وداعى يدعوا اليه كقولهم ان لن فى قوله لن ترانى
للتابيد والثانى سكت عنه المصنف وحاصله قياس استثنائى هكذا لو كانت الرؤية
ممتنعة فى الدنيا لما سألها موسى على نبينا عليه الصلوة والسلام لانه نبى يعلم ما يجب

فى حق الله تعالى وما يستحيل وما يجوز اذ لا يجوز على احد من الانبياء الجهل بشئ من احكا
الالوهية لكنه سألها موسى عليه السلام فدل على انها جائزة وقول المعتزلة سألها
لاجل جهلة قومه مردود بسياق الآية حيث قال ارنى انظر اليك صريح فى حال نفسه
قوله هذا اى افهم هذا فهو مفعول لمحذوف او هذا كما علمت فهو مبتدء خبره محذوف
او نحو ذلك هذا تخلص من بحث الى بحث آخر لان الكلام السابق كان متعلقا بجواز
رؤيته تعالى فانتقل عنه الى الاخبار بوقوعها فى الدنيا قوله وللمختار دنيا ثبتت اى وقعت
رؤيته تعالى فى الدنيا ليلة الاسراء للمختار الذي هو نبينا صلى الله عليه وسلم و
فى التعبير بالمختار مناسبة لانه اختير لهذا المقام والراجح عند اكثر العلماء انه صلى الله
عليه وسلم رأى ربه سبحانه وتعالى بعينى رأسه وهما فى محلهما خلافا لمن قال حولا
لقلبه لحديث ابن عباس وغيره وقد نفت السيدة عائشة رضى الله تعالى عنها
وقوعها له صلى الله عليه وسلم لكن قدم عليها ابن عباس لانه مثبت والقاعدة ان
المثبت مقدم على النافى حتى قال معمر بن راشد ما عائشة عندنا با علم من ابن عباس
وكان صلى الله عليه وسلم يراه تعالى فى كل مرة من مرات المراجعة ومن كلام ابن وفا انما
كان ترجيع موسى عليه السلام النبى صلى الله عليه وسلم فى شان الصلوة ليتكرر شاهد
انوار المرات وانشد يقول ـ

والسر فى قول موسى اذ يراجعه	ليجتلى النور فيه حيث يشهده
يبدو سناه على وجه الرسول فيا	لله حسن رسول اذ يردده

فالحكمة الباطنة اقتباس النور من وجهه صلى الله عليه وسلم ففى كل مرة يزداد نورا
والحكمة الظاهرة التخفيف ملخصا من (تحفة المريد شرح جوهرة التوحيد) ـ

دائما

واما استدلالها رضی الله تعالی عنها بقوله تعالی وما کان لبشر ان یکلمه الله الا وحیا او من وراء حجاب فالجواب عنه ما جاء عن جابر[٢٨٩] قال لقینی رسول الله علیه وسلم فقال یا جابر ما لی اراك منکسرا قلت استشهد ابی وترك عیالا ودینا قال افلا ابشرك بما لقی الله به اباك قلت بلی یا رسول الله قال ما کلم الله احدا قط الا من وراء حجاب و احیا اباك فکلمه کفاحا قال یا عبدی تمن علی اعطك قال یا رب تحیینی فاقتل فیك ثانیة قال الرب انه قد سبق منی انهم لا یرجعون فنزلت ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا الآیة رواه الترمذی (مشکوة المصابیح) ٭

قال الشیخ الدهلوی[٢٩٠] رحمه الله تعالی وزنده گردانید خدا تعالی پدر ترا پس سخن کرد باوی رو برو بی پرده وشهدا خود زنده اند ولیکن حق سبحانه زیاده قوت وروحانیت بروی افاضه کرد بدان مشاهده حق کرد وحجاب وستر اط حجاب درین عالم هست قیاس آن عالم برین نتوان کرد (اشعة اللمعات ترجمة المشکاة جلد ٣ ص ٣٦) ٭

ولانه هل تما مضی انفا من قوله رخود مقام معراج در حقیقت از عالم آخرة هست وهرچه در عالم آخرة دیدنی دنیا نتنی بود دید یا نه ندید بلا سیما مع انکارها المعراج بالجسد واقرارها بالروح فقط ٭

واما استدلالها علی عدم الکتمان مما امر به بقوله تعالی بلغ ما انزل الیك من ربك فالجواب عنه ان المراد بالکتمان لیس کتمان ما امر بتبلیغه بل المراد ما کان مامورا بکتمانه الا تری انها رضی الله تعالی عنها لما سالت فاطمة کما فی علاومت[١٤٩] عما سارها رسول الله صلی الله علیه وسلم اجابتها ما کنت لافشی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم سره قال القاضی رحمه الله تعالی فی[٢٩١] قوله تعالی بلغ ما انزل الیك ولعل

المراد تبليغ ما يتعلق بمصالح العباد وقصد بانزاله اطلاعهم عليه فان من الاسرار الالهية ما يحرم افشاءه (انوار التنزيل) ؛

وقال الشيخ اسماعيل الافندی[۲۹۲] رحمه الله تعالى يا ايها الرسول بلغ جميع ما انزل اليك من ربك مما يتعلق بمصالح العباد فلا يرد ان بعض الاسرار الالهية يحرم افشاءه قال ابو هريرة حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وعائين من العلم فاما احدهما فقد بثثته واما الآخر لو بثثته لقطع هذا الحلقوم والتحقيق ان ما يتعلق بالشريعة عام تبليغه وما يتعلق بالمعرفة والحقيقة خاص ولكل منهما اهل فهو كالامانة عند المبلغ يلزم دفعها الى اربابها (روح البيان جلد ۲ ص ۴۱) ؛

قال الافندی رحمه الله تعالى وفي الحديث سألني ربي ليلة المعراج فلم استطع ان اجيبه فوضع يده بين كتفي بلا تكييف ولا تحديد اي يد قدرته لانه سبحانه منزه عن الجارحة فوجدت بردها فاورثني علوم الاولين والآخرين وعلمني علوما شتى فعلم اخذ على كتمه اذ هو علم لا يقدر على حمله غيري وعلم خيرني فيه وعلم امرني بتبليغه الى الخاص والعام من امتي وهي الانس والجن والملك كما في انسان العيون (روح البيان جلد ۳ ص ۱۰۱)

وقال الشيخ الدهلوی[۲۹۳] رحمه الله تعالى حاكيا عنه عليه الصلوة والسلام پرسید از من پروردگار من چیزی پس نتوانستم که جواب گویم پس نهاد دست قدرت خود در میان دو شانه من بی تکییف و بی تحدید پس یافتم برد آن را در سینه خود پس داد مرا علم اولین و آخرین و تعلیم کرد انواع علم را علمی بود که عهد گرفت از من کتمان آن را که با هیچ کس نگویم و هیچ کس طاقت برداشت آن ندارد جز من و علمی بود که مخیر گردانید مرا در اظهار و کتمان آن و علمی بود که امر کرد مرا به تبلیغ آن بخاص و عام از امت من (مدارج النبوة)

وعن ابی هریرة[۲۹۵] قال حفظت من رسول الله صلی الله علیه وسلم وعائین فاما احدهما فبثثته فیکم واما الآخر فلو بثثته قطع هذا البلعوم یعنی مجری الطعام رواه البخاری (مشکوٰۃ المصابیح) قال الطیبی رحمه الله تعالی لعل المراد بالاول علم الاحکام والاخلاق والثانی علم الاسرار المصئون عن الاغیار المختص بالعلماء بالله من اهل العرفان انتهی۔

وقال العلامة[۲۹۶] محمد مبارک رحمه الله تعالی وروی عن الامام سید الساجدین الهمام زین العابدین رضی الله تعالی عنه انه قال ـ

یارب جوهر علم لو ابوح به	لقیل لی انت ممن یعبد الوثنا
ولاستحل رجال عارفون دمی	یرون اقبح ما یاتونه حسنا
انی لاکتم من علمی جواهره	کیلا یری الحق ذو جهل فیفتتنا
وقد تقدم فی هذا ابو حسن	الی الحسین ووصی قبله الحسنا

وقد یشیر الی هذا الباب ما ذکر فی فصل الخطاب بان للعالم ثلثة علوم علم ظاهر یبذله لاهل الظاهر وعلم باطن لایسع اظهاره الا لاهله وعلم هو سر بین العالم وبین الله تعالی لایظهره لا لاهل الظاهر ولا لاهل الباطن (منهلج الاحباب فی معرفة الآل والاصحاب)۔

امام شعرانی رحمه الله تعالی یواقیت والجواهر جلد اول میں ارشاد فرماتے ہیں ثم لو قدر[۲۹۷] ان الانکار لم یقع فی الوجود علی اهل الله تعالی وکان الناس کلهم اصحاب عقول سلیمة لم یفد قول ابی هریرة حفظت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم وعائین فاما احدهما فبثثته واما الآخر فلو بثثته لقطع من هذا البلعوم

يعني مجرى الطعام وكذلك لم يفد قول ابن عباس لواني ذكرت لكم ما اعلم من تفسير قوله
تعالى يتنزل الامر بينهن لرجمتموني او قلتم اني كافر ونقل الامام الغزالي في الاحياء
وغيره عن الامام زين العابدين بن الحسين رضي الله تعالى عنه انه كان يقول

يارب جوهر علم لو ابوح به	لقيل لي انت ممن يعبد الوثنا
ولاستحل رجال المسلمين دمي	يرون اقبح ما ياتونه حسنا

قال الغزالي والمراد بهذا العلم الذي يستحلون به دمه هو العلم اللدني الذي
هو علم الاسرار لامن يتولى من الخلفاء ومن يعزل كما قال بعضهم لان ذلك لا يستحل
علماء الشريعة دم صاحبه ولا يقولون انت ممن يعبد الوثن انتهى ٭

وقال الرومي رحمه الله تعالى في المثنوي المعنوي

عارفان كه جام حق نوشيده‌اند	رازها دانسته و پوشيده‌اند
هركرا اسرار كار آموختند	مهر كردند و دهانش دوختند
بر لبش قفل است و در دل رازها	لب خموش و دل پر از آوازها
گوش آنكس گوشد اسرار جلال	كو چو سوسن صد زبان افتاد لال
تا نگويد سر سلطان را بكس	تا نريزد قند را پيش مگس
سر غيب آن را سزد آموختن	كز گفتن لب تواند دوختن
در خور دريا نشد جز مرغ آب	فهم كن والله اعلم بالصواب

واما قولها في الخمس فقد علم بين من الامس ان المنفي علمه من غير واسطة فمعنى
قولها ان من قال انه يعلم الخمس على الدنيا ذاتيا من غير واسطة فقد عظم
الفرية وبهذا التاويل يحصل تطابق الاقاويل والا لزم تكذيبها رضي الله تعالى

عنہا فی ماورتعنہا فی علامتہ ! وفی علامتہ فاذا اقترب بحصول ھذین العلمین لا ارلالشیخین

فا المانع من علم الخمس لسید الثقلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مادام القمرین واما

روایتہا فی الصحیحین بلفظ من حدثک انہ یعلم ما فی غد فقد کذب الحدیث فقد

مر الجواب عن ھذا فی ما مضی ٭

ساتوان شبہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے قصہ افک سے ناشی ہے

امام المنکرین غلام محمد نے ازالۃ الریب مطبوعہ انتظامی کے ص ۲۳ سے لیکر ص ۲۶ تلک

اسمین من گھڑت بہت سی نکتہ چینیان کین اور عجیب وغریب چہ میگوئیان لکھین اور کوئی

دقیقہ اپنے مموی کمیٹی کی طاقت کا اٹھا نہین رکھا جسکی تائید مین گماشتہ ملا قنوجی

مولوی محمد گجراتی کتب فروش نے ہان مین ہان ملاکر استفسار کے ص ۲ کو اپنے منہ

کی روشنائی سے باین طور سیاہ کیا آ(کہتا ہو اضعف عباد اللہ الصمد خادم علماء الحرمین الشریفین والھند محمد کہ مرے کے دعوے پر قصہ افک کا جو سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پر منافقین

وبعض ضعیف الایمان نے باندھا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متحیر تھے ایک عرصہ تک یہ قصہ

اول دلیل ہے) انتہی ٭

پھر عمدۃ المخالفین مولوی عبد الحی امام آن مسجد مولفین لنصرۃ النعیم کے ص ۲۳ مین تحریر

فرماتے مین کہ وکذلک لما غم علیہ صلعم امر عائشۃ لما جاء بالافک عصبۃ ولما قال مخاطبا

ایاھا اما بعد یا عائشۃ انہ قد بلغنی عنک کذا وکذا فان کنت بریئۃ فسیبرئک اللہ تعالی

وان کنت الممت ذنبا فاستغفری اللہ وتوبی الیہ فان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ

علیہ ولا ابرأھا قبل ان ینزل علیہ الوحی ذبا للعار عن حرمتہ العفیف انتہی ۔

خرم علی بلہوری کی نصیحت المسلمین میں ہے اور کافرون نے حضرت عائشہ پر تہمت باندھی تھی حضرت کو نہایت رنج ہوا تھا جب بہت روزون کے بعد خدا نے قرآن مین فرمایا کہ عائشہ پاک ہے کافر جھوٹے ہین تب حضرت کو خبر ہوئی اگر آگے سے معلوم ہوتا تو کیون غم ہوتا الخ انتہی اہلم النکرین **غلام محمد** نے ایسے نصیحت المسلمین کا ترجمہ گجراتی مین چھاپ دیا ہے اسکے ص۳ کالم دو مین ہے

કાફરોએ. હજરત. આએશા ના ઉપર. તોહમત મુકયું હતું. તે થી હજરત. (સલ) ને. ઘણી. આવડાય પડી હતી. ઘણા દીવસો પછી. જયારે. ખુદાએ. કુરાન. માં. ફરમાવ્યું કે. આએશા (રદી) પાક છે. ત્યારે. હજરત. ને. ખબર થઈ. જો. આગલ થી જાણતે નો. સામાટે. ગમ. કરતે. તો જયારે. પેગમબરોની. આ વીતું નહ. છે. તો. વલીઓ. ની. સી. પદવી.

اس قسم کے شبہات کا اظہار ان حضرات سے موجب تعجب و حیرانی تو تب ہی تھا کہ مفروض **ملا علی قاری** کے موضوعات کبیر نظر سے نگذری ہو لیکن جب یہ موضوعات مطالعہ سے گذری اور اوسکے ص۲۱ پر یون تحریر کیا ہوا ہو ولما جری لام المؤمنین عائشۃ ما جری ورماھا اھل الافک لم یکن یعلم حقیقۃ الامر حتی جاءہ الوحی من اللہ تعالی ببرأتھا وعند ھؤلاء الغلاۃ انہ علیہ السلام کان یعلم الحال وانہ غیرھا بلا ریب واستشار الناس فی فراقھا ودعا بریرۃ فسألھا وھو یعلم الحال وقال لھا ان کنت الممت بذنب فاستغفری اللہ وھو یعلم علما یقینا انھا لم تلم بذنب ولا ریب ان الحال لھؤلاء علی ھذا الغلو

اعتقادھم انہ یکفر عنہم سئیاتھم ویدخلہم الجنۃ وکلما غلو کانوا اقرب الیہ واخص بہ فہم اعصی لناس لامرہ واشدھم مخالفۃ لسنتہ وھولاء فیہم شبہ ظاھر من النصاری غلوا علی المسیح اعظم الغلو وخالفوا شرعہ ودینہ اعظم المخالفۃ انتھی تو پھر عدم تعب سے ہی تعب ہوئے بغیر رہتا نہیں ہو۔

اب بقدر ضرورت اسکا جواب بھی ملاحظہ کیجئے **حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری شرح صحیح البخاری** جلد ۸ ص۲۹۱ میں ارشاد فرماتے ہیں وفیہ الاشارۃ الی مراتب الھجران بالکلام والملاطفۃ فاذا کان السبب محققا فیترک اصلا وان کان مظنونا فیخفف وان کان مشکوکا فیہ او محتملا فیحسن التقلیل منہ لا للعمل بما قیل بل لئلا یظن بصاحبہ عدم المبالاۃ بما قیل فی حقہ لان ذلک من خوارم المروءۃ وفیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یحکم لنفسہ الا بعد نزول الوحی لانہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یجزم فی القصۃ بشئ قبل الوحی نبہ علیہ الشیخ ابو محمد بن ابی جمرۃ نفع اللہ بہ انتھی۔

اما لم یجزم فی القصۃ بشئ قبل الوحی سے پھر بھی کچھ اختلاج صدر باقی رہ گیا ہو گا لہذا ملاحظہ ہو **مشارق الانوار** میں ہے عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ علیہ وسلم من یعذرنی من رجلٍ قد بلغنی اذاہ فی اھل بیتی فواللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا متفق علیہ جیسا یہاں آپ کا فرمودہ واللہ ما علمت ہو ویسے ہی اسامۃ کا قول ہے اھلک یا رسول اللہ ولا نعلم الا خیرا **فاضل شنوانی جمع النہایہ فی بدء الخیر والغایہ** ص۱۱ میں تحریر فرماتے ہیں انما حلف لیقوی عندہ علیہ السلام براءتھا ولا یشک انتھی۔ **امام قسطلانی کی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری**

جلد ۲ ص ۳۷۹ کتاب الشہادات میں ہے (فقال اسامۃ اھلک یا رسول اللہ ولا نعلم واللہ الا خیرا) انما حلف لیقوی عندہ علیہ الصلوۃ والسلام براءتھا ولا یشک انتھی اس سے متبادر ہوا کہ آپ کو واللہ کہنے میں مقصود حقانفی شک اور تقویۃ براءت کا اور کیوں نہ ہو ایسی ارشاد الساری جلد ۷ ص ۲۵۴ کتاب التفسیر میں ہے (قالت بریرۃ لا والذی بعثک بالحق ان رأیت امرا اغمصہ علیہا اکثر انہا جاریۃ حدیثۃ السن تنام عن عجین اھلہا فتاتی الداجن فتاکلہ) قال ابن المنیر فی الحاشیۃ ھذا من الاستثناء البدیع الذی یراد بہ المبالغۃ فی نفی العیب کقولہ۔

ولا عیب فیہم غیر ان سیوفہم ❊ بہن فلول من قراع الکتائب

فغفلتہا عن عجینہا ابعد لہا من مثل الذی رمیت بہ واقرب الی ان تکون من المحصنات الغافلات المؤمنات وتعقبہ البدر الدمامینی فقال لیس فی الحدیث صورۃ استثناء بسوی وغیرہا ونحوہما وانما فیہ ان رأیت علیہا امرا اغمصہ علیہا اکثر من انہا جاریۃ الخ لکن معنی ھذا قریب من معنی الاستثناء الخ نعم قولہا فی روایۃ ھشام بن عروۃ فیما یاتی انشاء اللہ تعالی قریبا فی ھذہ السورۃ ما علمت علیہا الا ما یعلم الصایغ علی تبر الذھب الاحمر استثناء صحیح فی نفی العیب عنہا انتھی۔ پھر اسی جلد کے ص ۲۵۵ پر روایت ہشام بن عروہ میں ہے (فقالت) ای الخادمۃ (سبحان اللہ واللہ ما علمت علیہا الا ما یعلم الصائغ علی تبر الذھب الاحمر) بالغت فی نفی العیب انتھی۔ اور اسمیں کوئی تعجب کی بات نہیں ہر ہر مسلمان پر قبل نزول آیت کے بھی ایسا ہی اعتقاد واجب تھا امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر جلد ۶ ص ۳۸۱ میں تحریر کرتے ہیں اما قولہ سبحانک ھذا بہتان عظیم ففیہ سؤالان الخ السؤال الثانی لم اوجب علیہم ان یقولوا ھذا البہتان

عظیم مع انھم ما کانوا عالمین بکونہ کذبا قطعا والجواب من وجھین الاول انھم کانوا متمکنین من العلم بکونہ بھتانا لان زوجۃ الرسول لا یجوز ان تکون فاجرۃ انتھی

اور زیادہ توضیح کے خاطر اور بھی کچھ مطالعہ کیجیے تو اطمینان کامل حاصل ہوگا۔

امام فخر رازی تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۳۰۶ میں تحریر کرتے ہیں قولہ ان الذی جاؤا بالافک عصبۃ منکم والافک ابلغ ما یکون من الکذب والافتراء وقیل ھو البھتان وھو الامر الذی لا تشعر بہ حتی یفجاءک واصلہ الافک وھو القلب لانہ قول مافوک عن وجھہ واجمع المسلمون علی ان المراد ما افک عائشۃ وانما وصف اللہ تعالیٰ ذلک الکذب بکونہ افکا لان المعروف من حال عائشۃ خلاف ذلک لوجوہ احدھا ان کونھا زوجۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم المعصوم یمنع من ذلک لان الانبیاء مبعوثون الی الکفار لیدعوھم ویستعطفوھم فوجب ان لا یکون معھم ما ینفرھم عنھم وکون الانسان بحیث تکون زوجتہ مسافحۃ من اعظم المنفرات فان قیل کیف جاز ان تکون امرأت النبی کافرۃ کامرأۃ نوح ولوط ولم یجز ان تکون فاجرۃ وایضا فلو لم یجز ذلک لکان الرسول اعرف الناس بامتناعہ ولو عرف ذلک لما ضاق قلبہ ولما سأل عائشۃ کیفیۃ الواقعۃ قلنا الجواب عن الاول ان الکفر لیس من المنفرات اما کونھا فاجرۃ فمن المنفرات والجواب عن الثانی انہ علیہ السلام کثیرا ما کان یضیق قلبہ من اقوال الکفار مع علمہ بفساد تلک الاقوال قال اللہ تعالیٰ ولقد نعلم انک یضیق صدرک بما یقولون فکان ھذا من ھذا الباب وثانیھا ان المعروف من حال عائشۃ قبل تلک الواقعۃ انما ھو الصون والبعد عن مقدمات الفجور ومن کان کذلک کان اللائق احسان

الظن بدو ثالثہا ان القائلین کانوا من المنافقین واتباعہم وقد عرف ان کلام العدو والمفتری ضرب من الھذیان فلمجموع ھذہ القرائن کان ذلک القول معلوم الفساد قبل نزول الوحی انتہی پھر لم یعزم فیہ بشئ قبل الوحی سے ناشی اختلاج کا انسداد ہوگیا ہو تو فہو المراد نہیں تو آیندہ مین انتظار کی مشقت گوارہ رہے بالفعل ایک بڑے شبہ کی طرف جو مشہور و زبان زد نزدیک و دور ہی متوجہ ہوکر اسکے قلع و قمع مین حتی الامکان سعی کرنی ضروری ہو لہذا وہ شبہ ذیل مین درج کرکے جواب کی گذارش کرتا ہون ❊

آٹھوان شبہ اسی قصہ مین کے مشورہ بر

بالخصوص یہ کہا جاتا ہی کہ جب نفس واقعہ کی چگونگی جناب سرور کو کما ینبغی او قابل اطمینان معلوم تھی پھر اس بارہ مین صحابہ سے آپ کا شورہ فرمانا خلاف علمیت اور منافی وقفیت ہی جسپر کوئی فائدہ مرتب نہین ہو ہرچند اسکا جواب اولی الالباب پر پوشیدہ نہین ہو ❊ تاہم انی جاعل فی الارض خلیفۃ اور شاورہم فی الامر ان آیات بینات کے تفاسیر مین اقوال علمار ثقات کے قابل ملاحظہ مین اور قصہ خاص مین جو مشورہ کیا گیا اوسمین تو وہ عجائب و غرائب دلیلین صحابہ نے پیش کین جسکے مطالعہ سے ہر ایک صاحب اسلام کے ایمان مین ایک گونہ خاص نضارہ و تازگی حاصل ہوئے بغیر رہیگی نہین اگر شورہ نہوتا تو یہ دلائل ہمین کہان سے سننے نصیب ہوتے جو تفسیر مدارک التنزیل وغیرہ مین تحریر فرماتے ہین روی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی تلک الایام اکثر اوقاتہ فی البیت فدخل علیہ عمر فاستشارہ فی تلک الواقعۃ فقال عمر یا رسول اللہ

انا قطع بکذب المنافقین لان الله عصمك من وقوع الذباب علی جلدك لانه یقع
علی النجاسات فیتلطخ بها فلما عصمك الله تعالی عن ذلك القدر من القذر فکیف
لا یعصمك عن صحبة من تکون متلطخة بمثل هذه الفاحشة وقال عثمان رضی الله
تعالی عنه ان الله ما اوقع ظلك علی الارض لئلا یضع انسان قدمه علی ذلك
الظل وتکون الارض نجسا فلما لم یمکن احدا من وضع القدم علی ظلك کیف
یمکن احدا من تلویث عرض زوجتك وقال علی رضی الله تعالی عنه یا رسول الله
کنا نصلی خلفك فخلعت نعلك فی اثناء الصلاة فخلعنا نعالنا فلما اتممت
الصلوة سالنا سبب الخلع فقلنا للموافقة فقلت امرنی جبرئیل باخراجها لعدم
نظافتها فلما اخبرك الله تعالی ان علی نعلك قذرا وامرك باخراجها عن رجلك
لما التصق بها من القذر فکیف لا یامرك باخراجها بتقدیر ان تکون متلطخة
بشیء من الفواحش انتهی۔ **محدث دہلوی** رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب **مدارج النبوۃ**
جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ میں تحریر فرماتے ہیں انچه مذکورست در صحیح بخاری همین ست که از علی و اسامة
پرسیده ایشان این جواب گفتند اما بعض علماء سیر تتمه عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان
رضی الله عنهما و مشاورت آنحضرت علیه السلام با ایشان و جواب دادن ایشان ذکر کرده اند و در آنجا علی هم
نیز موافق ایشان گفته اما عمر گفت یا رسول الله مگس بر اندام تو نمی نشیند بجهت آنکه مگس بر نجاسات می نشیند
می افتد و پاهای او آلوده بآن میگردد و خدای تعالی ترا از آن نگاه میدارد پس چگونه ترا از کسیکه بدین
چیزها آلوده باشد نگاه ندارد و عثمان بن عفان گفت که سایه شریف تو بر زمین نمی افتد که مبادا بر
زمین نجس افتد و حق تعالی چون صیانت سایه تو میدین شان میکند چگونه صیانت حرم محترم تو از ناشایست
نکند و علی مرتضی گفت که حق تعالی روا نداشت که نعلین ملوث در نماز در پای مبارک تو باشد و خبر

کرد تا انگشتی آزار نہ پای مبارک خود اگر این امر واقع بودی خبر کردی ترا بدان خاطر جمع دار کہ حقیقت

حال ترا خبر خواہند کرد چون آنحضرت این سخنان شنید مسجد رفت و خطبہ خواند و گفت کیست کہ

نصرت دہد مرا و انتقام کشد الخ انتہی تفسیر مدارک اور تفسیر کبیر جلد ۶ ص ۳۰۹ مین ہو وروی ان

ابا ایوب الانصاری قال لامرأتہ الا ترین مایقال قالت لوکنت بدل صفوان اکنت تظن بحرم

رسول اللہ سوء قال لا قالت ولو کنت انا بدل عائشۃ ماخنت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فعائشۃ خیر منی وصفوان خیر منک فوبخ اللہ الخائضین فی الافک لولا

اذ سمعتموہ ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسہم خیرا وقالوا ہذا افک مبین انتہی

فاضل شنوانی جمع النہایہ ص ۱۲۱ اور امام قسطلانی ارشاد الساری جلد ۴ ص ۳۸۴

مین تحریر فرماتے ہین قال الصلاح الصفدی رأیت بخط ابن خلکان ان مسلما ناظر نصرانیا

فقال لہ النصرانی فی خلال الکلام مختفیا فی خطابہ لقبیح آثامہ یا مسلم کیف کان وجہ

زوجۃ نبیکم عائشۃ فی تخلفہا عن الرکب عند نبیکم معتذرۃ بضیاع عقدہا فقال

لہ المسلم یا نصرانی کان وجہہا کوجہ بنت عمران لما اتت بعیسی تحملہ من غیر زوج

فمہما اعتقدت فی دینک من براۃ مریم اعتقدنا مثلہ فی دیننا من براءۃ عائشۃ زوج

نبینا فانقطع النصرانی ولم یحر جوابا انتہی ان تمام عبارات سے نتیجہ نکالنا ناظرین باتمکین

پر اگر دشوار ہو تو جانے دین اور علامہ سید علی بن سلیمان الدمنتی رحمہ اللہ تعالی کی

شرح التوشیح ص ۲۹۲ کو ملاحظہ فرماوین قولہا واللہ لا اقوم الا اللہ ولا احمد الا اللہ

اطلقت ذلک لما خامرہا من غضب اذ لم یبادر الی تکذیب من قال ذلک فیہا

مع تحققہم حسن طریقتہا وقال ابن الجوزی قالت ذلک دلالا کما یدل الحبیب علی

حبیبہ قلت سید الوجود صلی اللہ علیہ وسلم لا یخفی علیہ شئ وانما خفی علی من

صورۃ لا تعلوا غالبا عما قالوہ فانظر ما علمہ اللہ من الوحی وآدم بین الماء والطین
تلون تلونات الشاک بالامر تعلیما للورثۃ الذین بعدہ الی یوم القیمۃ کیف یفعلون
بالاسرار کما لعوی جاء ما علمہ ورفع ما خفی عن اولئک فلم یطلق کما قیل واما قالت
سقالہا فناء عن السوی کقول الخلیل لجبرئیل اما الیک فلا علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
الطرشیخ محمد تھمانوی انتھی پس اس سے قول لم یجزم فیہ بشی قبل الوحی کا وہن دریافت ہو سکتا ہو۔
[۲۹۹] علاقت سے نہایت ندامت [۳۱۱] عربی فارسی عبارت کے کنایات واشارات پر اوتاف
ارباب تلبب واصحاب توسب اگر جاری ہون تو فہما نہین تو اب ایک عام فہم اردو کتاب کی نقل
عبارت پر اکتفا کرتا ہون اوسی کو ملاحظہ فرماکر رفع تردد کرین کتاب لاجواب وسیلہ جلیلہ کے
[۱۶۲] پر مولانا وکیل احمد صاحب ارشاد فرماتے ہین چوتھا [۳۱۲] شبہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو علم غیب بالعرض ماکان ومایکون کا تسلیم کیا گیا تو پھر حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے معاملے
مین آپ کو کیون تردد رہا جب وحی نازل ہوئی آپ کو اطمینان ہوا ہم کہتے ہین کہ اس بحث مین
یہ بڑا شبہ خیال کیا جاتا ہو شاید مشرکین کبھی اس سے بڑھکر حجت پیش نہ کرسکتے مولوی
خرم علی نے یہ شبہ پیش کیا ہی نصیحت المسلمین مین ہو اور کافرون نے حضرت عائشہ پر تہمت
باندھی تھی حضرت کو نہایت رنج ہوا تھا جب بہت دنون کے بعد خدا نے قرآن مین فرمایا کہ
عائشہ پاک ہی کافر جھوٹے ہین تب حضرت کو خبر ہوئی اگر آگے سے معلوم ہوا ہوتا تو غم کیون
ہوتا فقط ہم کہتے ہین یہ شبہ اصل واقعہ کی جہالت یا چشم پوشی سے ناشی ہوا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اصل واقعہ مین سر مو تردد نہین تھا منافقین کی شہرت سے البتہ آپ کو رنج تھا
اس امر مین وحی کے قبل جو کچھ آپ نے تفتیش فرمائی اسمین محض تشریع منظور تھی وحی سے
براءت چاہتے تھے تاکہ منافقین کی زبان بند ہو ایسی صورت مین کہ کفار طرح طرح سے اپنے

دل کے پھپھولے توڑتے ہوں اور ہرزہ سرائی میں مشغول ہوں بدون تمسک وحی کے مقتضائے مصلحت نہ تھا کہ آپ بطور خود اپنے علم کی بنا پر برأت فرماتے چونکہ وحی میں توقف ہوا اور منافقین کی زبان بڑھتی چلی آپ کو زیادہ تردد ہوا اگر آپ کو نفس معاملہ میں اطمینان نہ ہوتا اور صرف منافقین کی یاوہ گوئی سے ملال نہ ہوتا تو منبر پر رونق افروز ہو کے یہ نہ فرماتے یا معشر المسلمین من یعذرنی من رجل قد بلغنی اذاہ فی اھلی واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا یعنے اے گروہ مسلمانان کی کون شخص مجھ سے معذرت کرے گا ایسے شخص سے جسنے ہماری اہل کو اذیت پہنچائی خدا کی قسم ہمکو اپنی اہل پر بجز خیر کے کسی قسم کی بدگمانی نہیں یہاں علم بمعنے اذعان ہو تو اس سے معلوم ہو گیا کہ آپ کو حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالی کے معاملے میں اطمینان کلی تھا صرف منافقین کے بہتان سے تردد تھا انتہی۔ فظھر الحق وخسر ھنالک الکافرون۔

تنبیہ حاشیۂ **جامع الفصولین** جلد ۲ صفحہ ۳۰۲ پر ہے قال التلمسانی فی حاشیۃ علی الشفاء مسئلہ من قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج مخرج البول لفضل یقتل ام لا فاجاب المحاج بانہ ان قال عیبا لمن ذکر الفضل فھو یقتل ولا یستتاب وان ذکرہ فی جواب ذکر الصلحاء او ارادانہ من البشر فانہ یضرب ضربا شدیدا وجیعا ولا یقتل وان تجرد کلامہ فی جواب قتل ولا یستتاب امر اسمیں وجہی واقعہ سے خبر دینے والا واجب القتل ہو تو پھر آنحضرت علیہ السلام کے مداح من حیث العلم کے برخلاف اس امر غیر واقعی سے استدلال کرنے والا قتل نہ کیا جاوے تو پھر جو تیا یا بھی کیوں نہ جاوے جواب الجواب میں اس سے اغماض نہ کیا جاوے یہ یاد رہے بہر طور آپ کا مشورہ فرمانا صحابہ سے باوجود غرض تشریع کے اور فوائد کا بھی مشعر ہو اس سے آپ کی لاعلمی

پر استدلال کمال جہالت پر دال ہے بخاری شریف مین باب طرح الامام المسئلة علی اصحابہ لیختبر ما عندھم من العلم سے جو ہوا اور یختبر ہو ناشی شبہ آیہ وما تلك بیمینك یاموسیٰ سے مردود ہے

نواں شبہ قصہ ضیاع عقد پر ہے

ملا علی قاری رحمہ الباری اپنے موضوعات کبیر ص۱۱۹ مین تحریر کرتے ہین

فقد ذکر العماد بن کثیر فی تفسیرہ وھو من اکابر المحدثین قال البخاری حدثنا عبداللہ بن یوسف اخبرنا مالك عن عبدالرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشة قالت خرجنا مع رسول اللہ علیہ السلام فی بعض اسفارہ حتی اذا کنا بالبیداء او بذات الجیش انقطع عقد لی فاقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی التماسہ واقام الناس معہ ولیسوا علی ماء ولیس معھم ماء فاتی الناس الی ابی بکر فقالوا الا تری ما صنعت عائشة اقامت برسول اللہ وبالناس ولیسوا علی ماء ولیس معھم ماء فجاء ابوبکر ورسول اللہ واضع راسہ علی فخذی قد نام فقال حبست رسول اللہ والناس ولیسوا علی ماء ولیس معھم ماء قالت فعاتبنی ابوبکر وقال ماشاء اللہ ان یقول وجعل یطعن بیدہ فی خاصرتی ولا یمنعنی من التحرك الامکان رسول اللہ علی فخذی فقام علیہ السلام حین اصبح علی غیر ماء فانزل اللہ آیة التیمم فقال اسید بن الحضیر ما ھی باول برکتکم یا آل ابی بکر قالت فبعثنا البعیر الذی کنت علیہ فوجدنا العقد تحتہ انتھی۔

ہرچند غلام محمد نے دلائل مزعومہ کے تیسری فصل کے اخیر مین تحریر کر دیا ہے کہ سنہ علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے موضوعات کبیر ص۱۱۹-۱۲۰ مین اس مسئلہ کو بہت وضاحت

سے لکھا ہو جس سے بشمول اور چند دلائل نفی کے یہ بھی دلیل لاعلمی مانی ہو پھر مرزا حیرت کے کرزن گزٹ نمبر ۳ جلد ۲ تاریخ ۶ جمادی الآخر ۱۳۱۸ھ صفحہ ۲ جدول اول مین حکیم ابو تراب محمد عبد الحق نے ایک حدیث کے ترجمہ کا خون ناحق اپنے سر لیا ہو اصل حدیث شریف مشکوٰۃ المصابیح باب الستر کی فصل ثانی مین یون ہو وعن ابی سعید الخدری قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باصحابہ اذ خلع نعلیہ فوضعہما عن یسارہ فلما رای ذلك القوم القوا نعالھم فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ قال ما حملکم علی القائکم نعالکم قالوا رأیناك القیت نعلیك فالقینا نعالنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان جبرئیل اتانی فاخبرنی ان فیہما قذرا اذا جاء احدکم المسجد فلینظر فان رای فی نعلیہ قذرا فلیمسحہ ولیصل فیہما رواہ ابوداود والدارمی انتہی اسمین ان جبرئیل اتانی فاخبرنی ان فیہما قذرا کا ترجمہ کیا ہو پھر فرمایا آپ نے کہ مجھے تو جبرئیل نے اطلاع دی تھی کہ جوتی ناپاک ہو - پھر جدول دوم مین اسپر تفریع کی ہو کہ - اس حدیث سے تین باتین معلوم ہوتی ہین ۱ھ دوسری یہ کہ رسول خدا کو غیب کا علم ہرگز نہ تھا ورنہ ناپاک جوتے سے نماز کیون شروع کرتے ؛

الجواب وهو الملهم للصواب

تفسیر انوار التنزیل صفحہ ۳۹۶ مین ہو قال اللہ تعالی [۱۲/۳۱] فلما رأینہ اکبرنہ عظمنہ وهبن حسنہ الفائق وقیل اکبرن بمعنی حضن من اکبرت المرأة اذا حاضت لانھا تدخل الکبر بالحیض والھاء ضمیر للمصدر او لیوسف علی حذف اللام ای حضن لہ من شدة الشبق کما قال المتنبی ـ

...فعا الله واستر ذا الجمال ببرقع	فان لحت حاضت فی الخدور العواتق

وقطعن ایدیهن جرحنهما بالسکاکین من فرط الدهشة انتهی **تفسیر معالم التنزیل** ۳۱۵ ...مین ہے وقطعن ایدیهن ای حززن بالسکاکین التی معهن ایدیهن وهن یحسبن انهن یقطعن الاترج ولم یجدن الالم لشغل قلوبهن بیوسف قال مجاهد فما احسن الا بالدم وقال قتادہ انهن ابن ایدیهن حتی القین والاصح انه کان قطعا بلا ابانة انتهی۔ **تفسیر جلالین** ۳۱۶ ...مین ہے وقطعن ایدیهن بالسکاکین ولم یشعرن بالالم لشغل قلوبهن بیوسف انتهی ❊

تفسیر عرائس البیان ۳۱۷ ...مین ہے قال ابو سعید الخراز الماخوذ فی حال المشاهدة غائبا عن حسه بائنا عن نفسه لایحس بماجری علیه قال الله تعالی فلما رأینه اکبرنه الایة وقال ابن عطاء دهشن فی یوسف وتحیرن حتی قطعن ایدیهن فهذه غلبة مشاهدة مخلوق لمخلوق فکیف بمن یاخذه مشاهدة من الحق فلم ینکر علیه بتغیر صفاته علیه او ینطق فی الوقت علی حد الغلبة بما ای کثیرة انتهی۔ **تفسیر حسینی** ۳۱۸ ...مین ہے در حقایق سلمی مذکور ست کہ حق سبحانہ بدین آیت مدعیان محبت خود را سرزنش میکند کہ مخلوق در رویت مخلوقی بدان مرتبہ رسد کہ احساس الم قطع پدید نکند شما در شہود پرتو جمال خالق باید کہ از ہیچ بلا و عنا متالم نشوید انتہی **منہاج الاحباب فی معرفۃ الآل والاصحاب** ۳۱۹ ...مین ہے در کتاب فصول الامام ابو البرکات احمد بن الامام السعید ابی منصور محمد بن احمد بن الیزدی رحمۃ اللہ علیہ مذکور ست کہ مرتضی علی کرم اللہ تعالی وجہہ و رضی عنہ در مسجد کوفہ نماز میگذارد و سقف مسجد در افتاد و مردم مسجد دویدند چون از نماز فارغ شد گفت چیست گفتند سقف مسجد افتاد و گفت کنت فی الصلوۃ

نه آنچنان بتو مشغولم ای بهشتی روی	که یاد خویشتنم در ضمیر می آید

و نیز حسین اسرارگو گار نور الدین عبد الرحمن جامی در تحفة الاحرار در حکایت کشیدن پیکان که تیر راست رو کیش ولایت در رتبه از انشاکش کمان مجاهده بر مشاهده بود باین مضمون اشاره نموده ابیات چند در ره انظم فرموده۔

شیر خدا شاه ولایت علی	صیقلی شرک خفی و جلی
روز احد چون شب هیجا گرفت	تیر مخالف به تنش جا گرفت
غنچهٔ پیکان بگل او نهفت	صد گل رحمت بگل او شگفت
روی عبادت سوی محراب کرد	پشت بدرد سر اصحاب کرد
خنجر الماس چون انداختند	چاک چون گل در تنش انداختند
غرقه بخون غنچهٔ زنگار گون	آمده از گلبن احسان برون
گل گل خونش بمصلی چکید	گشت چون فارغ ز نماز آن بدید
کین همه گل چیست ته پای من	ساخته گلزار مصلای من
صورت حالش چو نمودند باز	گفت که سوگند بدانای راز
کز الم تیغ ندارم خبر	گرچه ز من نیست خبردارتر
طایر من سدره نشین شد چه باک	گر شود این تن چو قفس چاک چاک
جامی ازآلایش تن پاک شو	در قدم پاک روان خاک شو
باشد ازان خاک بگردی رسی	گرد شکافی و بمردی رسی

ولعل شیخ الاسلام والمسلمین حجة الله فی العالمین زین الدین ابوبکر محمد الخوافی رحمه الله تعالی اشار الی هذا فی وصایاه قال بعد تمهید الحث علی الحضور فی طاعة

الملک الغفور وهل علمنا یوما من الصلوٰة وسائر الطاعات ولم یخطر ببالنا الا الله وقد تمت تلک الطاعة علی الوجه التام ولکن ذلک بالنسبة الی احوالنا ومقاماتنا فاذا قیسا بالنسبة الی من اقتدینا به صلی الله علیه وسلم ظهر انها کانت کلامع سراب بقیعة یحسبها الظمان ماء بل بالنسبة ای ماکان لبعض اصحابه بلقد بلغ ان امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی الله عنه فی بعض الحروب الجهادیة اصیب بسهم ثم جذب السهم من عضوه الشریف وبقی النصل فیه فقالوا اذا لم یجرح العضو لا یمکن استخراج النصل ویخاف من ایذاء الامیر وقطع عضوه الشریف فقال رضی الله عنه اذا اشتغلت بالصلوٰة فاستخرجوه فلما افتتح الصلوٰة قطعوا وجرحوا العضو واستخرجوا النصل وهو رضی الله تعالی عنه لم یتغیر فی صلاته فلما فرغ قال لم لم تستخرجوه فقالوا قد استخرجناه فانظر الی اقباله الی ربه واستغراقه فی عوالم الجمعیة علیه حتی لم یحس بجرح العضو واستخراج النصل من جو اللحم نحن اذا اعضنا قملة او برغوثة بل اذا وقع ذباب نتشوش ولا یبقی لنا حضور فاین نحن من تلک الحالات والمقامات انتهی ـ **علامہ شیخ ابراہیم بیجوری** رحمہ اللہ تعالی تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید ص۶۰ میں تحریر فرماتے ہیں

واما السهو فممتنع علی الانبیاء فی الاخبار البلاغیة کقولهم الجنة اعدت للمتقین وعذاب القبر واجب وهکذا وغیر البلاغیة کقام زید وقعد عمرو وهکذا وجائز علیهم فی الافعال البلاغیة وغیرها کالسهو فی الصلوٰة للتشریع لکن لم یکن سهوهم ناشیا عن اشتغالهم بغیر ربهم ولذا قال بعضهم ـ

یا سائلی عن رسول الله کیف سهی	والسهو من کل قلب غافل لاه
قد غاب عن کل شئ سره فسها	عما سوی الله فالتعظیم لله

وبالجملة فیجوز علی ظواهرهم ما یجوز علی البشر مما لا یودی الی النقص واما بواطنهم فمنزه عن ذلک متعلقة بربهم فی المنن کان المعروف الکرخی یقول لی ثلاثون سنة فی حضرت اللہ تعالی ما خرجت فانا اکلم اللہ تعالی والناس یظنون انی اکلمهم الخ فاذا کان هذا حال احد الاتباع فما بالک بالانبیاء خصوصاً رئیسهم الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم انتہی۔

علامہ علی قاری مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح میں تحریر فرماتے ہیں۔ والاتقام لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل معلوم لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم اذ فیہ اشارۃ الی تمکینہ فی وقت کشوف المشاهد واستغراقہ فی بحر الوحدۃ حیث لا یبقی فیہ اثر البشریۃ والکونین وهذا محل استقامۃ فی مشهد التمکین الذی اخبر اللہ عنہ بقولہ فکان قاب قوسین او ادنی ولیس هناک مقام جبرئیل وجمیع الکروبیین ولا مقام الصفی والخلیل ومن دونهم من الانبیاء وکان اکثر اوقاتہ کذلک لکن یردہ اللہ الی تادیب امتہ فی بعض الاوقات لیجری علیہ احکام التکوین ولا یذوب فی انوار کبریاء الازل انتہی **حضرت محدث دہلوی** رحمہ اللہ تعالی **مدارج النبوۃ جلد ۲** ص ۲۲ میں تحریر فرماتے ہیں نعم دل بیدار ہست و خواب را در وے تاثیری نی لیکن میتواند کہ اورا حالتی و شہودی وست دہد دران مستغرق گردد و از ماسوی آن شہود از صور و معانی غافل و ذاہل باشد چنانکہ در بعض احیان در حالت وحی مثل این معنی روے میداد پس باعث عدم ادراک و نسیان غفلت و نوم نباشد بلکہ طریان حالت عظیم بر دل شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آنرا جز خدا عزوجل نشناسد فافہم وباللہ التوفیق الخ بالجملۃ

تکلم کردن درحال شریف سید الکائنات علیه افضل الصلوٰة واکمل التحیات بقیاس بلکه بدریافت معرفت خود از دائرۂ حسن ادب بیرون است وحکم تکلم در متشابهات وارد انتہی۔

اتنے عبارات بطور مقدمات فکر عالی اور ذہن رسا میں مخزون رہیں اب آگے نفس شبہ کے قلع وقمع میں ایک ایسے قسم کا قصہ پیش کرتے ہیں جسکی شمول سے تمام اوہام لاطائلہ اور خیالات باطلہ نیست ونابود ہوجاوینگے۔ عارف کامل **جلال الدین رومی** **مثنوی** دفتر ۳ صفحہ ۲۲۲ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

۲۲۲

اندرین بودند کآواز صلا — مصطفی بشنید از سوی علا

خواست آبی و وضو را تازه کرد — دست و رو را شست او زان آب سرد

هر دو پا شست و بموزه کرد رای — موزه را بربود یک موزه ربای

دست سوی موزه برد آن خوش خطاب — موزه را بربود از دستش عقاب

موزه را اندر هوا برد او چو باد — پس نگون کرد و ازان ماری فتاد

در فتاد از موزه یک مار سیاه — زان عنایت شد عقابش نیکخواه

پس عقاب آن موزه را آورد باز — گفت بستان و برو سوی نماز

از ضرورت کردم این گستاخی — من ز ادب دارم شکسته شاخی

پس رسولش شکر کرد و گفت ما — این جفا دیدیم و خود بود آن وفا

موزه بربودی و من در غم شدم — تو غم خوردی و من بر هم شدم

گرچه هر غیبی خدا ما را نمود — دل در آن لحظه بخود مشغول بود

گفت دور از تو که غفلت از تو رست — دیدنم آن غیب را از عکس تست

مار در موزه ببینم در هوا — نیست از من عکس تست ای مصطفی

بحر العلوم شرح مثنوی مولانا روم بن ویس معنی بیت اینچنین است کہ دل
بخود مشغول بود کہ نفس دل را مشاہدہ میکرد و وذات باحدیت با جمیع اسماء در دل است
پس بسبب استغراق درین مشاہدات توجہ بسوی اکوان نبود پس بعض اکوان مغفول عنہ
ماندند واین وجہ وجیہ ست الحمد مقصود آنست کہ باوصف نزول بشریت دل در تماشای
نفس خود بود و التفات بسوی اکوان کہ غائب از حس بودند نبود با این تماشا و التفات بآن
چون بردن عقاب دیدہ مزاج بر عقاب در ہم شد و این منافی آن تماشا نیست و نیست مراد از
استغراق محویت یا فنا تا در ہم بودن صورت نبندد انتہی ؎

جمیع ماتقدم فی صدۃ الشبہۃ سے ظاہر ہوا کہ ایسے امور مشعر غفلت و ذہول کا منشا
لاعلمی نہیں ہو بلکہ کسی خاص طور سے ایک نوع کی کم توجہی کے باعث یہ حالات مشاہدہ
کئے گئے تھے جسمیں بھی اقسام کے فوائد اور عوائد کا فیضان منظور نظر تھا مثلاً ہار کے
بارے میں اگر فی الحال ہی ارشاد کر دیتے کہ بستر کے نیچے توجہ اوٹھا کر بحجرہ روانگی کے اور
کیا تھا اوکسیقدر سکوت فرمایا لوگ روکے رہے آپنے استراحت فرمائی نماز کا وقت
آگیا پانی نہیں ہونے کی جہت سے آیت شروعیت تیمم نازل ہوگئی جسکے طرف اسید کا
اشارہ بھی مروی ہے پھر لاعلمی کو مساغ کہاں سے ملا چہ جائے زمان کو انکار ہویا اوسکا
اظہار پر ناز و افتخار۔ مثنوی شریف دفتر ۲ ص۹۲ پر مولانا خاص ایک قصہ کے
ضمن میں ارشاد فرماتے ہیں۔

مصطفی صبح آمد و در را کشود	صبح آن گمراہ را او رہ نمود
در کشادہ گشت پنہان مصطفی	تا نگردد شرمسار آن مبتلا
تا برون آید رود گستاخ او	تا نبیند در کشادہ پشت ورو

مصطفیٰ میدید احوال شبش ❁	لیک مانند بید و فرمان نبش

یت نعل شریف کی خبر ہر چند جبرئیل امین نے نہ دی ہو اما جبرئیل امین کو غیر کے نعل
ین کیا لگا ہی یہ خبر کہاں سے اسکی خبر بھی حکیم ابوتراب محمد عبدالحق کو بہت سی حیرت میں
لے بغیر نہیں رہے گی لہذا ملاحظہ فرمالیجئے جب نے بالفرض مان لیا کہ حضرت رسول مقبول کو
وقوف علی مافی نعلہ الشریف نہیں تھا اور جبرئیل علیہ السلام نے اطلاع دیکر آگاہ کیا اب کیا
ارشاد ہو کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہاں سے جانا اور اس علم کا کسکو قرینہ گردانا تو بجز اسکے
شاید جواب نہیں ہوگا کہ لوح سے اطلاع حاصل کرکے جناب نبوی کو خبر دی تھی اگر یہی
جواب ہے اور ضروری قرین صواب ہے پھر اتنی نگاہ علامت ۳۶ علامت ۳۷ علامت ۳۸
علامت ۳۹ علامت ۴۰ علامت ۴۱ علامت ۴۲ علامت ۴۳ علامت ۴۴ علامت ۴۵
علامت ۴۶ علامت ۴۷ علامت ۴۸ علامت ۴۹ تا ۵۷ میں کے مندرج مضمون مذکور کے سے وہی
مہبار منثور ثمرات الاوراق صفحہ ۱۰۱ میں ہو قال عبداللہ الاسطرلابی ـ

اھدی لمجلسہ الکریم وانما	اھدی لہ ما حاز من نعمائہ
کالبحر یمطرہ السحاب وما لہ	فضل علیہ لانہ من مائہ

انتہی فالحق ظہر غایۃ الظہور وطابق القصۃ بالمثل المشہور قال السعدی رحمہ اللہ تعالیٰ

برد بوستان بان بایلان شاہ	بتحفہ ثمر ہم ز بستان شاہ

جبرئیل علیہ السلام کے اطلاع کذائی پر تو جبل نے بھی اشارہ کردیا جو صاف کہدیا ہے ـ

گفت دور از تو کہ غفلت از تو رست	دیدنم آن غیب را از عکس تو ہست
مار در موزہ بہ بینم در ہوا	نیست از من عکس تو ست ای مصطفےٰ

اشارہ بھی حکیم صاحب اگر سمجھیں تو نہیں خدا سمجھے ۔

اما یہاں پر اتنی تحقیق تو ضروری ہو کہ نعلین پاک سرور لولاک میں ایسا کیا اور کتنا خون لگا ہوا تھا جو آپ کو خبر دی اور مخالفین کو استقدر دھوم دھام کرنے کا موقع ہاتھ لگا جب اسکی تفتیش کی تو بیساختہ کسی کا یہ شعر یاد آگیا۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا	جو چیرا تو یک قطرہ خون نکلا

حقیقت حال تو اتنی ہو جو **کمال الدین دمیری** رحمہ اللہ تعالیٰ حیوۃ الحیوان جلد ا ص ۲۱۲ میں تحریر کرتے ہیں۔ الحَلَم۔ القراد العظيم الواحدة حلمة قال الجوهري هو مثل القمل وسيأتي انه القراد المهزول الخ وروى ابوداؤد عن ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى باصحابه يوما فنزع نعليه ووضعهما على يساره فلما راى ذلك القوم القوا نعالهم فلما انقضت الصلوة قال مالكم خلعتم نعالكم قالوا يا نبي الله رائناك خلعت نعليك فخلعنا نعالنا فقال عليه الصلوة والسلام انما نزعتهما الان جبرئيل اخبرني ان فيهما دم حلمة انتهى. قلت والمراد به الدم اليسير المعفو عنه وانما فعله النبي صلى الله عليه وسلم تنزها عن النجاسة وان كان معفوا عنها انتهى۔

فقیر سراپا تقصیر کہتا ہو کہ یہ تو ایک جوں یا حلمۃ کا خون نعل میں لگا ہوا تھا آپ کے علم محیط سے تو ذرہ بھر بھی آسمانوں اور زمین میں من حیث مرتبت غائب نہیں ہو دیکھو علامات ص ۲۰۴ کو غور سے پھر یہاں استقدر خون سے اغماض اور درگذر کا مبنی تشریع محض ہے اور خبر دینا جبرئیل کا بنا بر تنظیف و تطہیر ہو اسمیں استدلال مخالفین کو کچھ بھی علاقہ نہیں ہو بسبب عدم اعادہ نماز کا قوی قرینہ قائم ہو **محدث دہلوی اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوۃ** ص ۳۳۵ میں اسی زیر بحث والی حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں وقدر یعفی

کاف و ذال معجمہ در اصل انچہ مکروہ پندارد آنرا طبع و ظاہر آنجا ستی بود کہ نماز بآن درست
نباشد بلکہ چیزے بود مستقذر کہ طبع آن را ناخوش دارد والا نماز از سر میگرفت کہ بعضی از نماز
بآن گزاردہ بود و خبر دادن جبرئیل در برآوردن از پا بجہت کمال تنظیف و تطہیر بود کہ لائق
بحال شریف وی بود انتہی ﴿

نوان شبہ ناشی عبارت فتاوی قاضیخان سے

محمد عبد العزیز نامی ایک صاحب نیز اپنے فتوے مطبوعہ مطبع انصاری دہلی مین نفی علم
غیب رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عبارت قاضی خان سے مستدل ہین پھر
غلام محمد اپنے مرتبہ استفسار کے ص۴ پر تحریر کرتے ہین اور اسیطرح در المختار عالمگیری قاضی
خان نصاب الاحتساب وغیرہ کتب فقہ بھی مؤید ہین تزوج بشہادۃ اللہ و رسولہ لم یجز
وقالو یکون کفراً لانہ اعتقدان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب و ھو
ماکان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت انتہی ﴿

الجواب وہو الملہم للصواب

مخفی و مستتر نہین کہ خادم اہل حدیث مذکور عبد العزیز تو عیب دانی رسول یزدانی سے
براسہ منکر ہو پھر اوسکی تو شکایت نہین مگر قابل تحسین اور لائق آفرین تو چیانی غلام محمد کی
ہو جسکا دعوی ایجاب جزئی کا اور دلیل سلب کلی کی ہو اور عوام کو مغالطہ دینے پر ماتھ و قلم کیا
خوب اسلوب سے رواں ہو کر نقل کرین عبارت قاضیخان کی اور متعدد کتب کا نام و زن
بھاری کرنے کو زیادہ کر دینے مین ہچمتون سے تو نہین مگر خدا و ند پاک سے بھی نہ شرماتین

پھر اسی پر اکتفا کیسی ترجمہ کرتے فقرہ بڑھانے اور جملہ گھٹانے سے بھی باز نہ آئین آخر الذکر
غلام محمد استغفار کے اسی ص۲ پر اختتام تقریر کے پائین علامت مہر مربع مستطیل خانہ مین بایں
صورت بتاتے ہین [صادق غلام محمد ۱۳۰] اسکو ملاحظہ کرنے والا انکو صادق کیون نجانے
اور کاذب کیونکر مانے بالخصوص جبکہ آپ ابن حافظ صادق بھی ہون تو تو پھر خود صادق
ابن الصادق ٹھہرے اور خاندانی سچے مانے گئے بایں ہمہ برعکس نہند نام زنگی کافور
کا مطلب کیا عمدہ ظہور مین لا دیا کہ لعین ابدی کو بھی شرما دیا تفسیر کبیر جلد ۵ ص مین فخر رازی
زیر آیۃ لاغوینہم اجمعین الا عبادک المخلصین [۳۲۹] تحریر فرماتے ہین ان الذی حمل ابلیس علی ذکر
هذا الاستثناء ان لا یصیر کاذبا فی دعواه فلما احترز ابلیس عن الکذب علمنا ان الکذب فی
غایۃ الخساسۃ انتہی ہر چند جھوٹ بے انتہا کی خساسۃ سے ابلیس احتراز کرے مگر صادق اور
طرفہ یہ کہ ابن الصادق اسکو استعمال سے نڈری تفصیل اس اجمال کی یہ ہو کہ آپنے جو تحفۃ الہند
کی گجراتی ترجمہ کا خون ناحق اپنے سر لیا ہو اسکی فہرست ص مین یہ لکھدیا ہو۔

[۳۳۱]
૧૨૭ ,, [ગાં ૧૨] છુપી. વાત. ખુદા. વગર. કોઈ. જાણતો. નથી.

[۳۳۱]
God only knows secrets. — جسکی انگریزی بھی یہ کردی ہو۔
صفحہ ۱۲ جب دیکھا تو جو تحریر کر دیا ہو وہ بلفظہ درج ذیل ہو۔

[۳۳۲]
૧૦ ઈશ્વર શાકુનતાલે બીત માંકાળજ સમજાઉ લાહુ-સાહેબ. (૨૬)
કહે છે. કે, જો કોઈ. કહે. કે. આ કામ. પર. ખુદા. અને. રસુલ-
ગાવ્યું છે. તો. તે. કાફર. થઈ જાએ છે. " કારણ. કે. ઈલમે
ગેબ અને. પેગમ્બર. માટે સમજો. ફતવા. કાળ ખાનમાં છે
કે જો કોઈ. વગર સાફીએ. નીકાહ કરે. અને. કહે કે ખુદા

ને.અને.તેના.રસુલને.ગવાહ.કીધા છે.અથવા.ફરીશતા
ને.ગવાહ.કીધા છે.તો.તે કાફર.થાએ છે.કારણકે.તે.એમ.અ
સમજે કે.ખુદાનો.રસુલ.છુપી.વાત.જાણે છે.પણ.પે
ગંબર(સલ)જ્યારે.જીવતાં છુપી.વાત.જાણતા નહુતા
તો.પછી.મરણ.પછી.કેમ.જાણે.

پھر اوسکا ترجمہ انگریزی مین بعین الفاظ کرایا ہے۔

۳۳۲

Kaji Sanaullah of Panipat says in Irshadul tulebin that if a man offers us witnesses of an action God and Rasul, he alonce, becomes a Kafar (an unbeliever), because Ilmegeb (inherent knowledge) is for prophets. It is said in Fatava Kajikhan, that if a man marries without a witness, and says that his witnesses are God and Rasul, or angels, he becomes a Kafar. Because suppose a God's Rasul knows secret. But if the prophet did not know secret when living, how could he known them after death

جبکہ گجراتی اور انگریزی ہر دو ترجمہ حرف بحرف اذہان عالیہ میں مرتکز ہو گئے تو اب اصل عبارت فتاوی قاضیخان کو بغور ملاحظہ کیجئے کہ وہ کسطور پر ہے پس واضح ولائح ہے کہ قاضیخان میں یہ مسئلہ دو جائے پر باختلاف الفاظ یسیرہ مذکور ہے اول تو کتاب النکاح کی فصل فی شرائط النکاح جلد ا صفحہ ۱۵۱ پر یوں ہے رجل تزوج امرأۃ بشہادۃ اللہ ورسولہ ۳۳۴ کان باطلا لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لانکاح الا بشہود وکل نکاح یکون بشہادۃ اللہ وبعضہم جعلوا ذلک کفرا لانہ یعتقد ان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب وھو کفر انتہی پھر کتاب السیر کے باب مایکون کفرا من المسلم ومالا یکون جلد ۳ صفحہ ۳۶۵ پر یوں ہے رجل تزوج امرأۃ بغیر شہود فقال الرجل والمرأۃ خدای را و پیغمبر را گواہ کردیم قالوا یکون کفرا لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب ۳۳۵ حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت انتہی پر ظاہر ہے کہ مذکورہ ترجمہ پہلی عبارت کا ہرگز نہیں ہے تو عبارت ثانیہ متعین رہی اب غور و تامل درکار ہے کہ اس میں بلکہ عبارت اولی تک میں فرشتہ کا ذکر نہیں ہے جو ترجمہ میں بڑھایا گیا ہے اور اس پہلی عبارت میں جعلوا ہے مگر پچھلی عبارت میں صاف قالوا موجود ہے جو ترجمہ میں گھٹایا گیا ہے ایسی فاحش تحریف اور خیانت فی النقل کے ساتھ بھی صادق غلام محمد ابن حافظ صادق صادق ابن الصادق ہیں اور بسبب فرط شرم وحیا کے زندہ بھی ہیں اتنا ہی نہیں مگر تالیف و ترجمہ کا فیض بدستور جاری بھی ہے سچ ہے اذا لم تستحی فافعل ما شئت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ٭

قالوا کے لفظ کو ترجمہ سے چٹ کر دینے میں بجز مغالطہ عوام اور کوئی غرض وابستہ نہیں تھی محض اس بنا پر حذف کیا گیا تاکہ بادی النظر میں متبادر ہو جائے کہ مسئلہ

اتفاق سے پھر قاضی خان جیسے معتبر فتاوے کا اب جائے چون وچرا ہی نہین رہی تکفیر معتقد علم غیب کی غیر خدائے پاک کیلئے گویا مجمع علیہ ہوگئی جسمین خواہ کسی قسم کی غیب اور کیسی ہی کیون نہو تمام وکمال داخل وشامل ہو مگر کوتاہ عقل کو اتنا بھی نہین سوجھا اور اورنا عاقبت اندیش نے یہ نہ سوچا کہ بقول

اول بظالمان اثر ظلم میرسد — پیش از ہدف ہمیشہ کمان نالہ میکند

خود کو اس موٹی اور پھر لابنی زنجیر تکفیر سے کب رہائی حاصل ہوگی جو تہدد کو اعتقادات مین ایجاب جزئی کا اعتقاد ظاہرا قبول کرلیا ہو حق ہے کہ

باز گردیدن ندارد سود جاہل راز جہل — قلب نادان گر کنی صد بار نادان میشود

قابل افسوس تو حال اون سفلہ سوچیون اور رذیل بھٹیلون بدکیشون کا ہے اور لائق حیرت تو حال ذریت وہابیہ نجدیہ کے بعض بعض اون خویشون کا ہے جو غلام محمد کی جانب سے ازالہ اور استفسار وغیرہ کی اشاعت کے ایجنٹ قرار دیے گئے اور اشاعت تکفیر کے کمشنر مقرر کیے گئے تھے غلام محمد کی مکاری اور اوسکے پارٹی کی عیاری نے اونھین بالکل سراسیمہ اور سیاہ سینہ کردیا تاہم بیچارے یون نہ سمجھے کہ بقول

وہ حق عشق احمد بندگان چیدہ خود را — بخاصان شاہ می بخشد مئی نوشیدہ خود را

یہ کاوش کسکے ساتھ کرتے ہین اور یہ عداوت کا دم کسکے آگے بھرتے ہین مآل ان چرب زبانیون کا اور حال ان گستاخیون کا کیا ہوگا پھر ظاہر ہو کہ بجز تباہی اور رو سیاہی کے کچھ بھی حاصل نہین ہوا خسر الدنیا والآخرۃ ذلک ہو الخسران المبین ۔

امام المنکرین غلام محمد کے مذکورہ انگریزی گجراتی ترجمہ کا مقابلہ عبارت ملا قنوجی سے جسے ذیل مین درج کرتا ہون کرکے جانچ لیجیے کہ در اصل یہ ترجمہ عبارت قاضیخان کا

بہر یا مطلب افادہ صدیق حسن خان کا قال الذی حج البیت الحرام ولم یزر قبر النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فی ص۲۸ من کتابہ ریاض المرتاض وغیاض العریاض ۔

مسئلہ اولیاء را علم غیب نباشد مگر آنچہ از مغیبات بطریق خرق عادات بکشف یا بالہام آشکار اظہار اعلام کنند علم غیب مر اولیاء را گفتن کفر است قال اللہ تعالیٰ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب یعنی بگو ای محمد صلعم نمیگویم شما را کہ نزد من خزینہای خداست رحمت کنم ہر کہ را خواہم و نمیگویم کہ من علم غیب میدانم بلکہ چنانچہ نفی علم غیب در من آیہ و امثال آن از خاتم انبیاء فرمود ہمچنین نفی آن از جملہ رسل کرد و گفت یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب و فرمود ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء و فرمود قالوا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا یعنی انبیاء و ملائکہ احاطہ نمیکنند از علم خدا چیزی مگر آنچہ خدا خواہد و آنچہ خدا آموخت و اینہا را بدان علم داد و دیگر آیات شاہد این مدعا بسیار ہست و شک نیست کہ اصل مادہ پیر پرستی و گور پرستی اعتقاد حصول این علم است در حق اولیاء و صلحا خدا رحمت کند بجان قاضی ثناء اللہ قدس سرہ کہ گفتہ اگر کسی گوید کہ خدا و رسول برین علم گواہ اند کافر شود یعنی بسبب اثبات غیب دانی از برائی رسول صلعم انتہی ۔

فائدہ غلام محمد کے ازالۃ الریب اور استغفار اور ایسے ہی ترجمہ تحفۃ الہند میں پھر عمدۃ المخالفین امام آف مسجد مولمین کے نصرۃ النعیم میں اور ملا قنوجی کے بالخصوص ریاض المرتاض میں ترحم ترضی اور صلوٰۃ و سلام کے فقرون کو مختصر اور منحوت کر کے جا بجا لکھدینے نے مجھے مجبور کر دیا کہ مین اپنے مسلسل مطلب میں اس بحث کی چھیڑ سے بھی رک نہین رہ سکا پس بناچاری کسیقدر روایات یہان پر تحریر کرتا ہون شاید کہ مخالفین آئندہ اپنی عادات قبیحہ اور شناعات فضیحہ سے باز آوین ۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز ۔

مجلی اسرار الحقایق فی بیان الصلوٰۃ علی خیر الخلایق ص۳۹ میں ہے

وقال المحقق الھلالی فی شرح خطبۃ الشیخ الجلیل ویستحب لقاری اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث وغیرہ ان یصلی ویسلم علیہ صلی اللہ علیہ وسلم وان لم یکونا مکتوبین فی کتاب ولکاتبہ ان یکتبہما وینھی عن اختصارھما بکتب بعض حروفہما وترک الباقی وقال ابو العباس ابن الخطیب المعروف بابن قنفذ فی شرحہ شرف الطالب فی اسناد المطالب اعلم ان فی کتب الحدیث فضیلۃ عظیمۃ ککثرۃ تدلھا فی الحدیث من ذکر الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومذموم من نقل عوضہا فی الکتب صادا او صینا الخ وفی الفیۃ السیر۔

واجتنب الرمز لھا والحذفا		منھا صلاۃ وسلاما تکفا

انتہی اور **فواتح الفائض علی حدائق ذریعۃ الناھض** ص۳۳ میں ہے وقد استعمل کثیر لاسیما الاعاجم النحت فی الخط والنطق بہ علی اصلہ ککتابۃ حینئذ جاء مفرد ومرحمہ اللہ رح وممنوع مم والی آخرہ تارۃ الخ وتارۃ اھ وصلی اللہ علیہ وسلم صلعم وعلیہ السلام عم الی غیر ذلک لکن الاولی ترک النحت الاخرین وان اکثر منہ الاعاجم انتہی اور **مقدمہ صحیح بخاری** مطبوعہ مولانا احمد علی صاحب مرحوم ص۳۸ میں ہے الفصل السادس والعشرون فی اداب الکاتب قال النووی یستحب لکاتب الحدیث اذا مر بذکر اللہ عزوجل ان یکتب عزوجل وتعالی او سبحانہ وتبارک وتعالی او جل ذکرہ او تبارک اسمہ او جلت عظمتہ او جلت قدرتہ او ما اشبہ ذلک وکذلک یکتب عند ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکمالہا لا رامزا الیہا ولا مقتصرا علی احدہما وکذلک یقول فی الصحابی رضی اللہ عنہ فان کان صحابیا ابن صحابی قال رضی اللہ عنہما وکذلک یترضی ویترحم

علی سائر العلماء والاخیار ویکتب کل ھذا وان لم یکن مکتوبا فی الاصل الذی ینقل منہ فان ھذا لیس روایۃ وانما ھو دعاء وینبغی للقاری ان یقرء کل ما ذکرناہ وان لم یکن مذکورا فی الاصل الذی یقرء منہ ولا یسأم من تکرر ذلک ومن اغفل ھذا حرم اجرا عظیما وفوت فضلا جسیما انتھی اور **طحطاوی شرح در المختار** میں ہو ویکرہ الرمز بالصلوۃ والترضی بالکتابۃ بل یکتب ذلک کلہ بکمالہ وفی بعض المواضع من التاتارخانیۃ من کتب علیہ السلام بھمزۃ والمیم یکفر لانہ تخفیف وتخفیف الانبیاء کفر بلا شک انتھی یہاں سے ابنا ر زمان کی حدیث دانی اور معلومات اقوال علماء حقانی کا پتا لگ سکتا ہو کہ کسی نے کچھ کہا اور کسی نے کچھ پھر مولانا احمد علی صاحب نے تو محض فضل جسیم اور خیر عظیم سے حرمان نصیب ہی فرمایا مگر طحطاوی نے مرتکب فعل حرام بتایا اور تاتارخانیہ والے نے تو کافر ہی جتایا ۞

اب اصل مدعا اور عبارت قاضی خان پر دھیان دیجے اور فقہاے وہابیہ کی جہالت کا اندازہ کیجئے تو بادی النظر سے متبادر ہو جائیگا کہ وہی قالوا جسے **غلام محمد** نے ترجمہ میں سے چاٹ لیا اوسی پر مدار اس عبارت کی اعتبار کا تھا اگر محض قالوا کے مقامات استعمال کی اصطلاح پر زمرہ نجدیہ کو وقوف ہوتا تو شاید کچھ بھی شرماتے اور ایسی جرأت و دلیری نہ فرماتے علامہ نامی فاضل **شامی** نے رد المحتار حاشیہ در المختار جلد ۵ صفحہ ۲۳۳ میں تحریر فرمایا ہو لفظۃ قالوا تذکر فیما فیہ خلاف کما صرحوا بہ انتھی پھر السید محمد امین مشہور بہ **ابن عابدین** رحمہ اللہ تعالی نے **عقود الدریۃ تنقیح الحامدیۃ** جلد ۲ صفحہ ۳۶۶ میں فرمایا فائدۃ لفظ قالوا یستعمل فیما فیہ اختلاف المشائخ کذا فی النہایۃ فی کتاب الغصب فی قولہ ان تخلل الخمر بالقاء الملح الخ وقد اشار الی ذلک فی کتاب الصوم

فی قولہ للصبی ان ینوی التطوع فی ھذہ الصورۃ دون الکافر علی ما قالوا وقد افاد حیدی یعنی السعد التفتازانی فی شرح الکشاف فی تفسیر قولہ تعالی حتی یتبین لکم الخیط الابیض ان فی لفظ قالوا اشارۃ الی ضعف ما قالوا انتہی مرحوم مولوی **عبدالحی صاحب نے فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ** صلا میں پھر مقدمہ عمدۃ الرعایۃ صلا میں فرمایا ہے فائدہ لفظ قالوا یستعمل فیما فیہ اختلاف المشائخ کذا فی النہایۃ فی کتاب الغصب وفی العنایۃ والبنایۃ فی باب ما یفسد الصلوٰۃ وذکر ابن الہمام فی الفتح القدیر فی باب ما یوجب القضاء والکفارۃ من کتاب الصوم ان عادتہ ای صاحب الہدایۃ فی مثلہ افادۃ الضعف مع الخلاف انتہی وکذا ذکرہ سعد الدین التفتازانی فی حواشی الکشاف عند تفسیر قولہ تعالی حتی یتبین لکم الخیط الابیض ان فی لفظ قالوا اشارۃ الی ضعف ما قالوا انتہی۔

انتی عبارت کے مطالعہ سے ضرور معلوم ہو گیا کہ لفظ قالوا کا استعمال ضعف مقال پر علی العموم دال ہے مگر اسی قالوا کے استعمال کا قاضی خان میں بالخصوص کیا حال ہے یہ بھی دریافت میں آ جانا خالی از فائدہ نہیں ہے لہذا ملاحظہ ہو **علامہ حلبی کی غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی** آخر بحث قنوت صلا پر جو تحریر فرماتے ہیں وھل یصلی فی آخر القنوت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ام لا قال الفقیہ ابو اللیث یصلی لانہ من سنن الدعاء وقد تقدمت الروایۃ بہا من طریق النسائی فی حدیث قنوت الحسن بن علی قال ابن الھمام ولا ینبغی ان یعدل عن ھذا القول وذکر فی بعض الفتاوی بلفظ لاباس فقال لاباس بان یصلی وھو غیر بعید عن قول ابی اللیث والمراد بلا باس انہ الاولی نظرا الی الدلیل لکن فی فتاوی قاضی خان وغیرہ انہ اذا صلی

فی القنوت لا یصلی بعد التشہد وکذا اذا صلی فی التشہد الاول لا یصلی فی الاخیر وھو قول لم یرو عن الائمۃ المتقدمین ولیس لقائلہ دلیل یعتمد وکلام قاضی خان یشیر الی عدم اختیارہ لہ حیث قال واذا صلی علی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فی القنوت قالوا لا یصلی علیہ فی القعدۃ الاخیرۃ ففی قولہ قالوا اشارۃ الی عدم استحسانہ لہ والی انہ غیر مروی عن الائمۃ کما قلناہ فان ذلک من المتعارف فی عباراتہم لمن استقراھا واللہ تعالی اعلم جب معلوم ہو چکا کہ قاضیخان خود کی ناپسند اور غیر مروی عن الائمۃ روایت کو لفظ قالوا سے تعبیر فرماتے ہیں تو پھر قالوا کیون کفرا مین بھی مان لیجے کہ یہ تکفیر قاضیخان کی ناپسند اور غیر مروی عن الائمۃ اور بہت ضعیف ہی پھر ضعیف مرجوح اور مقابل راجح ہو اور بمنزلہ منسوخ ہی جسپر خود کو عمل در آمد کرنے کا مساغ نہیں پھر فتوون مین غیر کے واسطے تو بلا داعیہ سخت ضرورت کی جو یہان پر منتفی ہو عند الحنفیہ اتفاقاً ممنوع ہو در المختار ص ۳۲ مین ہو ان الحکم والفتیا بالقول المرجوح جہل وخرق للاجماع انتہی رد المحتار جلد اص ۳۲ مین ہو قولہ وان الحکم والفتیا الخ وکذا العمل بہ لنفسہ قال العلامۃ الشرنبلالی فی رسالۃ العقد الفرید فی جواز التقلید مقتضی مذہب الشافعی کما قالہ السبکی منع العمل بالقول المرجوح فی القضاء والافتاء دون العمل لنفسہ ومذہب الحنفیۃ المنع عن المرجوح حتی لنفسہ لکون المرجوح صار منسوخا فلیحفظ اھ جب قاضیخان کی ایسی روایت مین کے قالوا کے استعمال کا مبنی ضعف مقال پر ثابت ہو گیا جسپر خود عامل ہی نہین مفتی بھی جاہل اور خارقاً اجماع قرار پا چکا تو اب انھین کی کتاب النکاح والی پہلی روایت وبعضہم جعلوا ذلک کفرا کی نسبت کسی قدر خیال اور فکر صاحب

اور کاربی نہیں بادی النظر سے معلوم ہو رہا ہو کہ یہ قول مہجور خلاف جمہور مبنی علی غیر المشہور
ہو در المختار میں کتاب النکاح صـ ۲۹۳ میں ہو تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یجز بل قیل
یکفر انتہی رد المحتار جلد ۲ صـ ۳۵۹ میں ہو قولہ یکفر لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم
الغیب قال فی التاتارخانیۃ وفی الحجۃ ذکر فی الملتقط انہ لا یکفر لان الاشیا تعرض علی روح النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وان الرسل یعرفون بعض الغیب قال اللہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا
من ارتضی من رسول انتہی اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ کفر شخص مذکور کا اختلافی ہو اتفاقی نہیں ہو
طحطاوی حاشیہ در المختار میں ہو ۲۳۸ قولہ یکفر لعل وجہہ انہ حلل ما حرم اللہ تعالی لان اللہ تعالی لم
یحل النکاح الا بشہود من الجنس فاذا اعتقد الحل بغیر ذلک فقد خالف وفی شرح
الملتقی لانہ ادعی ان الرسول علیہ الصلوۃ والسلام یعلم الغیب اھ وقال شیخی
زادہ نقلا عن التاتارخانیۃ لا یکفر لان الاشیاء تعرض علی روح النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فیعرف ببعض الغیب قال اللہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا
الا من ارتضی من رسول انتہی اس عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ کفر اتفاقی نہیں
مگر اختلافی ہو اور تکفیر اوس ناکح کی یا تو اس جہت سے ہو کہ نکاح غیر وضع شرعی کی حلت
مانی ہو یا اس جہت سے ہو کہ ناکح معتقد غیب دانی ہو پس باوجود دو ہونے سبب تکفیر کے
جس سبب کو مخالفین نے مانا ہو وہ بھی اتفاقی نہیں ہو اتنا ہی نہیں بلکہ اوس میں بھی صحیح
عدم تکفیر ہو اور صحیح کے مقابل عند الفقہا ضعیف و فاسد یا باطل ہوا کرتا ہو ؎
مجموعہ خانی جلد ثانی صـ ۳۴۹ میں ہو در فتاوی حجۃ میگوید صحیح آنست کہ این مرد
کافر نشود زیرا کہ اعمال بندگان بر پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام عرض میکنند انتہی معدن
الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہو ۳۵۰ والصحیح انہ لا یکفر لان الانبیاء علیہم

الصلوۃ والسلام یعلمون الغیب ویعرض علیہم الاشیاء انتہی خزانۃ الروایات
میں ہو وفی المضمرات والصحیح انہ لایکفر لان الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام یعلمون
الغیب ویعرض علیہم الاشیاء فلا یکون کفرا انتہی جب عدم تکفیر کا صحیح ہونا زمانہ سابق
میں آگیا تو اب مقابل صحیح کا غیر صحیح یا ضعیف وفاسد ہونا سنئے مقدمہ عمدۃ الرعایہ ص۱۰
اور رد المحتار جلد اص۴۵ میں ہو الاصح مقابل الصحیح وھو ای الصحیح مقابل للضعیف
انتہی عیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر ص۳۰۲ میں ہو وقال جامع
المضمرات والمشکلات لفظۃ الاصح تقتضی ان یکون غیرھا صحیح ولفظۃ الصحیح
تقتضی انیکون غیرھا غیر صحیح وفی جری الانھر علی الملتقی الابحر للباقانی فی شرح
قولہ ولو آل جھدا فی التنبیہ علی الاصح والاقوی قال والاصح مقابل الصحیح والصحیح مقابل
الفاسد انتہی جب والصحیح انہ لایکفر کے مقابل میں غیر صحیح فاسد اور ضعیف پایا گیا تو اسکا
حکم اور فتوی دینا علامت ص۲۲ میں آچکا ہو کہ جہل وخرق اجماع ہو پس تکفیر کا فتوی دینا اصلا
جائز ہی نہیں ہو در المختار میں ہو وان الزیلت بالصحیح او الماخوذ بہ او بہ یفتی وعلیہ الفتوی لم
یفت بمخالفۃ اھ انتہی باوجود ان روایات کے مخالفین نے تکفیر کے دو میں سے ایک
ایسے سبب کو پسند کرلیا ہو جو ضعیف غیر صحیح اور فاسد قرار پاچکا ہو اور یہ مسئلہ نظیر ہو مسئلہ
دعی ھذا وقولین ماکنت تقولین کا جسمیں بھی ممانعت کی منجملہ دو علتوں میں سے بباعث
خودغرضی وہی علت کو پسند کی تھی جسپر شارحین نے ضعف کا اشارہ کردیا تھا ملاحظہ ہو
غلام محمد کا مولف استفسار ص۳ پر نمایہ مولوی نور محمد مدرس مدرسہ انجمن اسلام سورت
کے سطر ۱۷ میں فی اللمعات قالوا انما منعھن عن ذلک کراھتہ ان یسند علم الغیب الیہ
مطلقا صلی اللہ علیہ وسلم انتہی شیخ نے لفظ قالوا سے صاف بتلادیا ہو کہ منع کی وجہ

ضعیف ہو مگر نور محمد اپنی جہالت سے اسی پر اڑا ہے ایسی ہی غلام محمد نے کیا مگر خادم اہل حدیث عبد العزیز بھی خود غرضی سے اوسی وجہ ضعیف و فاسد پر کھڑا ہے بنا چاری و اضطراری بیان پر مولوی عبد الحی صاحب کے مقدمہ عمدۃ الرعایۃ ص۱۳ سے کسی قدر عبارت نقل کرتا ہون مخالفین اوسے نصیحت جانیں اور بالکل بے مانیں آپ فرماتے ہین وفی فتاوی قاسم بن قطلوبغا عن الفتاوی الولوالجیۃ اعلم ان من یکتفی ان یکون فتواہ اوعملہ موافقا القول اووجہ فی المسئلۃ ویعمل بما شاء من الاقوال اوالوجود من غیر نظر فی الترجیح فقد جہل وخرق الاجماع انتہی اس سے ہیچون مفت کے مفتیون کا جاہل وخارق اجماع ہونا ثابت ہو وہو المطلوب فقط

دسوان شبہ حدیث انکم تختصمون پر ہے

امام المنکرین غلام محمد نے اپنے دلائل مزعومہ کے فصل دویم میں تحریر کیا ہے ہے ترمذی ص۱۵۱ عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم تختصمون الی وانما انا بشر ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ عن بعض فان قضیت لاحد منکم بشئ من حق اخیہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار فلا یاخذ منہ شیئا اس حدیث کا حاشیہ لمعات سے ہو ان ترکت علی ما جبلت علیہ من القضایا البشریۃ ولم اوئد بالوحی طرء علی منہا ما یطرء علی سائر البشر پس اگر جمیع جزئیات ما کان و ما یکون کا علم آنحضرت صلعم کو ہوتا تو طرء علی ما یطرء علی سائر البشر کی کوئی معنی نہیں ہے حالانکہ یہ جملہ وانما انا بشر سے مستنبط ہے

اقول اس مدعی اجتہاد و استنباط کی باوہ گوئی سن چکے اب شارح مشارق

٣٥٦

کا فرمودہ ملاحظہ فرماوین بقدر ضرورت یہان نقل کرتا ہون جو فرمایا ہو بان قولہ فی الدار
الآخری فاقضی لہ بنحو ما اسمع منہ ظاهرہ یدل علی ان ذلک فیما کان بسماع الخصم من
غیر ان یکون هناک بینۃ او یمین ولیس الکلام فیہ فانما الکلام فی القضاء بشهادة
الزور وان قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن قضیت لہ بحق مسلم الی اخرہ شرطیۃ وهی
لا تقتضی صدق المقدم فیکون من باب فرض المحال نظرا الی عدم جواز قرارہ
علی الخطاء ویجوز ذلک اذا تعلق بہ غرض کما فی قولہ تعالی قل ان کان للرحمن ولد
فانا اول العابدین والغرض فیما نحن فیہ التهدید والتقریع علی اللسن والاقدام
علی تلحین الحجۃ فی اخذ اموال الناس وبان الاحتجاج بہ یستلزم انہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقر علی الخطاء لانہ لا یکون ما قضی بہ قطعۃ من النار الا اذا استمر الخطاء والا
فمتی فرض انہ یطلع علیہ فانہ یجب ان یبطل ذلک الحکم ویرد الحق لمستحقہ فظاهر
الحدیث یخالف ذلک فاما ان یسقط الاحتجاج بہ ویؤول الی ما تقدم واما ان یستلزم
التقریر علی الخطاء وهو باطل انتهی ہر چند یہ بحث ایک تفصیل کا طلبگار ہو لیکن تطویل
ممل مانع ہونیکا عند کرام الناس کے نزدیک مقبول ہوا کرتا ہی مولوی عبد الحی نصرة النعیم
مین ص۹۵ پر قصہ بنو ابیرق پھر ذکر شہادہ زید بن ارقم اور شان نزول سورہ کہف کو وہوم
وہام سے نقل کرکے اوسپر تفریع فرماتے مین ملاحظہ ہو ص۹۳ فهذه الایات التی تلیت علیک
مع اسباب نزولها لو تاملتها لاذعنت فی نفسک ان سیدنا محمدا صلعم ما کان
یعلم جمیع المغیبات ویحویها والا لما قال لقتادة الخ ولما کذب زید بن ارقم الخ ولاجاب
قریشا عما سألوه من عند نفسه تحرزا من شماتة الاعداء وتوقیا عن معاناة مرارة
الکابۃ والغم الی خمس عشرۃ لیلۃ مهما تلبث الوحی من اللہ سبحانہ وتعالی انتهی

ے فاضل اجل و عالم بے بدل کا جواب کون دے سکیگا آپ کے مختلف مواد کے اختلاط
ے ترکیب حسب استنباط پیدا ہو کر سمیت مین زہر مارے بھی پار جانا چاہتا ہو اوسکی اصلاح
زامغین کے اوستاد کی منقول عبارت ضمن علامت مین گذر چکی ہو نضارۃ نظر اقدس
کیلئے دوبارہ تحریر کرتا ہون جو ابریز کے ص ۲۵۸ سے تحریر فرمائی ہو و اعظم الارواح علما و
اقواھا نظرا روحہ علیہ الصلوۃ والسلام لانھا یعسوب الارواح فھی مطلعۃ علی
جمیع ما فی العالم کما سبق دفعۃ واحدۃ من غیر ترتیب ولا تدریج ثم لما وقع الاصطحاب
بینھا وبین ذاتہ الطاھرۃ صلی اللہ علیہ وسلم امدتھا بعدم الغفلۃ حتی صارت
الذات مطلعۃ علی جمیع ما فی العالم مع عدم طوق الغفلۃ لھا فی ذلک لکن الاطلاع
لیس مثل الاطلاع فان اطلاع الروح دفعۃ واحدۃ من غیر ترتیب واطلاع الذات علی سبیل
التدریج والترتیب الخ حضور والا اس قسم کے اجتہاد کا خون ناحق تو تب ہی بہانا تھا
کہ ان قصص کے ماتقدم زمانہ مین ذات شریف کو حصول علم کلی کا کوئی مدعی ہوتا اما
حالت فقدان مین تو ایسا خیال ژاژخائی اور ہرزہ سرائی ہے یا باد پیمائی نہین تو
بلاریب خودنمائی ہے ◆

گیارہوان شبہ حدیث تلقیح پر ہے

عمدۃ المخالفین امام مسجد مولمین مولوی عبد الحی صاحب اپنے نصرۃ النعیم کے
ص ۳۲ پر تحریر فرماتے ہین واما الاحادیث التی یستدل بھا علی نفی علم جمیع المغیبات
لہ صلعم فمنھا الخ ص ۳۳ ومنھا ما روی مسلم عن رافع ابن خدیج قال قدم نبی اللہ
صلعم المدینۃ وھم یابرون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نصنعہ قال لعلکم

لو لم تفعلوا کان خیرا فترکوہ فنقصت قال فذکروا لہ ذلک فقال انما انا بشر اذا امرتکم بشیٔ من امر دینکم فخذوا بہ واذا امرتکم بشیٔ من رای فانما انا بشر فقال العلامۃ القاری ای فلیس لی اطلاع علی المغیبات وانما ذالک شیٔ قلت بحسب الظن المشہود اذ ذاک الی مسبب الاسباب واستغراقی فی عجائب قدرتہ وغرائب قوتہ التی لا تتوقف علی سبب انتہی بحروفہ۔

اقول اسکا جواب محدث دہلوی کے **اشعۃ اللمعات ترجمۃ المشکوٰۃ** سے ہر چند ہو سکتا ہے جسکو فٹ ۱۲۹ پر بعد ایک تقریر دلپذیر کے تحریر فرماتے ہیں والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داناست از ہمہ در ہمہ کارہای دنیا و آخرت انتہی اما زیادہ توضیح کی خاطر کسیقدر یہاں اور بھی کچھ لکھے دیتے ہیں فاضل مدراسی **فصل الخطاب** میں علامہ قیصری سے نقل کرتے ہیں ولا یعزب عن علمہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء من حیث مرتبۃ وانکان یقول انتم اعلم بامور دنیاکم من حیث بشریۃ انتہی ہر چند خاص حیثیت بشری سے جو کلام آپ کا ہے اسے آپ کے باقی حیثیات سے بھی متعلق جانتا جہالت سے کیا ضلالت سے خالی نہیں ہے تفسیر حسینی سورہ مریم کے ابتدا میں ہے کہ نبی برگزیدہ کیلئے تین صورتیں ہیں اول بشری جیسا کہ فرمایا انما انا بشر مثلکم دوسری ملکی جو ارشاد کیا انی لست کاحدکم تیسری حقی جہاں زمان ہو کہ لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل الخ پھر اس سے قطع نظر کرکے صورت بشری ہی میں من حیث البشریۃ آپکے فرمودہ کا مطلب اصلاوہ نہیں ہے جو مخالفین نے تراشا ہے **ملا قاری کی شرح شفاء شریف** جلد ۱ ص ۴۲ میں ہے فصل (ومن معجزاتہ الباھرۃ) ای ایاتہ الظاہرۃ ما جمعہ اللہ

(من المعارف) (ای الجزئیۃ) (والعلوم) ای الکلیۃ والمدرکات الظنیۃ والیقینیۃ او
الاسرار الباطنۃ والانوار الظاہرۃ (وخصہ) من الاطلاع علی جمیع مصالح الدنیا
والدین) ای ما یتم بہ اصلاح الامور الدنیویۃ والاخرویۃ واستشکل بانہ صلی اللہ
علیہ وسلم وجد الانصار یلقحون النخل فقال لو ترکتموہ فلم یخرج شیئا او خرج شیصا
فقال انتم اعلم بامر دنیاکم واجیب بانہ کان ظنا منہ لا وحیا قال الشیخ سیدی محمد
السنوسی اراد ان یحملہم علی خرق العوائد فی ذلک الی باب التوکل واما ہناک فلم یمتثلوا
فقال انتم اعرف بدنیاکم ولو امتثلوا وتحملوا فی سنۃ او سنتین لکفوا امر ہذہ المحنۃ انتہی
وھو فی غایۃ اللطافۃ انتہی خفاجی نے نسیم الریاض میں بعد نقل کرنے کلام
سنوسی کے گو یوں کہا کہ وھو فی غایۃ الحسن لمن تاملہ[۳۶۱] ا قاری صاحب کلام سنوسی کو
محتاج تامل بھی جانتے نہیں میں جو فرما رہے ہیں وھو فی غایۃ اللطافۃ اتنا ہی فرما کر خاموش
نہیں رہے اور اسی شرح میں جلد ۲ ص ۳۳۲ پر تحریر فرما دیا کہ وعندی انہ علیہ الصلوۃ والسلام[۳۶۲]
اصاب فی ذلک الظن ولو ثبتوا علی کلامہ لفاقوا فی الفن ولارتفع عنہم کلفۃ المعالجۃ
فانما وقع التغیر حسب جریان العادۃ الا تری ان من تعود باکل شی او شربہ یتفقدہ
فی وقتہ واذا لم یجدہ یتغیر عن حالہ فلو صبروا علی نقصان سنۃ او سنتین لرجع النخیل
الی حالہ الاول وربما کان یزید علی قدرہ المعمول وفی القصۃ اشارۃ الی التوکل وعدم
المبالغۃ فی الاسباب وعن اعمال ارباب المعالجۃ من الاصحاب واللہ اعلم بالصواب
انتہی ہذا ولنعم ما قیل ۔

چون ندری کمال فضل آنبہ	کہ زبان در دہان نگہداری
آدمی را زبان فضیحہ کند	جوز بی مغز را سبکساری

نسأل الله السلامة عما یوجب الندامة والملامة

بارھوان شبہ حدیث قام فینا مقاما فما ترک فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الحدیث پر ہے

امام المنکرین غلام محمد کے ازالہ کے ۲۵۰ پر ہو بیان ہے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعظ فرماتے تھے یا خطبہ پڑھتے تھے اور یہ تو ہر کوئی جانتا ہو کہ وعظ میں نصایح رقاق اور متعلقات امور دین بیان کیا جاتا ہے یہ نہیں بیان کیا جاتا کہ فلان شہر مین اتنے مکان ہونگے جنمین اتنی اینٹ ہونگی آٹا چونا اتنی بالو اتنے درخت فلان سال اتنے گیہون اور فلان سال اتنے اور اتنا باجرہ اور اتنے جوار وغیر ذلک لاتعد ولا تحصی اگر ایک ہی شہر کے جزئیات نہین نہین اگر ایک ہی مکان کے جزئیات بیان کئے جائین تو ایک زمانہ چاہئے اور دنیا بھر کے جزئیات کے بیان کو تو غیر متناہی زمانہ چاہئے اور بیان موضوعہ خطبہ سے باہر ہو جاوے الخ ۹

اقول پھر اسی قسم کے ہفوات عمدۃ المخالفین نے بھی نصرۃ النعیم مین داخل کردئے ہین جس سے انکے عقیدہ کی پوری جانچ ہو سکتی ہو اور ہم بوضاحت تمام ثابت کر آئے ہین کہ گیہون باجرہ تو کیا ذرہ ذرہ بھر بھی لوح محفوظ مین ہو اور وہ لوح آپ کے علم کا ایک حرف ہو جسکے بعض کی خبر آپنے صحابہ کو دی ہو محقق دہلوی مدارج شریف ۳۶۳ مین ارشاد فرماتے ہین واز انجملہ آنست کہ ہر چہ در دنیا ہست از زمان آدم تا اوان نفخہ اولی بر وے منکشف ساختند تا ہمہ احوال را از اول تا آخر معلوم کرد و یاران خود را نیز از بعضی ازان خبر داد انتہی اور اوپر علامت ۱۲۲ مین قول راہب کا ثمرۃ فی مکرۃ گذر چکا ہو جسے

علامہ ابن حجر نے علوم موروثہ من الانبیاء سے قرار دیا ہے یہ تمام برطرف رکھکر طارق ابن
شہاب کی حدیث ملاحظہ فرمائے قال سمعت عمر یقول قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم حفظ ذلک
من حفظہ ونسیہ من نسیہ رواہ البخاری علامت [١٦١/١٦٢] میں کی موصوف مولوی احمد علی
والی بخاری ص۴۵۳ پر خیر جاری اور کواکب الدراری سے ہو [٣٦٤] والغرض انہ اخبر عن
المبدء والمعاش والمعاد جمیعا قال الطیبی دل ذلک علی انہ اخبر عن جمیع احوال
المخلوقات انتہی **ارشاد الساری** جلد ۵ ص۲۰۱ [٣٦٥] میں ہے دل ذلک علی انہ اخبر
بجمیع احوال المخلوقات انتہی **مرقاۃ المفاتیح** باب بدء الخلق میں اسی حدیث کے تحت میں
ہے [٣٦٦] قال العسقلانی فیہ اخبرنا عن المبدء شیئا بعد شیء الی ان انتہی الاخبار عن حال
الاستقرار فی الجنۃ والنار ودل ذلک علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات
انتہی پھر **عمدۃ القاری** جلد ۷ ص۱۴۴ [٣٦٧] میں ہے فیہ دلالۃ علی انہ اخبر فی المجلس الواحد
بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائھا الی انتہائھا وفی ایراد ذلک کلہ فی مجلس واحد
امر عظیم من خوارق العادۃ کیف وقد اعطی مع ذلک جوامع الکلم صلی اللہ علیہ
وسلم انتہی اور **مرقاۃ** باب المعجزات میں عمرو بن اخطب کی حدیث فاخبرنا بما ھو
کائن الی یوم القیمۃ کی شرح میں علی قاری فرماتے ہیں [٣٦٨] ای مجملا ومفصلا ففیہ الاعجاز الاکثر انتہی ؎

یہ ارشاد نبوی ہے خطبہ عبد الحی نہیں ہے جسمیں خیالات ملحدانہ کو مساغ ہو سکے اور
یہ جو کہا کہ پھر دنیا بھر کے جزئیات کے بیان کو تو غیر متناہی زمانہ چاہئے بڑی جرأت
کیا کی بیجائی ہے اور نصوص شرعیہ سے گویا در پردہ انکار کرنا ہو اور کاروبار انبیاء کو
اپنے حالات ابتر سے مقائسہ کرنا ہو جو جبلی دو ہر بیدینون کا ہو ؎

مشکوۃ المصابیح میں ہے وعن ابی ھریرۃ[۳۶۹] عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال خفف علی داؤد القرآن فکان یامر بدوابہ فتسرج فیقرا القرآن قبل ان
تسرج دوابہ رواہ البخاری **مرقاۃ المفاتیح** جلد ۵ ص۳۴۳ میں **علی قاری**
رحمہ الباری تحریر فرماتے ہیں قال التوربشتی[ص۳۳] یرید بالقرآن الزبور وانما قال لہ القرآن
لانہ قصد اعجازہ من طریق القرأۃ وقد دل الحدیث علی ان اللہ تعالیٰ یطوی الزمان
لمن یشاء من عبادہ کما یطوی المکان لھم وھذا باب لا سبیل الی ادراکہ الا بالفیض
الربانی قلت حاصلہ انہ من خرق العادات علی اختلاف فی انہ بسط للزمان او طی للث
والاول اظہر وقد حصل لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ الاسراء ھذا المعنی علی الوجہ
الاکمل فی المبنی من الجمع بین طی المکان وبسط الزمان بحسب السمع واللسان فی کلیل
من الآن ولاتباعہ ایضا وقع حظ من ھذا الشان علی ما حکی ان علیا کرم اللہ وجہہ کان
یبتدئ القرآن من ابتدائہ قصد رکوبہ مع تحقق المبانی وتفہم المعانی ویختمہ حین وضع
قدمہ فی رکابہ الثانی وقد نقل مولانا نور الدین عبدالرحمٰن الجامی قدس سرہ السامی
فی کتاب نفحات الانس فی حضرات القدس عن بعض المشائخ انہ قرء القرآن حین
استلم الحجر الاسود والرکن الاسعد الی حین وصول محاذات باب الکعبۃ الشریفۃ والقبلۃ
المنیفۃ وقد سمعہ ابن الشیخ شہاب الدین السہروردی منہ کلمۃ کلمۃ وحرفا حرفا
من اولہ الی اخرہ قدس اللہ اسرارھم ونفعنا ببرکۃ انوارھم انتہی اور اس سے
بھی زیادہ حیرت انگیز یہ بات ہے جسے مولانا مرحوم عبدالرؤف صاحب تفسیر رؤفی
نے اپنی کتاب مرغوب القلوب فی معراج المحبوب کے ص۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت

علاؤالدین سمنانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ اکثر میں بعد نماز صبح کے اذکار سے

فارغ ہو کر مراقبہ کرتا ہوں اور اس عالم میں سے نکل کر اور ہی عالم میں جاتا ہوں وہاں سو سو

برس ہزار ہزار سال مشغول بعبادت رہتا ہوں ہر سال تین سو ساٹھ روز گذارتا ہوں

ہر دن پانچ وقت نماز پڑھتا ہوں ہر سال ایک ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہوں اور

اور سنن اور آداب موافق وظیفے اپنے کے بجالاتا ہوں پھر جب مراقبہ سے سر اوٹھاتا ہوں

تو آفتاب طلوع ہوتا ہے نماز اشراق کی یہاں ادا کرتا ہوں انتہی ✣

امام المنکرین غلام محمد کے مستند مولوی عبد الحی صاحب اقامۃ الحجۃ ص۱۶

میں تحریر کرتے ہیں فانقلت بعض المجاهدات مما لا یعقل وقوعها کثمان ختمات فی

یوم ولیلۃ وکاداء الف رکعۃ فی لیلۃ ونحو ذلك قلت وقوع مثل هذا وان استبعد

من العوام لکن لا یستبعد ذلك من اهل الله تعالى فانهم اعطوا من ربهم

قوۃ ملکیۃ وصلوبها الی هذه الصفات لاینکرہ الا من ینکر صدور الکرامات

وخوارق العادات انتهی ✣

تیرھواں شبہ آیۃ ومنہم من لم نقصص علیک پر ہے

غلام محمد کے ہمخیال مولوی محمد گجراتی کتب وزش نے استفتا کے صفحہ پر

تحریر کیا ہے قولہ تعالی ولقد ارسلنا رسلا من قبلك منهم من قصصنا علیك

ومنهم من نقصص علیك یعنے بعض رسل کا قصہ ہمنے بیان کیا اور بعض کا نہیں

کیا پس بیشک جنکا قصہ اللہ سبحانہ نے حضرت پر نہیں اوتارا وہ غیر معلوم رہا بس

جمیع جزئیات کا علم نہوا ✣

اقول مشکوۃ المصابیح باب بدء الخلق وذکر الانبیا میں ہے وعن ابی ذر ص۵۱۱

قال قلت یارسول اللہ ای الانبیاء کان اول قال آدم قلت یارسول اللہ ونبی کان قال نعم نبی مکلم قلت یارسول اللہ کم المرسلون قال ثلثمائۃ وبضعۃ عشر جما غفیرا وفی روایۃ عن ابی امامۃ قال ابوذر قلت یارسول اللہ کم وفاء عدۃ الانبیاء قال مائۃ الف واربعۃ وعشرون الفا الرسل من ذلک ثلثمائۃ وخمسۃ عشر جما غفیرا رواہ احمد ملا علی قاری رحمۃ الباری **مرقاۃ المفاتیح** جلد ۵ صفحہ ۳۷۴ میں تحریر فرماتے ہیں وھذا لاینافی قولہ تعالی ولقد ارسلنا رسلا من قبلک منھم من قصصنا علیک ومنھم من لم نقصص علیک لان المنفی ھو التفصیل والثابت ھو الاجمال او المنفی مقید بالوحی الجلی والثبوت متحقق بالوحی الخفی انتھی اوراوسی میں حدیث مذکور کے اخیر میں ہے ۳۷۵ العدد فی الحدیث وان کان مجزوما بہ لکنہ لیس بمقطوع فیجب الایمان بالانبیاء والمرسلون مجملا من غیر حصر فی عدد لئلا یخرج احد منھم ولا یدخل احد من غیرھم فیھم انتھی ۞

تفسیر روح البیان میں ہے ۳۷۶ قال النیشاپوری کان الاسم الشریف اربعۃ احرف لیوافق اسم اللہ تعالی کما ان محمد رسول اللہ اثنا عشر حرفا مثل لا الہ الا اللہ وھو من الاسرار المناسبۃ الخ ومحمد باعتبار البسط لا بحساب ابجد ثلثمائۃ وثلثۃ عشر مثل عدد المرسلین فانک اذا اخذت فی بسط المیم من المیم المدغم م ی م ح دال یظھر لک العدد المذکور انتھی باقی کی تحقیق کتاب الابریز وغیرہ میں ملاحظہ فرمادیں فقط ۞

الیواقیت والجواھر جلد ۲ صفحہ ۱۵۹ میں امام شعرانی رحمہ اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں ۳۷۷ فھل ابلیس یجھل شیئا من شرایع الانبیاء علیھم السلام فالجواب

ھو عالم بہا کلہا علی الکمال لیوسوس للناس بضد ما امرت الانبیاء بہ ولولا
علمہ بہا لربما التبس علیہ الامر فامر الناس بما امرت بہ الرسل و ذلک لایصح منہ
انتہی اس سے ظاہر ہو کہ جب شرایع انبیاو رسل کو لعین جانتا ہو تو اصحاب شرایع کو بھی
ضرور پہچانتا ہو اب اگر نبی کریم نجانین تو معاذ اللہ آپ کا علم شیطان کے علم سے کم
قرار پائیگا جسکے عماید وہابیہ قائل ہین وھذا ما لایستطاع تحریرہ ولا یباح تقریرہ
مع فقدان فائدۃ الامتنان فی قول السبحان وعلمک ما لم تکن تعلم وکان
فضل اللہ علیک عظیما ❖

چودھوان شبہ آیۃ وما علمناہ الشعر پر ہے

قد اخبرنی من اثق بہ کہ بمبئی کے ایک کلدار مجتہد صاحب نے ایک نیا شبہ اپنے
اجتہاد خانہ زاد سے یون ایجاد کیا ہو کہ کلام مجید مین ہو وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ
یعنے فن شاعری ایک ایسی شئی ہو جسکی تعلیم رسول کریم کو نہین ہے پھر آپ کل شئے کے
علیم نہین ہین ❖

اقول قربان ایسے ذہن و تشخیر کے اور صدقہ ایسی لکیر کے فقیر کی تقریر کے
جسکا اجتہاد اس درجہ پہونچ گیا اور سیدیکل افسرون نے ابھی تک ایسے مطلق العنان
چھوڑ رکھا ہو کسی پاگل خانہ مین تو حوالے کرکے زیر علاج رکھا نہین لیکن اسکے رگ
جان پر بغرض اخراج دم فاسد ایک آدھ نشتر بھی مارا نہین دیا خدا خیر کرے آثار و
علامات تو روی ہین اگر بچ بھی گئے تو منہ مین بواسیر پیدا ہوئے بغیر رہے تو
جعفر زٹلی کا ذمہ ہے ❖

فی الجملہ اس مادہ کو ہرزہ سرا کو ابھی تلک اتنا بھی معلوم نہین ہو کہ شئ کا معنی مشئی
وجود ہی جو ماہرین فن پر ظاہر و مبرہن ہو اور مادہ شعر گوئی نبی کریم مین قبیل ما لا ینبغی
لہ سے منصوص ہو پھر اسکے ایجاد سے نبی مین مشیت کو تعلق نہین تو معدوم محال ہو
اور معدوم محال شئ نہین ہو اور آپ تو کل شئ کے علیم مین فقط ⁂

پندرہوان شبہ اللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم پر ہے

نام کے علماء حنفیہ کے فتوے در مسئلہ غیب کے ذیل مین فقیر محمد حسین نے
لکھا ہو بخاری شریف کی حدیث ہے واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ
ما یفعل بی ولا بکم اس حدیث کی شرح مین جناب شیخ المحدثین معتمد الکل حضرت شیخ
عبد الحق محدث دہلوی یون فرماتے ہین والحاصل انہ یرید نفی علم الغیب عن نفسہ
صلی اللہ علیہ وسلم وانہ لیس بمطلع علیہ وانہ غیر واقف ولا مطلع علی المقدور
لولا لغیرہ والمکنون من امرہ وامر غیرہ انتہیٰ ⁂

الجواب

اس قسم کے شبہات فقیر محمد حسین کے اختراعی اور خانہ ساز نہین یہ تو ایک پرانا
مشن ہو مگر ایمان کے قطع و برید کا جسے نجدی ہیرزادہ یعنے محمد بن عبد الوہاب اپنی کتاب
التوحید مین لکھ گیا ہو وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصحیح واللہ لا ادری وانا رسول
اللہ ما یفعل بی ولا بکم فھذا الحدیث صریح فی انہ کان لا یعلم اما خاتمتہ فی
حال حیاتہ فکیف یعلم حال تلك المشرکین بعد مماتہ انتہیٰ مگر چونکہ اسکا جواب

مفصلاً تقدیس الوکیل مین صـ ۱۶۹ سے تا صـ ۱۸۲ بالا مزید علیہ آچکا ہے اور ایک عمدہ جواب آیندہ ضمیمہ فتوحات مین مجدد مائۃ حاضرہ فاضل بریلوی مولانا احمد رضاخان صاحب دام فیوضہم کے فتوے مین بیان ہوگا لہذا اوسی پر تحویل کرکے تطویل سے اعراض کرتے ہین ؂

سولھوان شبہ مولوی عبدالحی صاحب کی عبارت سے پیدا ہوا

غلام محمد کے دلائل پیش کردہ محکم ساناڑہ بڑودہ کے فصل تیسری مین ہو سا
الآثار المرفوعہ صـ ۳۲۸ مین ہو ومایذکرہ الوعاظ من ان النبی صلعم اعطی علم الاولین والآخرین مفصلا ووھب لہ علم مامضی ومایاتی کلیا وجزئیا وانہ لافرق بین علمہ وعلم ربہ من حیث الاحاطۃ والشمول وانما الفرق بینہما ان علم اللہ ازلی ابدی بنفس ذاتہ بدون تعلیم غیرہ بخلاف علم الرسول فانہ حصل لہ بتعلیم ربہ وھذا زخرف من القول فزور علی ماصرح بہ ابن حجر المکی فی منح الفکریۃ شرح قصیدۃ الھمزیۃ وغیرہ من ارباب الشعور والثابت من الآیات القرآنیۃ والاحادیث النبویۃ ھوان الاحاطۃ والشمول وعلم کل علم مختص بجناب الحق ولم توھب ھذہ الصفۃ من جانب الحق لاحد من الخلق انتھی

الجواب

نجدیون کا پیرزادہ محمد بن عبدالوہاب کتاب التوحید مین تحریر کرتا ہو ومایتفوہ بہ عقلاء مشرکی زماننا بان المراد نفی العلم والدرایۃ التفصیلیۃ المستقلۃ ولا ندعیہ اوانہ کان فی اول الامر ثم القی اللہ علیہ علم الاولین والآخرین وجعلہ مطلعا علی مایکون

الی یوم القیمة وامثال ذلك الهفوات فهو ابتداع فی الدین انتهی اس کلام سے
مولوی عبد الحی کیسا پہلو بہ پہلو اور چسپان ہو ہم اوپر کی روایات مین معتبرین سے جو کچھ
نقل کر چکے وہ حرف بحرف انکی تقریر سے برخلاف ہین اون تمام کے اقوال کو حضرت مولوی
زخرف القول اور زور فرمارہے ہین یہان کسیقدر شرم درکار تھی مگر اوس سے اونکے
سرکار کو چندان سروکار نہین ہو یہ خرافات بھی منجملہ اون ہذیانات کے قرار دے لیجیے جنکی
تفصیل تنبیہ الجہلہ وغیرہ رسائل مین شایع ہو چکی ہو یا جواب بھی وہی ہو جو اون رسائل کے
جوابات مین پیش کیا گیا ہو کہ کسی کی ملحق کردہ عبارت ہو فقط اور حسن ظن تو یہی چاہتا ہو
کہ ان کتابون پر نظر نہو گی یا کتاب کے ہر ایک مسئلہ اور بیان سے بروقت خبر نہو گی نہین تو
ایسا واہیات کلام علماء ثقات کی شان مین کہنے کی جرأت شاید نہ کرتے کسی کتاب پر
نظر نہونا یا اوس کتاب کے ہر ایک مضمون سے باخبر نہونا کوئی تعجب کی بات نہین ہو مثنوی
معنوی دفتر ۳ صـ ۲۳ مین اسرار نماز کی کسیقدر بیان کیے ہوئے ہین اور نور الانوار صفحہ
بحث کون المامور بہ موصوفا بالحسن کے اخیر مین کا فقرہ بھی اوسی کا مشعر ہو مولانا المرحوم
مولوی عبد الحلیم ادخله الله دار النعیم نے بھی قمر الاقمار مین وفی بعض النسخ المعتمدة وقد
بینت اسرارها فی المثنوی المعنوی زیادہ کیا ہو گو چونکہ عبارت وقد بینتہا انا الاسرار ہامش نقل تھی
جو نسخہ مکتوبہ بید الشارح مین یون تھی کہ وقد بینت انا اسرارها فی المثنوی المعنوی محض
لفظ انا نے آپ کو مجبور کر دیا کہ ہذا یشعر بان للشارح مثنویا معنویا فرما دیا ہو اب غور فرما لیجیے کہ
مثنوی متداول مین جو مطلب مذکور ہو وہ بروقت مستحضر ذہن عالی ہوتا تو کیا پھر بھی آپ
یون فرما سکتے تھے حاشا وکلا ثم حاشا وکلا ایسے ہی یہان بھی تصور فرما لیجیے کہ مسئلہ
خاص مین عبد الحی صاحب کو ان روایات سے محض نا آشنائی تھی جو ایسا فرما دیا اور قطع

الغرض اس تمام سے آپ تو نفی کر رہے ہیں اور نفی کا شہادت نامہ تقویم پارینہ کے طور پر
بیکار ہوتا ہی مجموعۃ الفتاوی میں جو فرمایا ہی کہ در شریعت محمدیہ ثابت نگردید کہ آنحضرت
بر تمامی علوم جمیع اشیاء ماضیہ مستقبلہ جزئیہ وکلیہ اطلاع داشتند الا ماشاء اللہ تعالیٰ
انتہی غالباً یہاں شریعت محمدیہ سے مراد آپ کی شریعت محمد بن عبد الوہاب نجدی ہوگی
جسمیں ثابت نہیں ہو والا شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تو علی مار بہ وضاحت ثابت ہے
کہ آپ بکل شئ علیم وذلك فضل الله يوتيه من يشاء والله
ذو الفضل العظیم

بخدمات بزرگان آخری معذرت ہیچمدان ،

یہ کہ فقیر سراپا تقصیر نے اپنی استعداد اقل قلیل اور فہم کلیل کے ذریعہ سے
تتبع کتب دینیہ کا کر کے حتی الامکان منکران دین اور دشمنان سید المرسلین صلوات
اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ اجمعین کے شبہات بموقع اور اعتراضات بمحل کا جواب دیا ہی
اور ایک ہی مطلب و مضمون کا متعدد کتب سے استخراج کیا ہو اسمیں تطویل جواب
یا ضخامت کتاب مقصود نہیں ہو محض غرض یہ ہو کہ بداعیہ ضرورت رجوع الی الاصل
کوئی کتاب اگر دستیاب نہو سکے تو دوسری سے غرض حاصل ہو جائے یا ایک کتاب
اور اوسکے مصنف پر کوئی حملہ کرے تو دوسرے اوسکے بچاؤ میں حمایۃ کام آئے ۔
جو جو کتب ماخذ روایات ہیں وہ عند الثقات اعتبار اور سنجیدگی کی نظر سے
دیکھے جاتے ہوں ویسے ہیں گو بعضا روہابیہ نجدیہ اونکو نمانے تو بھی کوئی قباحت
یا کسی قسم کا حرج نہیں ہو وجہ یہ کہ ان اوراق کی فراہمی سے منکرین جادہ مستقیم

پر آجاوینگے اور نفس لئیم کے اغوا سے اعراض کرجاوینگے مطلقا امید نہین ہے بلکہ مردم اہل اسلام لگام وہابیت اپنے کام مین لے لیوین اور ذریہ نجدیہ کی گسترده رنگین تزویری دام مین نادانستہ اپنا ایمان ہاتون ہاتھ دے دین اسماعیلیہ گروہ کی ملمع کاری سے دھوکا کھاجاوین اور عیاران گنگوہ کے فریب مین آجاوین صرف یہ مراد اور محض یہی مقصود ہے ٭

عوام کالانعام تو کیا مگر بعض خواص کالعوام بھی جب کسی نام کے ساتھ مولویت پھر حنفی کا فقرہ دیکھ لیتے ہین تو مصداق اس حکایت کے بنجاتے ہین جو مشہور ہے کہ کسی ناخواندے نے ایک نیم ملا سے سنی کا معنی دریافت کیا تو اوسنے جواب دیا کہ سنی وہ جو سنکر ایمان لاوے ایسے ہی ان حشرات الارض کا حال ہے کہ کسی قسم کا ایک چھاپا ہوا پرچہ جائے پھر اوسمین مولوی اور وہ حنفی کہا جاوے اوسکے زندقہ کیون نہون اور یہ فی زمانہ ایک رواج داوے جسپر جو اگیا وہ چت ہوئے بغیر رہ سکتا ہی نہین ہے اور ایسے جہت سے موجودہ بدکیشون نے یہی طرز اختیار کرلی ہے کہ کفر خیز زندقہ آمیز عقائد کو ترویج کی غرض سے حنفیہ کے نام سے شہرت دیکر عوام کے اعتقاد کے خون کرنے پر قابو پاجاتے ہین ٭

غلام محمد کو نظر غائر سے ملاحظہ کیجئے کہ گجراتی ترجمہ نصیحت المسلمین کی ابتدا مین حزم علی بلہوری کو ترویج مسلع کاسد کی غرض سے کتنا سراہا ہے جیسے مشارق الانوار اور در المختار کا مترجم کہنا ناکافی جانا تو خطاب ولی کامل بھی عطا فرمایا ہے تختہ ہندوستان مین وہ کونسا معمولی استعداد کا طالب علم ہے جسے عقائد حزم علی پر وقوف نہوگا اور اسکے کرتوت سے انجان ہوگا مرحوم مولانا مولوی عبید اللہ صاحب اعلیٰ مدرس

مسجد جامع بمبئی کا رسالہ **نور الشمعہ** جو مولوی **حافظ عبد الغفور** صاحب خطیب مسجد نگاری محلہ بمبئی کے نام سے شایع ہوا ہو کسنے نہین دیکھا جسمین خرم بلہوری کی اجمالی صفت مندرج ہو ترجمہ مین مذہب حنفیکی تائید سے اسماعیلیہ گروہ سے خارج ہو جاسکتا ہو مگر اس سے یہ لازم آئیگا کہ اسحاقیہ انبوہ مین بھی داخل نہین ہو زمخشری نے کہین تائید مذہب حنفیہ کروی تو کیا اب وہ دہبہ وبال اعتزال سے بے داغ ہو جاسکتا ہو حاشا وکلا ثم حاشا وکلا عوام کا اس تزویر سے تسخیر کرنا البلہ فریبی ہو لیکن

اسی گجراتی ترجمہ نصیحت المسلمین کے اخیر مین غلام محمد نے ایک فتوی کا ترجمہ ضمیمہ کر دیا ہو اوسکے عنوان کی سرخی یہ ہو ۔ فتوی از علما حنفیہ در مسئلہ علم غیب ۔ جسکا گجراتی ترجمہ یہ کیا گیا ہے ۔

હનફી. વિદ્વાનો. મસઅલાનો. ઈલમે ગેબ. આલમનો. ફતવો.

اب فرمائے کہ کون ہوگا جو یہ دیکھکر یا اوسکا مضمون سنکر سنی مسلمانون سے خارج ہو رہے اس فتوے کے اختتام پر معمولی طور پر ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہین جنھون نے دستخط کر دئے ہین اور اکثر انہین کے وہ نوعمر گبرو مدرس ہین گو بعض بعض پرانے ہی بھی جو ہو بہو مصداق اس فرد کے ہین سہ

ز اہل مدرسہ اسرار معرفت مطلب	کہ نکتہ دان نشود گر کرم کتاب خورد

عمدگی تو اس فتوے کی اس سے زیادہ اور کیا ہونی چاہئے کہ اسپر **محمود حسن** **خلیل احمد** **رشید احمد** کے دستخط اور مواہیر بھی موجود ہین اول الذکر نے تو لکھا ہے۔ الجواب صحیح بندہ محمود عفی عنہ ۔ دوسرے نے بھی کہا کہ ۔ الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ مگر تیسرے صاحب رشید احمد تو وہ ہین جنکے زلق اور پاؤن کے نسبت صاحب ازالۃ الخفا

عن علم المصطفیٰ یوں تحریر کرتے ہیں۔ یہ رشیدی بیاور نتو کا ڈگری پر اودھار کھائے بیٹھے
ہیں رات دن اسی کار خیر میں رہتے ہیں اس مدخاص میں جب کبھی قلم کفر رقم اٹھالیا ہے
تو اپنے پیر و مرشد تک کو شرک و بدعتی بنا کر رکھدیا ہے ان سند یافتہ بہشتیوں کی پنکھوڑے کے
روسے جنت الا ہو صرف اسماعیلی و رشیدی جاگیر داروں کا حصہ ہے باقی سب فقد ہے
انتہی۔ بھلا ایسے پرانے گرگ صد باران دیدہ محض نام نامی اور اسم گرامی تحت شعر
فرمانے پر کیونکر قناعت کیوں ہو جائیں کیا ایک سطر بھی تحریر نہ فرمائیں نہیں نہیں ضرور ضرور
ایک آدھ گولانٹ تو کھائیں مگر بیہودہ دلبندیزی اب مختصر نویسی ملاحظہ ہو کہ لکھے تو کچھ
کم ایک ہی سطر مگر اوسمیں بھی کیا ہی خوب چرکا اور کسی مرغوب تیزی جو غور سے نہ سنے
وہ انھیں کا سوا موقعہ دیکھئے آپ زالت برکاتہم اور عدمت حرکاتہم کا ارشاد ہے۔
علم غیب خاصۂ حق تعالیٰ ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے
خالی نہیں۔ اس پرانے کھلاڑی کو یہ تو شاید یاد نہ رہا جو ارشاد عقل سلیم میں علامۃ الوجود مفتی
ابو سعود نے فرمایا ہے وعلمناہ من لدنا علما خاصا لا یکتنہ کنھہ ولا یقادر قدرہ وھو
علم الغیوب انتہی دیکھو تفسیر کبیر جلد کے ص پر حاشیہ میں جسکو صاف طور پر
بیضاوی صاحب بھی انوار التنزیل ص۴۸۰ پر تحریر کرتے ہیں وعلمناہ من لدنا علما مما یختص
بنا ولا یعلم الا بتوفیقنا وھو علم الغیوب انتہی۔ ہاں یاد رہے کہ ابو سعود سے تو واسطہ
نہیں ہے بیضاوی تو اوسکا سپارہ پڑھا اور پڑھایا ہوگا اور یہ مطلب تو لگے جا کے ہے
پھر معذور مگر تعجب در تعجب تو یہ کہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی صاحب کے مکتوبات
جلد ا ص۲۲۶ پر حضور معذور کو نہ سوجھا جو فرما دیا ہے۔ بر علم غیب کہ مخصوص باوست سبحانہ
خاص رسل را اطلاع می بخشند انتہی واہ رے قصبۂ گنگوہ تیری علمی انبوہ میں ہمنے جے

امام کو رشید سمجھا وہ تو کفر و شرک کی رسید ہو گیا جسنے ابو سعود بیضاوی و امام ربانی کو بھی لوث شرک سے پلید کر دیا۔ ناظرین باتمکین یاد رکھیں حضرت محبوب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کی نسبت جسکے عقیدہ میں شمہ بھر عناد یا ذرہ سا فساد ہو گا وہ علی الدوام مر اللیالی والایام میں یوں ہی ناکام بدنام برے انجام سے موںھ کی کھائیگا اور ذلت پائیگا ولنعم ما قیل۔

کژ روی کو سر بتابد از شہ ما در بساط	مات باید چون پیادہ خویشتن را در پای پیل

حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ نعم المولی ونعم النصیر۔ غفرانک ربنا والیک المصیر۔ ط

میرے بھولے پھر پیارے بھائی مسلمانو میرا کہا مانو اور یقین جانو

یہ وہی خلیل اور رشید احمد ہیں جنکے مسائل باطلہ اور دلائل عاطلہ کی تردید میں دوبارہ مولانا مولوی عبد السمیع صاحب نے انوار ساطعہ کو طبع کرائی ہو جسمیں ان مکاروں اور عیاروں کے خلاف پر ۷۵ علمائے نامدار ہر ملک و دیار نے دستخط کیے اور مہر لگائی ہے پھر مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم نے انکے برخلاف بوارق لامعہ لکھی جسپر بھی ۷۰ علمائے احکام اور فضلائے اسلام نے تائیدیں اور تقریظیں لکھیں ہیں یہ آپنے کبھی دیکھی سنی ہونگی لیکن سواد عرب میں جیسے عظمت و جلال سے سیلین اخضرین معروف ہیں ویسے بلاد ہند میں صفات کمال سے یہ مشتعلین مشتعلین موصوف انکے قواعد کاسدہ اور عقائد فاسدہ کے بطلان میں **تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل** نام کی مبارک کتاب دیکھکر ان بزرگون کی حنفیت کا اولا اندازہ کر لو پھر اپنا اپنا اعتقاد از سر نو۔

تازہ کرلو مخفی و مستتر نہیں کہ یہ کتاب لاجواب پورے ۳۲۴ ص پر قصور میں چھپ چکی ہے شائق اسکے مطالعہ سے مذاقان اسلام اور ذائقان ایمان کے سوء اعتقاد اور طبعی فساد و پیرقلبی عناد پر وقوف حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکتا ہے اسی میں سے یہاں پر حضرت مخدوم جناب مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم مصنف اظہار الحق (جو سلطان البرین و خاقان البحرین کی طرف سے پایہ حرمین کے خطاب مستطاب سے مخاطب ہیں) کی تقریر تا ص ۳۰ پر سے نقل کرنا ناگزیر ہے بنا ء علیہ تحریر کئے بغیر چارہ نہیں ہے۔

تقریظ حضرت مولانا با الفضل و الکمال اولنا حضرت مولوی رحمت اللہ صاحب علیہ الرحمۃ پایہ حرمین شریفین مہاجر مکہ معظمہ زاد اللہ شرفا و تعظیما

از تقدیس الوکیل عن توہین الرشید و الخلیل ص ۳۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد اور نعت کے کہتا ہے راجی رحمت رب المنان رحمت اللہ بن خلیل الرحمن غفر لہما الحنان کہ مدت سے بعض باتیں جناب رشید احمد صاحب کی سنتا تھا جو میرے نزدیک وہ اچھی نہ تھیں اعتبار نہ کرتا تھا کہ انھوں نے ایسا کہا ہوگا اور مولوی عبد السمیع صاحب کو جو انکو میرے ساتھ رابطہ شاگردی کا ہے جبتک مکہ معظمہ میں نہیں آئے تھے تحریراً منع کرتا تھا اور مکہ معظمہ میں آنے کے بعد تقریراً بہت تاکید سے بالمشافہ منع کرتا تھا کہ آپس میں مختلف نہوں اور علماء مدرسہ دیوبند کو اپنا بڑا سمجھو پر وہ مسکین کہاں تک صبر کرتا تھا اور میرا اعتبار نکرنا کسطرح ممتد رہتا کہ حضرات علماء مدرسہ دیوبند کی تحریر اور تقریر بطریق تواتر مجھ تک پہونچی کہ تمام افسوس سے کچھ کہنا پڑا اور چپ رہنا خلاف دیانت سمجھا گیا سو کہتا ہوں کہ میں جناب مولوی رشید احمد کو رشید

سمجھتا تھا پر میرے گمان کے خلاف کچھ اور ہی نکلے (یعنے غیر رشید) جسطرف آئے اوسطرف ایسا تعصب برتا کہ اوسمین اونکی تقریر اور تحریر دیکھنے سے رونگٹا کھڑا ہوتا ہے حضرت نے اول قلم اسپر اُٹھایا کہ جس مسجد مین ایک دفعہ جماعت ہوئی ہو اوسمین دوسری جماعت گو بغیر اذان اور تکبیر کے ہو اور دوسری جگہہ ہو جائز نہین آپ کا اور آپ کے متبعین کا وہ حکم تو تہا جو نجدیون کا وقت حکومت مکہ معظمہ کے تہا کہ جو جماعت اول مین حاضر نہو اوسکو سزا دیتے تھے سو آپ کا اور آپ کے متبعین کا ایسا حکم جاہلون کے واسطے من و سلوی ہو گیا کہ سب موسمون مین خاصکر شدت گرمی کے موسم مین عذر ہاتھ لگ گیا کہ عذر کے سبب اب تو جماعت فوت ہو گئی ہے۔ دوسری جماعت جائز نہین دکان اور گھر چھوڑ کر مسجد مین کسواسطے جاوین اور علمار نے جو مخالف اونکے لکھا کب سنتے تھے اپنی ہٹ پر روز بروز بڑھتے تھے پھر ایک فاسق مردود کو جو اپنے کو حضرت عیسی کے برابر سمجھتا تھا اور سب انبیار بنی اسرائیل سے اپنے کو افضل گنتا تھا اور اپنے بیٹے کو درجۂ خدائی پر پہونچاتا تھا عیسی اور موسی اور پیغمبر علیہم السلام کا کیا ذکر ہے اور اوسکے مرید تو کھلم کھلا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اور حضرت بہاؤ الدین نقشبند اور حضرت شہاب الدین سہروردی اور حضرت معین الدین چشتی قدس اللہ تعالی اسرارہم کو جنکے سلسلون مین لکھو کہا صالحین اور ہزارہا اولیا مقبول رب العالمین گذرے ہین کافر اور گمراہ کنندہ بتلاتا تھا اور بیچارے۔

این سلسلہ از طلائے ناب است	این خانہ تمام آفتاب است

بڑا بھائی اس مردود کا دنیا کی کمائی کے لئے اوہی طریقہ برتتا ہے اور دوسرا چھوٹا بھائی اوسکا امام الدین نامی چوہڑون اور بھنگیون کے پیغمبری کا دعوی کرتا ہے اور اونکے نزدیک بڑا مقبول پیغمبر ہے حضرت مولوی رشید اس مردود کو مرد صالح کہتے تھے اور

جو علماء اوس مردود کے حق مین کچھ کہتے تہے مولوی رشید احمد اپنی ہٹ سے نہین ہٹتے تہے اور
کہتے تہے مرد صالح ہو الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے اسکو جہوٹا کیا اور بیٹے کے حق مین جو دعوی کرتا
اسمین بالکل ہی جہوٹا کیا پہر حضرت مولوی رشید رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
نواسے کیطرف متوجہ ہوئے اور انکی شہادت کے بیان کو بڑی شدت سے
محرم کے دنون مین گو کیسا ہی روایت صحیح سے ہو منع فرمایا اور حالانکہ حضرت شاہ ولی اللہ
صاحب سے جناب مولانا اسحاق مرحوم تک عادت تہی کہ عاشورے کے دن بادشاہ دہلی
کے پاس جاکر روایات صحیح سے بیان حال شہادت کرتے تہے سو یہ سب انکے مشائخ کرام
و اساتذہ عظام مین ہین سو آپکے تشدد کے موافق ان مشائخ کرام و اساتذہ عظام کا جو حال
ہے وہ ظاہر ہے اور میرے نزدیک اگر روایات صحیح سے حال شہادت کا بیان ہو تو فائدہ سے خالی
نہین مینے خود تجربہ کیا ہے کہ جب مین ہندوستان مین تہا عاشورے کے دن حال شہادت کا بیان
کرتا تہا اوس مجلس مین کم سے کم ہون تو ہزار آدمی سے زیادہ ہی ہوتے تہے اور اس بیان شہادت
مین تعزیون کے بنانے کی برائی اور جو رسوم و بدعات تعزیونکے سامنے کیجاتی ہین انکی برائی بیان
کرتا تہا اور اسمین تین فائدے تہے اول یہ کہ مین چھ گہڑی دن چڑھے اس وعظ کو شروع کرتا
تہا اور دوپہر تک اس مجلس کو ممتد بناتا تہا سو ہزار سے زیادہ آدمی تعزیون کے دیکھنے اور ان
رسوم اور بدعات کے کرنے سے رکے رہتے تہے دوسری یہ کہ اُس بستی مین ساٹھ تعزئے بنتے
تہے جسمین دو شیعون کے اور اٹھاون سنت و جماعت کے سو اٹھاون مین سے دو ہی برس
مین اکتیس کم ہوگئے تہے دو برس کے بعد غدر پڑ گیا اور مین ہندوستان سے نکل کھڑا ہوا امید کہ
ایک برس اگر رہنا میرا اور ہوتا تو یہ ستائیس جو اٹھاون مین سے باقی تہے موقوف ہو جاتے
تیسرے یہ کہ ہزار آدمیون سے اونچے کو بلا واسطہ اور ہزارون مرد اور عورت اور بچون کو بواسطہ

ان ہزار کے برائی تعزیہ کی اور ان بدعات کی معلوم ہو جاتی تھی پر شکر کرتا ہوں کہ حضرت
رشید نے حرمت بیان شہادت پر قلم اٹھایا اور شہادت کے باطل کرنے پر لب نہ کھولے پھر
حضرت رشید نے جو فولے کیطرف توجہ کی تھی اسی پر اکتفا نہ کر کے خود ذات
حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وعلی اخوانہ وآلہ واصحابہ وسلم کیطرف توجہ کی پہلے مولود کو
کنھیا کا جنم اشٹمی ٹھہرا دیا اور اسکے بیان کو حرام بتلایا اور کھڑے ہونیکو کوئی کیسے ذوق
شوق میں ہو بہت بڑا منکر فرمایا اس ٹھہرانے بتلانے فرمانے سے لکھو کہا علمار صالحین اور
مشائخ مقبول رب العالمین انکے نزدیک برے نفرتی ٹھہر گئے پھر ذات نبوی میں اسیر بھی
اکتفا نہ کر کے اور امکان ذاتی سے تجاوز کر کے چھ خاتم النبیین بالفعل ثابت کر بیٹھے اور امکان
ذاتی کے باعتبار تو کچھ حد ہی نہ رہی اور انکا مرتبہ کچھ بڑے بھائی سے بڑھتے نہ رہا اور بڑی
کوشش اسمین کی کہ حضرت کا علم شیطان لعین کے علم سے کہین کمتر ہو اور اسی
عقیدے کے خلاف کو شرک فرمایا پھر اس توجہ پہ جو ذات اقدس نبوی کی طرف تھی اکتفا
نہ کیا ذات اقدس الٰہی کیطرف بھی متوجہ ہوئے اور جناب باری تعالی کے حق
مین دعوی کیا کہ اللہ کا جھوٹ بولنا ممتنع بالذات نہین بلکہ امکان جھوٹ بولنے کو اللہ کی بڑی
وصف کمال کی فرمائی نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات مین توان امور مذکورہ کو ظاہر اور باطن
مین بہت برا سمجھتا ہوں اور اپنے محبین کو منع کرتا ہوں کہ حضرت مولوی رشید کے اور اونکے چیلے
چانٹوں کے ایسے ارشادات نہ سنین اور مین جانتا ہوں کہ مجھپر بہت کہلم کہلا تبرا ہوگا لیکن جب جمہور
علمار صالحین اور اولیائے کاملین اور رسول رب العالمین اور جناب باری جہان آفرین کو
زبان اور قلم سے نہ چھوڑے تو مجھے کیا شکایت ہوگی۔ قصبہ گنگوہ ہمارے درلنہ تا محل اولیار کرام
سلسلہ چشتیہ صابریہ کا رہا انہین سے ایک ناپاک الٰہی بخش نامی بعد مرنے کے خلق کے نزدیک

ایسی روح خبیث موذی مشہور ہوا کہ صدہا کوس تک اُسکی ایذاء سے خلق ڈرتی ہو گیا اوس خبث
کے سبب ان اولیاء کو جو بکثرت ہوئے برا کہہ سکتا حاشا وکلا وہ تو اپنی زندگی مین حنبل کے سبب
بڑا اعتبار رکھتا تھا خوف یہ ہے کہ اگر کوئی بڑا اعتبار والا حضرت گنگوہ مین نکل کھڑا ہو تو اس
کا تا خوف ہوگا اور جیسا مشکوۃ المصابیح مین کتاب الامارہ مین حضرت ابوہریرہ سے روایت
ہے تعوذ باللہ من راس السبعین وامارۃ الصبیان مین بھی اس زمانہ کے حالات اور
حضرت رشید اور انکے چیلے چانٹون کی تحریر اور تقریر سے پناہ مانگتا ہون جو اس مقدمہ مین وہ
کچھ میرے اوپر تحریر کرینگے تین سبب سے انکے جواب کیطرف التفات نکرونگا اول یہ کہ شدت کا
ضعف ہو اور مجھ مین طاقت ان چیزون کی طرف توجہ کی ہی نہین دوسری یہ کہ اس امر مین
توجہ مصلحت زمانہ کے بالکل خلاف ہو تیسری یہ کہ اور بہت اللہ کے بندے انکے مقابلہ پر کھڑے
ہین باقی رہے اور دو بات ایک یہ کہ فرماتے ہین بموجب خواب کسی شخص کے کہ علماء دیوبند
کے علماء حرمین سے افضل ہین سبحان اللہ چھوٹا منہ بڑی بات شیخ عبد الرحمن سراج نے بیس برس
منصب افتاء پر قیام کیا اس بیس برس مین صغیر اور کبیر موافق مخالف انکی دیانت کے قائل ہین
انسے پہلے سید عبد اللہ مرغنی جو مفتی تھے انکی دیانت وامانت بھی ضرب المثل ہو اور اکثر علماء صالحین
یہان موجود ہین گو بعض غیر صالحین بھی یہان موجود ہین بعض کی خطا سے اکثر کے حق مین
بدگمان ہونا شان مسلم کی نہین دوسرے یہ کہ فرماتے ہین کہ مسجد الحرام مین ایک عالم نابینا سے مولد
کا حال پوچھا گیا انھون نے کہا (بدعۃ وحرام) شاید نابینا مولوی محمد انصاری سہارنپوری ہو
جو تقیہ سے نام اونکا نہین لیا کہ اونکو کہ کام صغیر وکبیر اہل علم سے برا کہتا ہی پایا اور کوئی ایسا اندھا
عقل اور بینائی کا ہوگا سبحان اللہ خواب ایک مجہول شخص سے دیوبند کے علماء حرمین کے
علماء سے افضل ٹھہرین اور ایک بینائی کے اندھے کے کہنے سے جو حقیقت مین وہ عقل کا

بھی انمناہی مولود بدعت اور حرام ٹھہر جائے۔ اسپر مجھے ایک نقل یاد آئی کہ مداری فقیرون مین کہ
اکثر انھین کے رند وبدمذہب ہوتے ہین گو شاذ ونادر بعض انمین کے اچھے بھی ہون ایک اپنے
مرید کو کہتا تہا کہ بعد کچھ خدمت کے تجھے ایک نکتہ فقیری کا بتاؤنگا بعد چند مدت کے اوسنے خدمت
کرکے جو وہ نکتہ پوچھا تو کہا کہ **مولی۔ محمد۔ مدار** تینون کے اول مین میم ہو اور اسمین اشارہ
ہو کہ تینون کا درجہ ایک ہی رہا دوسرا نکتہ تجھے بعد اور کچھ خدمت کے بتاؤنگا بعد گذرنے مدت اور
کرنے خدمت کے جو دوسرا نکتہ پوچھا کہا کہ **مکہ۔ مدینہ۔ مکھن پور** تینون کے اول مین میم
ہو اور اسمین اشارہ ہو کہ یہ تینون آپسمین برابر ہین اُس رند نے مکہ مدینہ کو مکھن پور کے برابر بتلایا
تہا حضرت مرج بھولئے ہر کہ آمد برآن مزید کرد۔ دیوبند کو مکہ مدینہ دونون سے افضل ٹھہرانکا
کیون نہو شاباش۔ این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔ اور دوسری بات یہ ہو کہ براہین قاطعہ
مین انوار ساطعہ کے جواب مین کوئی فقرہ نہوگا کہ اسکے مصنف کو صراحۃً کلمات فحش سے یاد
نہ کرتے ہون اسپر مجھے دوسری نقل یاد آئی کہ جامع مسجد کے شہدے کہ رنڈے اور گالی گلوچ
بکنے مین مشہور ہین ہو ایک کی بیعت کا جب مینے حال سنا تو معلوم ہوا کہ اسکے مرشد نے وقت بیعت
لینے کے یہ کہا تہا کہ سن بے جو کھیلیو گالی گلوچ بکیو پر کاف لام سے رکیو سنکر کے یہ مضمون میری
سمجھ مین نہ آیا مینے لگے ایک معتبر سے پوچھا کہ اس قول کے کیا معنے ہین کہا کاف سے مراد کافر
کہنا اور لام سے لعنت کرنا سبحان اللہ جامع مسجد کے شہدے کافر کہنے اور لعنتی کہنے کو ایسا برا
سمجھین اور براہین قاطعہ کے مصنف انوار ساطعہ کے مصنف کو مشرک اور کافر بتلاوین۔

بعض جگہہ بعض چیزین نہین مشہور ہین جیسی میری بستی کرانہ اور نانوتہ جسکے رہنے والے مولوی
قاسم اور مولوی یعقوب وغیرہ ہاتہے نحوست مین مشہور ہو کہ عوام صبح کو انکا نام ہی نہین لیتے
کرانہ کو ہیرون والا شہر اور نانوتہ کو جھوٹا شہر کہتے ہین اور کسی اور کا مذہب اور انبیٹھہ جو حق مین

مشہور ہین اور ان بستیون کے اہالی مین کچہ نہ کچہ تاثر ہوتے ہین میری بستی کی تاثیر میرے
مین یہ ہوئی کہ ایسا زمانہ نحوست دیکہا اللہ تعالیٰ مولوی خلیل احمد کو انکی بستی
کے خواص سے بچاوے اور حضرت مولوی غلام دستگیر صاحب
کو انکے رد مین جزائے خیر عطا فرماوے آمین ثم آمین
العبد محمد رحمت اللہ بن خلیل الرحمن غفر لہما المنان

محمد رحمت اللہ ۱۲۹۴ — ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۰۷ از مکہ معظمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عربی رسالہ جناب مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری کا جواب مین براہین قاطعہ کے
من اولہا الی آخرہا جناب مولوی رحمت اللہ صاحب نے سنا اور مین نے سنایا سننے
کے بعد آپ نے اسکے مضامین کی تائید مین تقریظ مرقومہ بالا اپنی زبان فیض بیان
سے فرمائی اور اسکے اخیر مین اپنی مہر کرائی ۔ العبد حضرت نور
مدرس اول مدرسہ ہندیہ مکیہ ۔ تحریر ۱۸ ماہ ذیقعدہ ۱۳۰۷ھ

حضرت نور ۱۲۹۸

اردو رسالہ جو عربی رسالہ کا ضمیمہ ہے جواب مین براہین قاطعہ کے تصنیف جناب
مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری من اولہا الی آخرہا جناب مولوی رحمت اللہ صاحب
نے سنا اور اس احقر نے سنایا اور بعد سننے کے اسکے مضامین کی تائید مین
اپنی زبان فیض بیان سے یہ تقریظ مرقوم بالا فرمائی اور اسکے
اخیر مین اپنی مہر ثبت کرائی ۔ فقط

عبد السبحان

العبد عبد السبحان عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ ہندیہ واقع مکہ معظمہ بقلم خود

اب بھی کوئی مسلمان انجان رہکر حنفیت کے گمان سے انکی تزویر و طغیان سے غافل و
ذاہل رہے تو ہمین اتنا ہی پڑھ دینا کافی و وافی ھذا بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ

ومن عمی فعلیہا وما انا علیکم بحفیظ ٭

اندازہ لگا کہ اکثر ناظرین نے نہ تو تقدیس الوکیل کی صورت دیکھی ہو اور نہ رشید و خلیل کی صورت ملاحظہ کی لہذا ہم یہاں بداعیہ ضرورت مجمہ ایک اور نمونہ بتلاتے ہیں اوسے فکر و غور سے دیکھہ بھال کر ہر ایک انسان چوکنا رہیگا تو بانی کے یاجوج ماجوج کے سریان افتتان سے خمیازہ خسارت ایمان ہرگز نہ سہیگا وباللہ التوفیق وھو خیر الرفیق ٭

غلام محمد کے نامی گرامی رسالہ استفسار کے ص ۳ پر قاضی رحمت اللہ جی کی تائید ثبت ہو رہی ہیں وہ خود آپ کو اہل سنت والجماعت مقرر فرما رہے ہیں اسکا تو تعجب ہی نہیں ہو ہم یہی ایک مشہور مضمون کو نئے پیرایہ سے موزون کر کے کہے دیتے ہیں ۔

قاضی چہ لاف میزنی از پاکدامنی	بر شملہ تو این ہمہ داغ شراب چیست

بڑی حیرتناک بات تو یہ ہے جو یہیں فرما رہے ہیں ۔ اور ایسے مسئلہ یقینی پر ناظمہ راہ حق حکیم قمرالدین صاحب ساکن بڑودہ کی تالیف شدہ پر تمام شہر سورت کے علما و مشائخین کی تصحیح و سواہیر ثبت ہو اور بعض اہل نادیہ کی تصحیح موجود اور جو انکار کرتا ہو وہ خارج سنت و جماعت ہے انتہی ۔ یہاں پر صائب کا شعر ۔

ننمائی بصاحب نظران جوہر خود را	عیسی نتوان گشت بتصدیق خرے چند

تو لکھنا بجا ہو پھر کیا مضمون کا یہ کلام پڑھنا بھی خطا ہو گہ ۔

صائب دو چیز می شکند قدر شعر را ۔	تحسین بیوقوف و سکوت سخن شناس

قاضی جی نے پوری طاقت صرف کردی اور بیہودہ ور لگا دیکھو ناظمہ راہ حق سے استدلال فرمایا باقی کتب دینیہ سے موخبہ پھیر کر جو ادھر جھکے گویا اپنے عندیہ میں اقامت دلیل کا حق ادا کر چکے دیا ایسی عیاری اور طمع کاری کی قدر اور اعتبار ہی تو تب ہی ممکن و قابل ترجیح تھی کہ

حکیم قمرالدین صاحب گنگوہ اور دیوبند سے بھی مقامات چند اودھر ہوتے تا مبلغ فضل کمال کا سرمایہ غیر معدود باقی رہجاتا مگر قاضی جی کھڑپیٹ جلدی سے کھلواکی بازی گنڈی ہوگئی لینے پڑی غلطی کھائی جو ساکن بڑودہ کی قید لگائی اتنا نہ فرماتے تو اور و نکے طور پر علمار حنفیہ مین یہ بھی سمجھا جاتے خیر مضی مامضی ولقد ماقضی تائید لکھتے وقت شائد محکمہ دار القضا مین آپ کے سامنے فرنگی ہوگا اس جہت سے ٹھوکر کھائی آپ کا قصور نہین جو آپ معذور ہو لیکن اب پھر سے سوٹھو کھولو اور جان پہچان کرلو کہ یہ وہ حکیم قمرالدین صاحب ہین جنھون نے بنابر مشہور روزبان زد نزدیک و دور آپ پونہ ڈرجن یعنے پورے آدھی کوڑی مین ایک کم علماؤ اونکو اسی بحث کے لئے بڑودہ بلوایا اور رات کو شیرچہ کھلایا علی الصباح انکی بری مٹک تر نہین ہن اسنے بری شکم فرمایا اور چھوٹو میان کے گھر کا راستہ بتایا اگر یہ امر مشہور صحیح ہو اور پھر ناظم کی عبارت کا وہی مطلب ہو جو بعض شناسان سامی نے اختراع کرکے قرار دے لیا ہو تو اب چندے فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ سو گذر کر ولمن انتصر بعد ظلمہ فاولئک ما علیہم من سبیل پر کاربندی مین کوئی حرج نہین ہو لہذا معروضہ کو گوش حق نیوش سے اصغا کرکے قصا کیجئے ٭

حکیم جی کا شطرنج کی بردومات مین تضییع اوقات صلوات کرنا تو معلوم ہوگا اور نیز آپ کی عکسی تصویر نستعلیق پیرایہ مین مختلف مقامات کے دیوارون پر آویزان بھی ملاحظہ کی ہوگی مگر اس بار ایک خاص اجلاس مین کتیا کو پاس لئے ہوئے انگریزی ٹوپی زیب سر اور کوٹ پتلون کے لباس مین جو تصویر کھینچائی ہے اور ایسی حالت مین ڈاڑھی کی بھی خالبا جسے فرینچ کٹ کہا کرتے ہین اوس قرینہ سے صفائی ہو اس پیکر پاک کو ایک پلے مین رکھدیجئے اور مقابل کے پلے مین آپ کے کلام بلاغت نظام کو دھر دیجئے

جو وہ کیفیت انجمن اسلام بڑودہ بابت ۱۸۹۹ء کے صفحہ ۵ تا ۱۶ پر ارشاد فرماتے ہیں

عالم کو گر عمل نہیں جاہل ہو بے خبر
تصویر ہیولیٰ ہو کہ جو ہے بے اثر

کشتی ہو ایک شکستہ سکان ہو بغیر در
گر راست پوچھتے ہو تو ہو خار پر ضرر

عامل نہیں ہو گر متعدی مرض ہے وہ
مضمون کفر و ظلم کا خالص غرض ہے وہ

مفہوم اسکے فعل سے ہوتا ہے صاف حال
ہر گفتگو کی جاہل رہے علم کو مجال

یہ رد و کد زبانی ہو ولیکن ہو قیل و قال
جسکا جواب کچھ نہیں سننے اگر سوال

انسان اپنے نفس پہ کامل بصیر ہے
یہ سود اعتقاد کی ظاہر نظیر ہے

ہاں بعض نے کہا ہے جو عالم ہو بے عمل
لیکن یہ بات بھی ہو مخصوص اکیا محل

رکھ فعل سے نہ واسطے غرض قول پر ہو عمل
تعلیم یا فتوں کے لئے ہے یہ ایک مثل

دیوار پر لکھی ہو نصیحت تو مان لے
عالم جو بے عمل ہو اسے خاک جان لے

پس اہل انجمن نے کیا سوچ کر خیال
جنکو علوم دین محمد میں تھا کمال

آگے تھے اہل علم بڑودہ میں بے مثال
پر ہو گیا ہے اب تو زمانہ کا اور حال

تعلیم علم دین ہو نہ قرآن کا شوق ہے
پتلون و کوٹ کرکٹ و ہوٹل سے ذوق ہے

قاضی جی حضور والا کی ادھی حیرتناک فوٹوگراف اور اس کلام پاک وصاف کا انصاف
آپ ہی پر چھوڑا جاتا ہے اما انجا کہ یہ عوارض فرازی سے بحث ہے جسے صاحبان تہذیب جدید

بہت ہی ناپسند کرتے ہیں اس سے پہلوتہی کرکے حکیم جی کا علمی سرمایہ ملاحظہ کیجئے جسے آپ اپنے ایک قبلہ پر خط میں تحریر کررہے ہیں وہو ہذا۔

جناب قبلہ جمعدار حسین میاں صاحب دومی سلمہ

پیرزادہ علی میاں صاحب نے مجھسے مسئلہ پوچھا تھا اور کہا تھا کہ آپ تحریر کرکے روانہ کروگے تو بڑی مہربانی ہوگی صورت مسئلہ کی یہ ہو کہ اگر مصلی کو یقین ہو کہ نماز صبح کی ایک رکعت بھی جماعت کے ساتھ ہاتھ آئیگی سنت صبح کی پڑھلی اور جماعت میں شامل ہوجاوے اور اگر ایک رکعت کے ملنے کا یقین نہو تو سنت کو ترک کرے اور جماعت میں شامل ہوجاوے اور آفتاب خوب روشن ہونے کے بعد سنت کی قضا کرے اور افضل یہی ہو اور قضا سنت کی آفتاب نکلنے کے پہلے درست نہیں ہو اور یہ سنت کی قضا اسواسطے ہو کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنت قضا پڑھی ہو لیلۃ العرس میں یہ مضمون شرح وقایہ کا ہو اور عبارت اوسکی یہ ہو ویترك سنۃ الفجر ویقتدی من لایدرکہ فان فاتت بدون الفرض لایقضی قبل طلوع الشمس فیقضی السنۃ بعد طلوع الشمس الی الزوال عند محمد رحمہ اللہ ۔

العبد خادم الطلبۃ قمرالدین عفی عنہ

اس قطعی حکم میں لیلۃ العرس اور شرع وقایہ لفظی فاش خطائیں قلم اعجاز رقم سے صفحہ قرطاس پر چکیدہ ہوئیں اسکا چنداں اندیشہ نہیں ہے مگر خطائے معنوی جو حضور سے سرزد ہوئی وہ تو دانایان فن پر روشن و مبرہن ہے کیا اسمیں بھی مضائقہ نہیں ہوتا۔

ہدایہ میں ہو واما عند محمد رحمہ اللہ تعالی یقضیہا الی الزوال لان النبي صلی اللہ علیہ وسلم قضاہا بعد ارتفاع الشمس غداۃ لیلۃ التعریس ولہما ان الاصل فی السنۃ ان لایقضی لاختصاص القضاء بالواجب والحدیث ورد

فی قضائہما تبعاً للفرض فبقی ما رواہ علی الاصل اور غلام محمد کے بھی مستند

مولوی عبدالحی صاحب کے مجموعۃ الفتاوی جلد ا صفحہ ۲۶۹ پر ہے :-

سوال ۹۷۔ سنت فجر اگر بضرورت شمول جماعت ترک شود پس ادائے آن قبل

از طلوع آفتاب بلا کراہۃ جائز ہست یا نہ بینوا توجروا۔ **ہوالمصوب**

از حدیث قیس خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقیمت الصلوۃ فصلیت معہ

الصبح ثم انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجد نی اصلی فقال مہلا یا قیس

اصلاتان قلت انی لم اکن رکعت رکعتی الفجر قال فلا اذن انتہی اخرجہ الترمذی

وابن ماجہ وغیرہما عدم کراہت ثابت وضعف اسنادش چنانکہ ترمذی وغیرہ بیان کردہ

ہست نہ بدرجہ ہست کہ مسقط احتجاج باشد لیکن حنفیہ بسبب تقریر اصولی حکم کراہت میدہند

عینی در عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میفرماید قلت استقرت القاعدۃ ان المبیح والحاظر

اذا تعارضا جعل الحاظر متاخراً وقد ورد النہی فی احادیث کثیرۃ انتہی :-

اور پھر مجموعۃ الفتاوی جلد اول صفحہ ۲۲۳ پر ہے۔ استفتار ۱۲۳-۳۸۰۔ مایقول العلماء

فی ہذہ المسئلۃ ذکر فی کتب الاصناف قاطبۃ لا یقضی سنۃ الفجر الا اذا فاتت

مع الفجر فیقضیہا تبعاً للقضائہ قبل الزوال واما اذا فاتت وحدہ فلا تقضی قبل

طلوع الشمس بالاجماع لکراہۃ النفل بعد الصبح والاصل فیہ قولہ علیہ السلام

لا صلوۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس ولا صلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس

رواہ ابوداؤد ولکن یعارضہ ماروی قیس بن عمرو رای رسول اللہ رجلا یصلی

بعد صلوۃ الصبح رکعتین فقال صلوۃ الصبح رکعتین فقال الرجل انی لم اکن

صلیت الرکعتین اللتین قبلہما فصلیتہما الان فسکت رسول اللہ رواہ ابوداؤد

فما وجه التوفیق ورفع التعارض - بینوا توجروا - هو المصوب - لاشك فی صحة الاحادیث التی وردت بالمنع عن الصلوة بعد طلوع الفجر حتی تطلع الشمس وبعد العصر حتی تغرب من التطوعات علی ما فی الصحیحین وغیرہما وکذا لا شبهة فی کون الحدیث الدال علی جواز اداء سنة الفجر بعد صلاة الفجر قبل طلوع الشمس محتجا به الا ان اصحابنا لما اثبتوا فی الاصول ان النص المبیح والمحرم اذا تعارضا یقدم المحرم وان القول مقدم علی الفعل والتقریر حکموا هنا بالمنع عملا باحادیث النهی العامة القولیة المحرمة وکذا قال العینی فی النهایة شرح الهدایة بعد ذکر التعارضین ان المبیح والحاظر اذا تعارضا جعل الحاظر متاخرا وقد ورد النهی فی کثیر من الاحادیث انتهی - اس بیان سے حکیم جی کی فقاہت کا اندازہ کرکے ناظمہ راہ حق کا نام نہ لیجئے مجھے تو بڑا تعجب یہ ہے کہ آپ کے حکیم جی بوحنیفہ شرب کے ہوکر محمد کے مذہب مین کیون شامل ہوگئے خیر اسے بھی جانے دیجئے اور ایک نیا ماجری سن لیجئے ؎

امام المنکرین غلام محمد کے بھی مستند مولوی حقانی نے مقدمہ تفسیر حقانی مین لکھا ہے یوروپ مین ملک کے ملک ایسے بیدین و ملحد ہوگئے کہ جو خدا اور خدا کی باتون پر قہقہہ اڑاتے ہین جنکا اثر ہندوستان مین بھی بولوس ہند سید احمد خان بہادر کے ذریعہ سے نوجوان انگریزی خوانون مین پہونچا اور شراب خواری وزنا نے از حد رواج پایا اور اوسمین ہو سید احمد خان کی تفسیر ملاحظہ فرمائیے کہ جسمین یوروپ کے ملحدون کی تقلید کرکے قرآن مجید کو بالکل محرف کردیا ہو خرق عادات اور معجزات انبیاء اور ملائکہ اور جن و شیطان و نعمای جنت اور عقوبات دوزخ کا محض انکار ہو اور پیغمبر علیہ السلام

کی وحی کو مجذوبانہ خیال بتایا ہو اور وجود اور اثر دعا پر وغیرہ بہت امور منصوصہ پر مضحکہ
کیا ہو اور اوسی مین ہو تفسیر قرآن سید احمد خان دہلوی کی ہنوز ناتمام ہو اس شخص نے اپنے
خیالات باطلہ کو کہ جو ملحدین یوروپ سے حاصل کئے اور جنکی اتباع کا نام انکے نزدیک
ترقی قومی اور فلاح اسلام ہو درج کیا ہے در اصل یہ کتاب تحریف قرآن ہو نہ تفسیر خان صاحب

بہادر کی بیباکی اور الحاد کی وجہ سے تمام ہندوستان کے علما نے تکفیر کا فتوی دیا ہو
مگر چونکہ وہ اور انکی ذریت جنت دوزخ کے منکر اور الہامی باتون کو لغو سمجھتے ہین اسلئے اس
کفر کی بھی کچھ پروا نہین کرتے بلکہ مضحکہ اوڑاتے ہین العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ ؛

انھین مولوی حقانی صاحب کے ایک لکچر کی عبارت رسالہ رد نیچریہ مرتبہ مرزا محمد
بیگ دہلوی مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی سے یہان پر نقل کر دینا بھی خالی از فوائد نہین آپ کا
ارشاد صدق بنیاد ہو — سید اگرچہ ہم ہی مسلمانون مین ایک پرانے معزز شخص ہین
مگر زمانے کی نیرنگیون اور تیرہوین صدی کے اثر نے نئے ریفارمر مصلح قوم پیدا
کر دئے پھر تو وہ تھے اور اونکے ہاتھ صاف انکو ہندوستان مین پروسیی اور ترمیم اسلام
بہانا سید نے ترمیم تو کیا بلکہ پرانے اسلام کو جڑ سے گرا کر ایک نئے اسلام کی بنیاد ڈالی
اور اسکے حدود کو وسیع کر دکھایا کیونکہ اسلام قدیم مین جو مسلمانون کو محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سے پہونچا ہو انبیا کو تو کیا ایک نبی کو بھی نہ مانے کتب آسمانی تو کیا ایک کتاب کا بھی انکار
کرے وہ قطعاً دائرہ اسلام سے خارج قرآن مجید کی متعدد آیتین اور بیشمار صحیح احادیث
صاف صاف کہہ رہی ہین کہ ان باتون مین ایک کا بھی منکر جہنمی ہو جو خالداً مخلداً جہنم مین جلیگا
سید کے اسلام مین ہندو عیسائی دہریے بت پرست سب داخل ہین اور جنت کے
مستحق ہین پھر اسلام جدید کے بموجب سید نے تفسیر مین مغربی فلاسفرون کے خیالات

جھٹلانے اور اصلی معانی کو دھکے دے دیکر باہر نکالنے مین جو کوشش کی وہ اسلام جدید کے پیروؤن کے نزدیک قابل شکوری ہی اسکے بعد سید نے ایک اور بھاری کام کیا وحی جنت و دوزخ ملائکہ بلکہ خدا اور نبی کے لفظ کو تو ایمان لانے کے قابل قرار دیا مگر انکے معنی بدل دیے نبی نبوت جسکا کسی پر خاتمہ نہین جو معجزہ اور خرق عادت کے محتاج نہین بنا جبرئیل نے ملائکہ یعنے قوت ملکیہ بلکہ نیا خدا جو نہ دعا قبول کرنے پر قادر ہو نہ نظام عالم مین جاری کرنے کے بعد دخیل ہی ماننا پڑا پھر جب اصلی اصول باتون مین یہ اختلاف ہی تو فروعات وعملیات کی کیا پرسش ہی اب مین نہین سمجھتا کہ یہ نئے اسلام کا بانی اسلام قدیم کے پابندون کی تعلیم کی کیسی اصلاح و ترمیم کریگا سید کی تعلیم و تربیت جو مسلمانون کے بچون کے حقمین ابر رحمت کیطرح علیگڈہ کالج پر برستی رہتی ہی میرے نزدیک مسلمانونکی موجودہ حالت کیلئے کسیطرح مفید نہین بلکہ سخت مضر و خطرناک ہی اس تعلیم کا نتیجہ جو سب سے اول سید کے دونو صاحبزادون کے حقمین ظاہر ہوا ہی وہ انکے لئے تدریسی نمونہ اور زندہ دلون کیلئے عبرت ہے سید نے اسلام قدیم کو گرا کر جو وسیع اسلام کے بنگلے مین صاحبزادونکو بٹھایا منجملہ اور نعما کے ایک شراب خواری ہی کہ جسنے وضعداری ہی نہین کردیا بلکہ سرکاری ملازمت کے قابل بھی نہین رکھا بلکہ زندگی سے مایوس کر دیا گیا علیگڈہ کالج مین سبکو ایک گھنٹہ تک اونہین دینیات کی چھوٹی کتابون کی تعلیم دیجاتی ہی اور ظہر و عصر کے وقت کھیل کود کے ذریعہ سے نماز پر مجبور کیا جاتا ہی خواہ بیوضو ہی کیون نہو اور اسکے ارکان و شروط سے بیخبری ہی کیون نہو مدرسۃ المسلمین کہلانیکا مستحق ہوسکتا ہی؟ نہین ہرگز نہین اھ ملخصا وملتقطا ۔

قاضی صاحب معاف فرمائیگا آپ کو بہت انتظار کرنا پڑا کہ سوق کلام سے میرا مقصود کیونکر منوط ہوا اب وہ موقع آگیا جو مین اپنی گذارش پر آپکے خیال کو متوجہ کرسکون اور آپ آخیر فیصلہ

اپنے محکمہ دار القضا مین سنائین تب تلک آپ کے عالی دھیان کو اپنے قابو مین رکھہ سکون آپ
اپنی قوت متخیلہ کے ایک گوشہ مین حقانی صاحب کی تقریر مسبوقۃ الذکر کے فقرہ اور تمام بیان
مسلسل کے خاص خاص جملہ ضرور مستحضر رکھین تا اعادے کی ضرورت نرہے یہ قوی امید ہے
اب آپ اپنے مستند حکیم قمر الدین صاحب کی سنو کہ وہ اسکے برخلاف کیا قیامت قایم
کررہے ہین جبکہ ایسے سید کو ملک الموت نے دھر دبایا اور اوسکی روح کو دار الجزا کیطرف روانہ
فرمایا تو بڑودہ انجمن اسلام کے بعض میمبرون کی تحریک سے ایک تعزیت نامہ لکھنے کا موقع آیا
جو آپکے انھین مستند حکیم صاحب نے انشا فرمایا ملاحظہ ہو روئداد کیفیت انجمن اسلام بڑودہ
بابت ۱۸۹۸ع کی صفحہ ۳ پر جو ارشاد کرتے ہین ❊

جناب آنریبل مسٹر سید محمود خان صاحب بہادر ادام اجلالہ

ہم اہل انجمن اسلام بڑودہ گجرات بصد حسرت وافسوس صدمہ جانکاہ آپکے پدر بزرگوار مغفور
سے استرجاع کرتے ہین (انا للہ وانا الیہ راجعون) حقاکہ جناب سید احمد خان صاحب مغفور
شیر میدان ہمت بزیر عرصہ گاہ عظمت وجلال تھے اپنے اوصاف حمیدہ اور برکات پسندیدہ مین آپ
ہی نظیر ومثال اس انتقال کا بہت بڑا اثر ہوا بیشک یہ امر مسلم الثبوت ہوکر ساکنان عالم کون وفساد
کو بموجب کل شیء ھالک الا وجہہ ایک روز معین ہو اور آن مقررہ پر بمعنوای اذا جاء اجلھم لا یستاخرون
ساعۃ ولا یستقدمون جام اجل پینا ہو اور باقیات صالحات کو صبر جبری ضروری کرکے رنجیدہ خاطر
جینا ہو لیکن بعض کا غم متعلقین شکستہ بال کرتے ہین اور بعض کا اہل قوم موجودہ حال اور
بعض کا غم باعتبار حال واستقبال اور خدا شاہد ہو کہ فی الواقعہ شہید اکہ نور اللہ مرقدہ بانوار الرحمت
والغفران قسم ثالث سے تھے اور کیون نہو جب اہل اسلام پر گھٹا جہالت اور بے ہنری کی چھاگئی
اور ہر طرف سے صدائین ادبار اور الجوع کی آنے لگین اور دوسری قومون نے بباعث تحصیل ترقی اور

فنون عالی پایۂ ترقی پر قدم رکھا سید صاحب مغفور کا دل خون ہوگیا سبب کہ مدام خیر خواہی اہل
دم مارتے تھے پس بہزاران ہزار دقت و مشقت بتائیدات آسمانی و توفیقات ربانی مدرسہ عالی قائم
کرکے سرکار گورنمنٹ سے بطور انگریٹ پاس شدہ اسکالرون کو بیشمار بسبب لیاقت علمی و حیثیت
فنی رفعت عہدہ ہائے مالیتی پر چڑھا دیا اور بعضون کو کرسی عدالت اور حکومت پر بٹھا دیا اور ابھی
بھی وہ دریائے کرامت اور جلال کی موجین کہ مراد ہماری وہی مدرسۂ عالیہ ہے پیہانی کشت زار اہل اسلام
کو جاری ہین صدہا ان مین کل ارباب اسلام جو چشم بصیرت اور دیدۂ عبرت وا رکھتے ہین اونکا ماتم کرینگے
اور نسلاً بعد نسلٍ اونکے احسان سے سر جھکائے ہوے سجدۂ استغفار بجا لائینگے - ہمارے
نزدیک تو حدیث شریف ان اللہ عز و جل یبعث فی ہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ من یجدد دینہا
رواہ ابو داؤد مصداق اسکی حقیقۃ ہو یا مجازاً اونکی ذات مقدس ہو کہ نئے سر سے علوم و فنون
ماضی اور حال کو اہل اسلام مین پھیلا دیا ابھی آسمان رفعت و عزت پر اکثر ستارہائے روشن
اسلام جو چمک دکھا رہے اور ہماری نظرون مین تابان و درخشان اُرہے ہین اسی آفتاب سعی و
ہمت کا پرتو ہین افسوس کہ غروب ہوگیا جب دوردست باشندونکو اسقدر تاریکی و رنج آنکھون مین
چھا رہی تو آپکے غم و الم کا کیا بیان ہو سکتا ہو آپ کو تلقین صبر تحصیل حاصل ہو آپ جزائے
صبر جمیل سے ناواقف نہین ہین اولئک علیہم صلوات من ربہم و رحمۃ و اولئک ہم المہتدون قطعہ

حسرتا ناظم نگون شد رکن قوم
فات او بد صورت ابر مطیر
بود سبزی و ریانی ازو
وای گرمای تعلم باز شد
از سر طاق رواق اقصا شد

ای لبا دردا کہ آن ذیشان برفت
بر مزارع قطرہ زن باران برفت
گشت ناگہ داشتہ دہقان برفت
ظل ممدود از سر طفلان برفت
آن ہمای رحمت و احسان برفت

عیبتا ابیضت از اشک فراق	وا دریغا چون مہ کنعان برفت
...جواب من اف وا لقوم - انا	زین جہان سید احمد خان برفت

...یان پر قمر الدین صاحب کو صرف دین کے معنے بتلا دینا ضرور ہے دریافت کرکے شاید آئندہ
...سوی سنہ جیسی بیان لکھی تحریر کرکے ارنا جایز اور ترک واجب کے ارتکاب سے باز آئیں -
...رازی تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۳۸۱ میں زیر آیۃ ان عدۃ الشہور اثنا عشر شہرا فی کتاب اللہ کی
تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں البحث الثانی فی تفسیر لفظ الدین وجوہ الاول ان الدین قد یراد
بہ الحساب یقال الکیس من دان نفسہ ای حاسبہا والقیم معناہ المستقیم فتفسیر الآیۃ
علی ہذا التقدیر ذلک الحساب الصحیح المستقیم الخ فلم یکن حمل ہذا اللفظ علی التعبد اولی
من حملہ علی الحساب قال اہل العلم الواجب علی المسلمین بحکم ہذہ الآیۃ ان یعتبروا
فی بیوعہم و دیونہم واحوال زکوتہم وسائر احکامہم السنۃ العربیۃ بالاہلۃ ولا یجوز
لہم اعتبار السنۃ العجمیۃ والرومیۃ انتہی مگر اس قسم کے معاملہ تو حکیم جی کی نظروں میں کچھ وقعت
سے دیکھے نہیں جاتے لہذا اور علیحدہ گذارش کیا چاہتا ہوں جو یہ ہے ∴

جناب قاضی صاحب حکیم جی کا یہ مضمون مختلف اجزا کا مرکب معجون ہو گیا ہے لہذا چند شبہات کا
فیصلہ چاہتا ہوں کہ وہ آپ اپنی گورنمنٹ سے عنایت کرنے میں دریغ روا نہ فرمائیں - عیبتا ابیضت
از اشک فراق ∴ وا دریغا چون مہ کنعان برفت - اس شعر میں خود بشمول کسی غیر کے عیبتا
ابیضت کے مصداق ہے اور سید کو مہ کنعان کا مفہوم بنانے میں فن شاعری نہ سہی قوانین
بخشائی کے رو سے کونسے دفعہ کی رعایت منظور فرمائی ہے لیکن آپ تکلیف نہ کیجئے غالباً آپ بھی
اس کوچہ سے واقف نہیں ہیں پھر فیصلہ دینا جایز نہیں لہذا رہنے دو علیحدہ جہان بین ہو جائیگی
آپ معروضات ذیل کے فیصلے دیتے بھی اونکتا نچاہیں تو خوشا نصیب اور بڑی غنیمت جانونگا ∴

اوّلاً یہ کہ حکیم جی نے وہاں سے یہاں تلک سوق کلام میں سید کو عموماً جن صفات کمال سے موصوف فرمایا ہے اور خصوصاً مصداق حدیث ابو داؤد بتایا ہے آیا واقعی ان صفات سے موصوف ہونے کا سید مستحق تھا یا نہیں ۔

ثانیاً اگر مستحق تھا فرمائیے تو غلام محمد کے مستند مولوی حقانی صاحب والی تقریر کی نسبت کیا خیال قایم کیا جاوے یہ صاف صاف فرما دیجیے ۔

ثالثاً اگر حکم یہ ہو کہ اصلاً اور قطعاً مستحق نہیں تھا تو آپ کے مستند حکیم جی کو کیا مقرر کرنے میں آوے یہ بے لاف و گزاف از روے انصاف ارشاد کیجیے ۔

رابعاً در المختار میں ہو لا بأس بالرثاء بشعر او غیرہ لکن یکرہ الافراط فی مدحہ انتہی اور ہدایہ میں ہو والمروی عن محمد رحمہ اللہ ان کل مکروہ حرام انتہی بنا بر روایۃ در المختار حکیم جی سر سید کے اس مرثیہ میں غایۃ درجہ کے افراط کی وجہ سے بشمول روایۃ ہدایۃ فعل حرام پر ارتکاب کر کے بجاے خود سرائی یا حصول ثواب واقعی خراب ہوے یا نہیں ۔

خامساً اخرج الترمذی عن ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من میت یموت فیقوم باکیہم فیقول واجبلاہ واسیداہ ونحو ذلک الا وکل اللہ بہ ملکین یلہزانہ ویقولان اھکذا کنت واخرج القرطبی فی التذکرۃ والسیوطی فی شرح الصدور عن ابی ہدبۃ ابراہیم بن ہدبۃ قال حدثنا انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد المیت اذا وضع فی قبرہ واقعد قال یقول اھلہ واسیداہ واشریفاہ واامیراہ قال یقول الملک اسمع ما یقولون انت کنت سیدا انت کنت امیرا انت کنت شریفا قال فیقول المیت یا لیتہم یسکتون فیضغط ضغطۃ تختلف فیہا اضلاعہ انتہی مغربی کا حال تو آپ فرما دو گے لیکن مغربی کا حال ارشاد ہو کر بنا بر

برخلاف عقیدہ سید بشرط وجود ملائکہ ملہزاہ کا مفہوم اند تختلف فیہا اصلاعہ کا مصداق ہونا سید کیواسطے ملنے مین کیا کوئی قباحت ہو یا نہین پانچون جواب باصواب بحوالۂ کتاب ارشاد ہون ✤

مگر ازانجا کہ غلام محمد کے مستند حقانی صاحب نے سید کو بولوس فرمایا اور آپکے حکیم جی نے اوسے مجدد دین بتایا آپ یہ انصاف نہین کر سکوگے وجہ یہ کہ آپ اور غلام محمد وتن ویک روح جیسی ہو آپ غلام محمد کے مستند کو براسناؤگے اور نہ خود کے مستند حکیم کو نیچا دکھاؤگے لہذا یہ مقدمہ ہم آپکے دار القضاے ٹرانس فرکرکے خود حکیم جی کے حوالہ کرے دیتے ہین جنسے اب کوئی تصفیہ طلبی کی ضرورت ہی نہین وہ خود بڑے مدبر اور گھر کے دور اندیش ہین روح واحد کے جسدین اور اوسکے مستندین مین اندرونی بگاڑ اور خانہ جنگی ہوئی کیسی ویں انھون نے فیصلہ مبنی کرکے خود بخود فیصلہ لکھ رہا ہو اتنا ہی نہین وہ مطبوع ہوکر شایع بھی ہوگیا ہو ✤

ملاحظہ کیجیے گلدستہ بزم شادی صـ۱۲ـ پر آپ کا ارشاد بلاغت بنیاد

ماہ یثرب کے اشارہ سے ہوا شق القمر		ای فلک ایسا ہو روشن آسمان آدمی
جنبش مائل ہو بسوی جنس یہ نکتہ ہوا ایک		آدمی کو چاہیے ہو قدردان آدمی

کیون قاضی جی دیوانہ ہوا اے دوانا صدائے بس ست۔ آگے آئے آیت نہ گلہ ہو نہ شکایت رہی یہ بات کہ ثانی شعر تو مطلب کا تھا لیکن اول شعر کے نقل سے کونسا مقصود ہو تو وہ بھی کہے دیتا ہون کہ آدمیون آپ کے مستند نے مدینہ طیبہ کو یثرب فرمایا ہو جو کہا۔ ماہ یثرب کے اشارہ سے ہوا شق القمر۔ اور اسوقت تلک حضور کو اتنا شعور نہین ہو کہ بلدہ پاک سرور خطہ خاک وقبہ افلاک کو یثرب کہنا سخت مکروہ و مقبوح موجب توبہ مفضوح ہو جناب قاضی القضات دیکھو دلائل الخیرات کی شرح مزرع الحسنات مین کی رباعی۔

ای در جسد مدینہ جسم تو چون جان — وین تو گرفتہ قاف تا قاف جہان
در لفظ مدینہ نگر از اعجاز ت — سر شق شد و گرفت وین را بمیان

ایسے مدینہ کو یثرب کہنا بڑی بیباکی ہے اور سخت ناپاکی کتاب لاجواب **وجود المسفرہ عن اتساع المغفرہ** مین ہو ویکرہ آن یقال للمدینۃ یثرب الآن لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال للمدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ ھی طابۃ رواہ ابن عازب وقال القرطبی فی تفسیرہ یثرب اسم رجل من العمالقۃ نزل بھذا الارض فسموھا باسمہ قال البرماوی فی شرح البخاری یکرہ ان یقال للمدینۃ المشرفۃ یثرب لانہ من التثریب وھو التعییر والتوبیخ انتہی ۔

ہر چند صاحب وجود مسفرہ اور برماوی نے مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا مکروہ کہا ہو مگر ہمنے قریب مین ہدایہ سے نقل کر دیا کہ ہر ایک مکروہ کا حرام ہونا نصًا امام محمد سے مروی ہے اور قضا رسنت فرمین حکیم جی مذہب امام محمد کو پسند کر چکے ہیں پس بیشک وبلاریب مدینہ کو یثرب کہنے مین حکیم جی حرام کے مرتکب ہوے جسکی خبر بھی نہوئی شاک اسبات کا کہ قرآن مجید اور بعض صحیح احادیث مین مدینہ کا تسمیہ یثرب سے معلوم ہو آیندہ عبارتون سے فک ہو جاویگا **نقاوۃ الاثر شرح خلاصۃ السیر** مین ہو وما ورد فی التنزیل یا اھل یثرب لا مقام لکم فھو قول بعض المنافقین وما جاء فی بعض الاحادیث تسمیتہا بیثرب فھو قبل النھی عن ذلک انتہی **خلاصۃ الوفاء باخبار دار المصطفی** ص ۵ مین ہو وروی ابن شبۃ نھیہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تسمیۃ المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ ھی طابۃ وما فی الایۃ حکایۃ عن المنافقین ولذا قال عیسی بن دینار المالکی من سماھا یثرب کتبت علیہ خطیئۃ لکن فی الصحیحین فی حدیث الھجرۃ فاذا ھی المدینۃ یثرب وفی روایۃ لا اراھا الا یثرب وقد یجاب بانہ قبل النھی انتہی **جذب القلوب الی دیار المحبوب** ص ۱۴ مصنفہ محدث دہلوی رحمہ اللہ

٣١٦

تعالی ارشاد فرماتے ہیں در حدیث آمده است ان الله امرنی ان اسمی المدینة طابة فرمود
پروردگار عالم جل جلاله مرا امر کرد مدینه را طابه نام کنم و از وهب بن منبه آمده است که نام مدینه در
توریت طابه و طیبه است و مذهب امام مالک آنست که هر که زمین مدینه را بعدم طیب نسبت کند و
هوای او را ناخوش گوید واجب التعذیر گردد و او را حبس کنند تا آنکه توبه صحیح ازوی بوجود آید و پیش
از زمان سعادت نشان نبوت مدینه را یثرب و اثرب بروزن مسجد میگفتند رسول خدا علیه افضل الصلوة
واکملها بامر الہی عز اسمه او را طابه و طیبه نام کرده گویند که یثرب نام یکی از اولاد نوح است علیه السلام که
بعد از تفرق ذریت او درین سرزمین مقام گرفت و علمای تاریخ را اختلاف است که یثرب اسم مدینه
است یا ناحیه که در جانب غربی جبل احد است و در وی عیون کثیر و نخل بسیار بود و اکثر علما این قول را
ترجیح نموده و در قوما اثارب بصیغه جمع موجود است و ابن زباله که یکی از اصحاب امام مالک است و
قدوه مورخان مدینه و بعضی دیگر از علما روایت کرده اند که مدینه را بیثرب تسمیه نکنند و در تاریخ بخاری
حدیثی روایت کرده که هر که یکبار یثرب گوید باید که از برای تلافی و تدارک آن ده بار مدینه گوید و امام
احمد و ابویعلی روایت کرده که هر که مدینه را یثرب گوید باید که استغفار کند نام او طابه است و امثال این روایات
دیگر نیز آمده و وجه کراهت اشتقاق او است از ثرب بتحریک که بمعنی فساد است یا تثریب بمعنی مواخذه و عقاب
آمده است یا آنکه وی در اصل چون نام کافر است تسمیه این مکان شریف که ساحت عرش از غبار شرک
وکفر منزه و مبرا است مناسب نبود و آنکه در قرآن مجید واقع شده یا اهل یثرب لا مقام لکم از زبان
بعضے منافقان است که در تسمیه او باین اسم داد نفاق میدادند و در بعضی احادیث نیز تسمیه مدینه بیثرب
واقع است گویند در وقوع آن پیش از ورود نہی است والله اعلم و در **روح البیان** میں ہے فی الحدیث
من سمی المدینة یثرب فلیستغفر الله هی طیبة یقوله علیه السلام
حین اشتد انقطاع الهجرة لا اربها الا یثرب ونحو ذلک من کل ما وقع فی کلامه قبل النهی

وقد انتهی الامام مالک رحمه الله تعالی فیمن قال تربة المدینة ردیة بضربه ثلاثین درة
وقال ما احوجه الی ضرب عنقه تربة دفن فیها رسول الله صلی الله علیه وسلم یزعم انها غیر
طیبة انتهی مواہب قسطلانی کی شرح زرقانی جلد ۲ صفحہ ۲۵۹ مین ہو وبیہ حرم الله ابا العباس
احمد بن محمد العریف حیث قال فی قصیدته النبی اولها ۔ اذا ما حدا الحادی باجمال یثرب
نلبث المطایا فوق تحذی تعبق ۔ الاولی باجمال طیبة للنهی عن تسمیتها یثرب ۔
وانما سمیت فی القرآن حکایة عن المنافقین ۔ انتهی ۔ پس اگر حکیم جی بھی ۔ ماہ طیبہ کے
اشارے سے ہوا شق القمر ۔ فرماتے تو کیا قباحت تھی لیکن قاضی جی آپ کے مستند حکیم جی
بھی ہین تو بڑے بڑے صاحب جنکی افضل العبادات یعنے توصیف سید الکائنات بھی ایسی طرز سو ادا ہوتی ہو
جسمین بکرات استغفار کی ضرورت پڑے نہ معلوم انکے سامنے سیئات کیسے کچھ ہوتے ہونگے نسال
الله العظیم ان یتدارکنا بفضله العمیم سچ ہو جب قلم اختیار سے گذر جائے اور زبان قابو سے نکلجائے
تو لفظ لفظ اور حرف حرف کا طور ہی کچھ اور ہو جائیگا اوسی گلدستہ بزم شادی مین مرزا علی صاحب
کے کلام بلاغت نظام مین ہو ۔

گاہ ہوتی ہے سپر گاہے سنانِ آدمی	منہ مین کیا کیا کرتی ہے زبان آدمی
ایک نقطہ حد سے بڑھجانے مین کل نقصان ہو	یہ زبان آدمی ہے پھر زیان آدمی

اور اسے بھی جانے دو تو ومین حکیم علام کا ارشاد بھی تو بہت سا باقی جسمین یہ شعر بھی ہو ۔

روشنی گھر کی ہو گھر کو پھونک بھی دیتی ہو گاہ	شمع ہے ایک خانہ تن مین زبان آدمی

طوالت گفتار کو اختصار کرتا ہون اور قاضی کے خطاب مین اس شعر کو تکرار کر کے ۔

اندکی وا ز تو گفتم و بس ترسیدم	کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار ست

بالجملہ قاضی صاحب کو میرے مذکورہ بالا چند سوالونکے جوابی زیر باری سے حکیم جی

کہ ایک ہی شعر جس مائل ہو بسوئے جنس یہ نکتہ ہو ایک ؂ آدمی کو چاہئے ہو قدر دان آدمی
نے سبکدوش کر دیا یا نہیں جو حوصلہ تنگ اور حواس دنگ ہو جاتا غلام محمد اور اوسکی خیر خواہوں نے
جب سید عبد القادر بن محمد حسن اور قمر الدین حکیم سے تجاوز کرکے محمود سورتی کو بھی صف
بھرتی میں لے لیا اور انھیں کی تصحیح اور کلام سے استناد کیا تو ہمنے بھی یہان کے بھانڈ
اور سوچیوں سے تو مشورہ نہ لیا مگر مجبوراً سرجان ملکم کی تاریخ سے الزام دیا انھیں تو ایسے
لوگونکے ذکر سے شستہ اور مہذب ناظرین کو نفرت آتی ہے اتنا ہی نہیں کتاب بھی غیر
میمون اور بے برکت ہو جاتی ہے ٭

حاصل کلام اور خلاصۂ مرام یہ کہ جب زمرۂ مخالفین نے نیولوس سید کو مجدد ریش
مانتے والا قمر الدین کے کلام سے کام لیا اور بمضمون قول صائب ـ

رسد بر اہل ایمان بیشتر آزار در دنیا	٭	گزندی نیست از دندان جز انگشت شہادت را

بزعم خود اہل حق کو الزام دیا کہیں مجہول النسب نے منصب سیادت پر قدم مارا تا غنیمت بجانا
پھر مولویت میں دم مارا اگر ہو تا کیا تھا ٭

سعادت ازلی را بکسب نتوان یافت		کہ زاغ از خورش استخوان ہما نشود

کا سا مضمون تھا رفتہ رفتہ نوبت باینجا رسید کہ چماروں کی گردن میں جنھیں قنا و صمن تک
کا تمیز نہیں جو قطن و ہمن کے فرق سے بھی بے بہرہ ہیں تھا مولویت کا تمغا ڈالدیا اب وہ ہیں کہ
دھنی روئی کے طور پھولے معمولی سا جبہ میں سماتے نہیں اور اہل حق کو ستانے سے
باز آتے نہیں سچ ہے ـ

کمینہ قدر چون بادہ بر شد ز مستی گند رو		پیادہ ہمیشہ کند کجروے چون فرزین شد

ان مختلف اوضاع اور روطیر کے ارباب ضلالات و اصحاب جہالات کو دیکھ کر یکایک حافظ کا

کلام یاد آگیا جو فرمایا ہے۔

تناہی الصبر مذ خلت بادی الاس. سرجان	وطار العقل اذ عنی بمعنی المورق فزبان
بیا ای طائر فرخ بیاور مژدهٔ دولت	عسی الایام ان یرجعن قوما کالذی کانو
درین ظلمت سرا تا کی ببوی دوست بنشینم	گہے انگشت بر دندان گہے سر بر سر زانو

ناچار اپنے ضروری مقاصد و مہمات برطرف چھوڑ کر ادہر ادہر سے یہ چار ورق ہم پہنچا کر جوڑ کر ہدیۂ ناظرین پاک آئین اور تحفۂ اولی الالباب کرتا ہون اور تفاؤل سعادت کی نیت سے کلام سعدی پر خاتمہ کتاب لکھتا ہون۔

ما نصیحت بجای خود کردیم	روزگاری درین بسر بردیم
گر نیاید بگوش رغبت کس	بر رسولان بلاغ باشد و بس

خاتمہ کتاب مناظرۂ بڑودہ کی مختصر کیفیت روئداد کے بیان مین

ناظرین با تمکین اس کیفیت کے ضمن مین اون خیانات کو بھی ملاحظہ فرماوینگے جو ابنائے زمان نے خود کی تحریرات مین درج کین یا اخبارات مین مشتہر کرائین جسّے اونکی دیانت اور ثقاہت کا پورا پتا لگیگا اور جا بجا یہ بھی دشوار نہ ہوگی یہ ظاہر ہو کہ آنذیر اور سعدت کے مجموعی نورتن جنھین تسمہ ربط کہنا بھی بجا ہو جب رونق افروز بڑودہ ہوکر اپنے ایک ایجنٹ کے یہان محلہ یاقوت پورے مین آ رہے تھے اور ایجنٹ نے طوطا چشمی کی کامل داد دیکر مولوی زین الحق عرف چھٹو میان پر حوالہ کیا بالاخیر جب یہ در دولت پر باریاب ہوئے اور عرض حالات کی تب ان مجمع صفات کمال موصوف اور کرومۂ عالم ڑھ نکلے ایسے خاندان کے مشہور و معروف صاحب نے (چنانچہ انہون نے خود کے ایک خط مین ایسا ہی دعوی کیا ہے) احقر پر ایک بڑا بوجھ دار حیرتی ظلم صادر کیا جو بجنسہٖ درج ذیل ہے

ضروری

بخدمت شریف جناب مولانا محمد بشیر الدین خانصاحب زاد الطافکم

معلواڑہ بڑودہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

مولینا بالفضل اولینا السلام علیکم وعلی من لدیکم

جناب مولوی غلام محمد صاحب راندیری یہاں تشریف لائے ہیں اور بہت ہی قلیل الفرصت ہیں لہذا جناب ممدوح کا منشا قلبی یہی ہے کہ دربارۂ مبحثہ معلومہ بالمشافہ تشفی جانبین ہو جائے تو انسب واولی ہے تاکہ آئندہ طوالت گفتار کی تکالیف شاقہ اور تحریرات کے مصائب لا یطاق سے امن حاصل ہو۔ لہذا مستدعی خدمت ہوں کہ حتی الوسع آج شام تک یا در صورت عدم امکان کل صبح کو ضرور مع ضروریات مبحثہ کے غریب خانہ پر رونق افروز ہو کر ممنون ومشکور فرمائیگا۔ لیکن اشا تقریر علمی میں کسی طرف سے وہ الفاظ جنکا برتاؤ یہاں کے جہلا میں ہوتا ہے کام میں نہ لائے جاویں۔ والسلام۔ جواب جلد عنایت فرمائیگا۔

المکلف

محمد زین الحق عفی عنہ عرف چھوٹے میاں

بتاریخ ۱۰ ماہ ذیحجہ یوم جمعہ ۱۳۱۷ھ

جب یہ رقیمہ فیض ضمیمہ موصول ہوا تو جواب باین طور گذارش کیا۔

باسمہ تعالیٰ

بخدمت شریف تسلیم

نوازش نامہ موصول ہوا کیفیت مندرجہ مفہوم ہوئی کل صبح سے آپکے فرمودہ کے موجب آپکے دولتخانہ پر بحث ہوگا اسمین کوئی اندیشہ نہین فقط گنجایش سامعین کا خیال ضرور ملحوظ رہے وبس۔ شکایت قلیل الفرصتی ابھی سے ہونے لگی یہ پیش نظر رہے۔ یہ بحث بعیت مالا یعلم علیہ طے ہونے تلک اون حضرات کو ضرور رکنا پڑیگا اسکی اگر آپ ذمہ داری فرماوین تو نوازش نامہ کا مطلب باجمیع مقدمات مندرجہ مقبول ہو وہی جواب سے ممتاز فرمایگا۔ ۱۲ ماہ ۱۳۱۵ھ

محمد بشیر الدین عفی عنہ

اس عرضی کا جواب حسب ذیل مین ارشاد ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فقیر غلام محمد بن حافظ صادق کیطرف سے جناب مولوی محمد بشیر صاحب کو جناب کا نوازشنامہ بمعرفت جناب زین الحق عرف چھوٹو میان وصول ہوا مافیہ کو واقف ہوا مناظرہ کے اختتام تک فقیر یہان ٹھہریگا آپ بفکر رہین اور جناب نے کل صبح روز شنبہ تاریخ ۱۳ ذی الحج ۱۳۱۵ھ کو مناظرہ کیلئے قبول کیا وہ بھی قبول ہو ورنہ فقیر تو ابھی تیار ہی بس یہی عرض ہی۔ حررہ الراجی عفو ربہ الصمد غلام محمد۔

اسپر چھوٹو میان صاحب نے یہ قبولیت لکھی کہ

ہم دونو مولوی صاحب قبول ہین
محمد زین الحق عفی عنہ

اس شرط پر بنا گفتگو یون قرار پائی کہ اولا غلام محمد اپنے رسالہ ازالۃ الریب اور استفسار کی عبارات منقول عنہ کے مطابق کر دکھائے پھر اپنے دعوے سے اوسکو موافق کر بتائے اسکے تصفیہ کے واسطے اسی ہفتہ کے روز دو حکم تھے اور اتوار کے روز تیسرے ایک اور اضافہ کئے گئے جنکو نام نامی اور اسمار گرامی قریب مین ذکر ہونگے پہلے روز کا بحث استفسار کے ص پر مولوی نجف علی کی تائید مین غلام محمد کی پیشکردہ دلیل ترویج بشہادۃ اللہ ورسولہ پر شروع ہوتا ہے

اولاً تو یہ عبارت فتاوی قاضیخان مین کہان ہی یہ نکالدینا غلام محمد کے اعضا کو تعرش

کرنے مین ناکافی ٹھا پھر اس عبارت مین کے لفظ قالوا کا برتاؤ فقہا کے یہان کس بات کا مشعر ہے
اسکا جواب دینا سکرات موت سے شاید کچھ ہی کم تہا ص پر ابتداءً رتا یہ مین آپ کا فرمودہ دمولوی
سنبت علی صاحب کا قول بہت صحیح ہی (اسمین اصح اور صحیح کا تقابل ہے جسمین اصطلاحات فقیہ
جن سے اکثر ایسے بوالہوس کم نصیب ہوا کرتے ہین اسکی چھیڑ مین جب حضور کا ہوش ونگ
اور قافیہ حواس تنگ ہوا تو قاضی نے تلقین جواب پر علمین کو راضی کر لیا اور تحلیل کا ٹیکا دینا
شروع کیا مگر بقول گجراتیان سیٹھ کی سیکھامن چھاپنے تلک ہوتا گیا تہا دعوی ایجاب جزئی
اور سلب جزئی کا تہا اور دلیل سلب کلی کیا مفید تھی قاضی بیچارہ کرتا تو کیا پھر تو پانی کی
عطش اور پیاس کی شدت مین مسجد کے استنجا خانے کی ٹین پاٹ سے رہ مدد مانگی کہ عیاذاً باللہ
العظیم اس حالت نازک مین انکی ضخامت بطنی سے اگر حل استلاذت کہا جاتا تو شک نہین کہ بلن
من مزید کی صدا آتی آخر کار اندازہ اڑھائی گلاس مین چھہ سات بار دو دو اڑھائی اڑھائی سیر پانی
پیکر اوکتا گئے پیٹ مین کچھ ایسے بھڑکے تھے کہ پانی فی الحال پسینہ ہوکر معطر ہو جایا کرتا تھا باینہمہ
عرق ریزی بھی دلیل سے دعوی اوتنا ہی دور تہا جتنا دہلی سے کانپور اس روز کا وقت پورا
ہونے تلک یقین تو ہو گیا یہ کھیر تو ٹیڑھی ہے ؏

اسی شام کو مولوی محمود نے تو ڈاک گاڑی مین سورت کی مہورت کی ٹھہرائی دوسرے جلسہ
مین صورت نہ دکھلائی غلام محمد نے آج کے احد الحکمین سے کچھ مصافحہ کیا اور پنج تن کا واسطہ دیا
ثانی الحکمین عرب صاحب تو تھے عمادہ نجد شریف سے پھر مولوی محمود کی تقلید کرنے سے مانع
کون تھا اتوار کے روز بروقت گجراتی ترجمہ تحفۃ الہند پر آپکے حاشیہ سے پھر انگریزی ترجمہ سے یہہ
عبارت پائین بتلائی

અનુક્રમણીકા

પૃષ્ઠ ૧૨૦

(નોટ) છુપી બાત ખુદા બગર કોઈ જાણનાર નથી

(૧૨૦)

૧. કુરાનના કાળજાન માં છે કે જે કોઈ બગર આફ્રી એ નીકાહ કરે તે છે કે ખુદાને અને તેના રસુલને ગવાહ કી પાછે. અથવા ફરીશતાને ગવાહ કીધા છે. તોને કાફર થાએ છે. કારણ કે તે એમ સમજે કે ખુદાનો રસુલ છુપી વાત જાણે છે. પણ પેગમ્બર (સલ) આ વખતે છુપી વાત જાણતા નહોતા. તો પછી મરણ પછી કેમ જાણે.

قطع نظر اس بات سے کہ تطابق دلیل و دعوے مین بعد المشرقین ہی تاہم استفسار مین عبارت نقل کردہ قاضیخان مین لفظ قاآکو اسوجہ سے جو اس مسئلہ کے سمجھنے کا مدار ہی وہ اس ترجمہ مین خودغرضی سے کہان جاگھسا پھر وہان فرشتہ صاحب کا کوئی ذکر نہین یہان کہان سے آودھمکا اسکے جواب کچھ ایسے قابل انتخاب دے کہ میرے پاس بیٹھا ہوا ایک ظریف بیساختہ بول اٹھا ۔

کچھ اسکو دیکھکے ساقی کے ایسے ہوش گئے	شراب سیخ پہ ڈالی کباب شیشہ مین

ایسی ابتر حالت مین اپنے منشار قلبی جسکا اظہار چھوٹو میان کے خط مین یون تھا جناب ممدوح کا منشاء قلبی یہ ہو کہ وربلدہ بمبئی معلومہ بالشافہ تشفی جانبین ہوجائے تو انسب واولیٰ ہوتا کہ آیندہ طوالت گفتار کی تکالیف شاقہ اور تحریرات کے مصائب مالایطاق سے

امن حاصل ہو) کے برخلاف حکم سے درخواست کی آپ دلائل طرفین لیکر حرمین کے علماء سے استصواب کیجیے جیسا وہ ارشاد فرماویں وہی بجا ہے چونکہ حکمین کو اول سے ہی ساد رکھا تھا اب تو واہ واہ سبحان اللہ کی ٹھہرتے ہی مناظرہ اسٹاپ اور حکم کا حکم صادر کہ فریقین اپنے دعوے کی تائید میں دلائل پیش کریں تا حرمین کو عرب صاحب روانہ کردیں غلام محمد یارقی نے کچھ سفید اوراق اپنے نامۂ اعمال کیطور پر سیاہ کرکے حکم کو حوالہ کرتے ہی خود بسواری ریل بیک بینی و دو گوش مع الخیر والعافیۃ اپنے احباب سے ہم قافیہ ہو گئے ؛

بتاریخ ۱۰ ماہ ۱۳۲۰ھ ہجری کے روز حکمین کو احقر نے مندرجہ ذیل عریضہ سے اطلاع دی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

بخدمت شریف حضرات بابرکات حکم صاحبان مسئلہ متنازعہ فیما بین غلام محمد و محمد بشیر الدین

پس از اہدائے تحائف سلام مسنون ابراز مرام و مضمون اینکہ حضرات ۔ بداعیہ چند عنایات و عنایات کہ تفصیل آن لاریب موجب ملال است۔ شروط روز اول مبحث را بلا ضرورت برطرف نہادہ طرفین را بنابر درخواست احد الجانبین مامور و ملتمس را بالخصوص مجبور فرمودند کہ دعوائے خود ہا را تحریر کردہ بدلائل آن را مسودہ نمودہ پیش سازند تا بحرمین فرستادہ تصحیح کنانیدہ آید عقیدہ ہر کدامی از جانبین کہ پسندیدہ علماء نامدار اندیار فیض آثار افتد بغرای آن کاربند باید شد ؛

الحمد للہ والمنۃ کہ تصحیحات مطابق اسلام و علمائیت الحرام موافق ادعائے احقر الانام بحول اللہ السلام موجود اند امحال بہانہ ارسال محض بیکار است این محتاج بیان نیست بنا علیہ معروض کرد وقت و مکان معین فرمودہ کمترین را ارشاد فرمایند تا فتوائے مسبوقۃ الذکر را حاضر نماید بملاحظہ سامی

گذرانیدہ فیصلہ عنایت فرمایند ۞

اسمای گرامی علمای نامداران میمون دیار برای ملاحظہ درج ذیل اند

مفتی الحنفیہ محمد صالح کمال — مکہ

مفتی الشافعیہ محمد سعید بابصیل — مکہ

مفتی المالکیہ محمد عابد بن حسین — مکہ

مفتی الحنابلہ خلف بن ابراہیم — مکہ

مفتی الحنفیہ عثمان بن عبد السلام داغستانی — مدینہ

سید علی بن محمد طاہر مدرس اعظم — مدینہ

مولانا مولوی عبد الحق صاحب الہباوی

مولوی عبد اللہ سندی صاحب

مولوی امام الدین احمد صاحب

بابرکت حرمین الشریفین مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب

مدرسین مدرسہ صولتیہ

مولوی حضرت نور صاحب

مولوی عبد السبحان صاحب

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب فاروقی

ممدوح ومستند بلکہ مرشد غلام محمد راندیری

بمواہیر و دستخط فضلای معصدرین فتوای مطبوع حسب مدعای کمترین مزین ہست بلاحظہ گرامی آوردہ فیصلہ مرحمت نمایند ومحض برای تصدیق این معنی کہ گذارش ہذا بنظر اقدس گذشتہ ہست دستخط سامی ثبت فرمایند۔ تحریر فی التاریخ ۱۶ ماہ ۱۲ سنہ ۱۳۱۵ھ

عریضہ نیاز آگین محمد بشیر الدین عفی عنہ

اس اطلاع کو روز اول کے دو نوں حکم نے دیکھا اور ملاحظہ کیا اما ایک خار دار لگام نے جو انکے موںھ میں تھی حق گوئی سے خاموش رکھا ۞

ایک دو روز گذرنے بھی نہ تھے جو چو طرف سے راندیری بھاگے کی دلسوز صدا جب کسی کو تاہ اندیش بدطینت اور بدکیش بیدین کو ٹھیک نہ معلوم ہوئی تو دامن تنگ کو داغ مغرورت

سے پاک کرنا چاہئے اور کسیطور رنسو جھا جو یہاں کے ایک اخبار سیاجی وجی میں یہ مضمون مطبوع
کرادیا وہ ملاحظہ کیجئے ◆

વડોદરા· સીયાજી વીજય· ગુરૂવાર· તા૦૧૯-૪-૧૯૦૦ પાન ૨
કાલમ પાંચ·

(ધર્મનો વાદ)

અહીંનાં· મુગલવાડાના· મૌલવી· બશીરખાન· નો· એવા
મત છે· કે· ખુદાની· પેઠે· પેગંબર· સાહેબ· પણ· ભુત· ભવીષ્ય
અને· વર્તમાન· સર્વ· જાણતા· હવે· રાંદેરના· મૌલવી· ગુલા
મ· મોહમદ· એમ કહે છે· કે· પેગંબર· સાહેબને· એટલું· ખુદાએ
અસંબંધ· માં· બતાવ્યું· હતું· તેમ· જાણતા હતા· આ મત
ભેદ· થવાથી· ગયા સોમવારે· ચી અહીં· મૌલવી· પ્યારે સાહેબ· અ
ને· મે· ઐરબ સાહેબની· કમેટીનિમાઈ, બંને મૌલવીનાં· વાદ
વી· વાદ થયા· તેમાં મૌલવી· બશીરખાંએ· મૌલવી· ગુલા
મ મહુમદને· એ· મુદ્દા શિવાયના· સવાલ· કર્યાથી· તેમને
કહ્યું· કે· હું· તો· બહાર· ગામ· નો· રેહનાર છું· અને· આમ· જ
લના· સવાલ· પુછાયતો· મહીને· પણ· અંત· ન· આવે· તે
થી· રવીવારે· કમેટીએ· ઠરાવ્યું· કે· બંનેએ· સોમવારે· પો
તાના· મુદ્દા· લખીને· આપવા· તે· મક્કા· મીસર· મોકલી
આંથી· જે જુકાદો· આવસે· તે· સર્વે· એ· કબુલ કરીસું સોમવારે

મેટી·પૈકીનાં·અરબ·સાહેબ·એક·હોવાથી·સબબે·તેમને
મા·ગયા·તેમેલા·મૌલવી·ગુલામ·મોહમદે·પોતાનું·લ
ખેલું·આપ્યું·અને·મૌલવી·બશીર·સાહેબ·પોતાનું·લખે
લું·પેર·મોકલીદીધાનું·જણાયું·હતું·પણ·તે·હજુ·સુધી·આ
પ્યુ·નથી·આ·બાબે·અહીંનાં·મોહમદન·ભાઈઓમાં·ઘણી
ચરચા·ચાલે·છે·

جب احقر کو یہ معلوم ہوا تو الحمد للہ کہا اور روز اول کے حکمین اور روز دوم کے تیسرے حکم کا موجود ہونا غنیمت تصور کرکے عرب صاحب کو حسب الذیل تحریر پیش کی ہر چند امید تو تھی کہ کچھ زمانگے اما اوس کم نصیب کی بدبختی نے زور کیا جسنے یہ خلاف واقع خبر درج کرائی تھی جو حضور استشہاد کے نیچے عربی بولنے پر مجبور ہوے ٭

باسمہ تعالیٰ

استشہاد از جناب حکم صاحبان مسئلہ متنازعہ فیما بین غلام محمد و محمد بشیر الدین

اوّلاً اینکہ آیا محمد بشیر الدین دعوی نمودہ است کہ علم جناب رسالت پناہی مساوی و مماثل علم حضرت الٰہی است۔ دوئیم اینکہ آیا محمد بشیر الدین کدامی سوال بیفائدہ یا تقریر بیقاعدہ خارج از بحث کہ تعلق تمام برسالہ ازالہ یا استفسار نداشتہ باشد نمودہ است۔ پس اگر ارشاد سامی این باشد کہ نہ ادعاء تساوی کردہ است و نہ سوال بیفائدہ خارج از بحث و غیر متعلق برسالتین السابقتین نمودہ است حسبۃً دستخط خود بذیل این معروضہ ثبت فرمایند تحریر فی التاریخ ۲۰ ماہ ۱۲ ۱۳۱۶ھ۔

ملتمس محمد بشیر الدین عفی عنہ

عرب صاحب نے بعد ملاحظہ عریضہ ہذا جو تحریر فرمایا وہ یہ ہے۔

بسم اللہ وبہ اعتصم ما یصم واقول ان المولوی بشیر الدین الاخوحالة المحاورة مع
المولوی المحترم غلام محمد لم ینطق بالاول ولا خرج عما یلیق فمن نقل عنہ غیر ما ذہ فقد اراد
شق عصی المسلمین ومن یضلل اللہ فمالہ من ھاد حررہ نقیر ربہ ابراھیم محمد الرضوان
پھر ایک گذارش باقی دو حکمین سے کی ہے جسکی نقل بجنسہ یہ ہے۔

باسمہ تعالی

استشہار حضرات حکم مسئلہ متنازعہ فیما بین غلام محمد و محمد بشیر الدین سے یہ ہے کہ کیا آپ صاحب فرماتے
ہین کہ محمد بشیر الدین نے دعوہ علم رسالت پناہی مثل علم حضرت الاہی کیا ہے۔ ایک دویم یہ کہ کیا آپکا
مسودہ ہے کہ محمد بشیر الدین نے غلام محمد سے کوئی سوال خارج از بحث بلا فائدہ کیا ہے جسکو اس امر
استفسار سے پورا تعلق نہ تھا۔ اگر آپکا مسودہ یہ ہو کہ نہ دعوای مثلیت کیا ہو اور نہ کوئی سوال خارج
از بحث تو ذیل مین صحیح فرمادین بتاریخ ۱۰ ماہ ۱۲ ۱۳۱۲ھ۔ گذارش محمد بشیر الدین عفی عنہ

اسپر دوسرے دن کے تیسرے حکم صاحب تحریر فرماتے ہین

بندہ بروز یکشنبہ موجود تھا پہلے روز کیا گفتگو ہوئی اسکا مجھے علم نہین ہے مین موجود تھا
اسوقت نہ دعوائے مماثلت تہا اور نہ کوئی سوال خارج از مبحث۔ کتبہ العبد الداعی السید نورالدین
الرفاعی عفی عنہ۔

اب باقی رہے زکی النفس پاکیزہ شیم روز اول کے دوسرے حکم عالیجناب معلی القاب
معنی حلت شعرا نجابہ خراب مولوی پیارے صاحب اراہ اللہ سبیل الرشد الی الحسنی المطاب انکی
خدمت والا مین مذکورہ بالا گذارش بجنسہ پیش کی تو حضور نے ذیل کی عبارت مسطور کی +

مولوی محمد بشیر الدین نے کوئی سوال خارج از بحث نہین کیا اور یہی علم جناب سید المرسلین
کو مثل علم جناب الاہی کے نہین گردانا۔ العبد الاثم پیارے صاحب عفی عنہ

اما اندازہ لگا کہ آپکے مزاج کا رنگ ہی بوقلموں اور طبیعت کا ڈھنگ ہی گوناگوں مبادا تا فی الحال میں کیا قیامت ڈھانیکو آمادہ ہو جاویں باین خیال حاضرین الوقت سے دو شخصوں کی گواہیاں بھی لکھالیں وہ یہ ہیں۔

العبد	العبد
فقیر حقیر سید علی قادری دستخط جناب مولانا مولوی بہارو صاحب نے بندے کے روبرو کئے ہیں بقلم خود	ماسٹر حبیب بھائی حسین بھائی جناب مولوی مولانا بہارو صاحب کو دستخط میرے روبرو ہوئے ہیں بقلم خود

کیوں حضرات منصفانہ پسند دشمنان دین کی کارروائی کا اندازہ تو ہو گیا ہوگا اخبار سیاہی وغیرہ کیا تحریر کرتے ہیں اور حضرات باوجودیکہ اونہیں بعض کے صفات ذاتیہ کیطرف اشارہ بھی کیا گیا تحریر کرتے ہیں اسکو تو آپ دریافت کریں گے مگر بالفعل مجھے ایک گذارش اور بھی درپیش ہو اوسکا جواب باصواب غلام محمد صاحب سے سننے کا انتظار فرمائیے۔

مولوی غلام محمد صاحب آپ کو اپنا اقرار تحریری یاد تو ہوگا کہ مناظرہ کے اختتام تلک فقیر یہاں رہیگا آپ بیفکر رہیں مجھے آپنے برباد ہو گا دیا کہ بیفکری کی صلاح دی اور مناظرہ کا اختتام چہ معنی ابتدا بھی تو پوری ہونے دی جب خارج از بحث سوالات بھی نہ تھے تو آپکے صلاح کار اور ساتھیوں نے بذریعہ صلاح دی جسمیں آپ کی دوامی تذلیل کی آپکے مجموعی اشکال نسعہ میں سے کے صاحبہ بحث مسعود مولوی محمود نے جنھیں قطن وعہن اعنی قنا و صحن تلک کا تمیز نہیں لیسے نے اگر آپکے پاس کا قیامت کا سا سانحہ جانسو مشاہدہ کرکے موطا شمی کی تو گیا پروا تھی یوم یفر المرء من اخیہ الآیۃ بھی تو کلام پاک ہے آپ چندے اور بھی قیام فرماتے تو کیا قباحت تھی حوض مسجد میں پانی جسکا ذائقہ آپکی سکرات میں آبحیات کا تھا دور کرنے کو کافی تھا سحر پیے کو تو لا ریب وافی اب جواب الجواب میں ضرور یاد رہے کہ کیا وجہ تھی جو

نقروا کی ٹھہرائی اور ایک اوڈھی دن مین نادیر کی صورت یاد آئی فرض کیجئے کہ خارج از بحث کسیقدر سوالات تھے تو پھر اوس سے آپکو نفرت کیون نادیر کے کس مسجد مین گئے آپ کی مرمت کی اور آپنے کتنی جلدی پھنکری پھانکی کہ کئے زیر علاج رہے یہ سوالات اصلاً نہ تھے آپکے عوارض ذاتی سے بالکل بحث نہ تھا اور نہ کسی کی نسبت تا تال والی امانت گینو کی کوئی تحقیق چلائی تھی جسے بھلتا یعنے خارج از مبحث سوال کہا جاوے آپکے خیر خواہ سچے کہ خارج از مبحث سوال تھے پھر آپ تو بقول آپکے بھاٹ کے سر درس علوم کل اور حاوی کل فنون مین تھے اندیشہ ہی کیا تھا سوال ہوتا جاتا آپ جواب دیتے چلے جاتے علم خدا کی شفقت سے سبکدوش ہونے کو خاطر خواہ تجویز کر ہی لیتے آپ کی بدنامی بھی بالکل نہونے پاتی خیر ہر چند گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں کہا جاتا ہے مگر آپ بفضل خدا اب بھی تشریف لاکر اگر کچھ ہمت عالی کو متوجہ کیجئے گا تو کسیقدر بھی سرخروئی حاصل ہوئے بغیر رہے تو ہمارا ذمہ نہیں ہے یہ تصور نفرمادین یہان آپکے سونھہ لال کرنے مین کوئی دقیقہ اوٹھا رکھنے والے نہیں ہین آپکے چلے جانے گلال کے تھال لئے استقبال کو کمر بستہ ہین اور اشتیاق لقا مین جگر خستہ چشم براہ انتظار ہین ؛؛

تاریخ ۵ ماہ صفر ۱۳۱۸ھ یعنی پنج بہادر صاحب اپنے پرچہ اخبار جلد ۵ نمبر ۲۲ مین ایک جائے پر اعلان فرماتے ہین -

بڑودہ کا مناظرہ

مولوی محمد بشیر صاحب اور حافظ و مولوی غلام محمد صاحب نادیری کے مباحثہ کے بابت ایک بڑے زور شور کا طومار دفتر عالیہ مین موصول ہوا ہے - مولوی محمد بشیر کا یہ عقیدہ ہو کہ رسول خدا صلعم کو علم غیب خدا کے برابر تھا معاذ اللہ حافظ صاحب کا

یہ دعویٰ ہو کہ جسقدر خدای تعالیٰ نے رسول پاک کو عنایت فرمایا تہا وہی تہا یہ مراسلہ آیندہ ہفتہ مین شایع کرونگا ۔

بتعدد ہفتجات رو یا نقضای لا چکے کہ اس مراسلے کے شیوع کا انتظار ہوا تا کوئی خاص وجہ ہوگی جسکی جہت سے موقوف رکھا گیا کاش یہبی شایع ہو جاتا تو اس مراسلے کے مرسل کی دینداری کا اندازہ حضرات اہل علم کی تحریرات سے بخوبی دریافت ہوتا عام اہل اسلام پر بہی پوشیدہ نرہتا ۔

مولوی غلام محمد صاحب یا اونکے نیاز مندون سے ہمیون کارروائی کی کچہ شکایت نہ تہی مولوی عبد الحی صاحب امام آن مسجد مولمین کی نصرۃ النعیم مطالعہ سے گذری یہ حضرت اضلاع سورت مین من حیث العلم اپنے قوم کے رئیسا ئیل صاحبون مین ضرب المثل مانے جاتے ہین اور ایک دو دینداروں کی دیانت شعاری تو دیکہی مگر ان حضرت نے ہر کہ آمد بران افزود کو کیا خوب ثابت کیا ہو وہ ملاحظہ کے قابل ہو ۔

ہرچند رسالہ ازالۃ الریب مین غلام محمد کا ارشاد بعد حمد و صلوات یہ ہو (مولوی بشیر بڑودوی نے اپنے وعظ مین کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے علم تمام جزئیات ماکان و مایکون کا عنایت کیا تہا اور کوئی جزئی اور کوئی ذرہ آنجناب کے علم سے باہر و خارج نہین ہو) اسی مطلب کی اگر عربی یہ ہے جو نصرۃ النعیم مین بعد حمد و صلوۃ کے فرماتے ہین قد قرع سمعی غیر مرۃ وطرق اذنی دون کرۃ ما یتراای من التنازع بین الناس والشقاق ان طائفۃ منہم زعمت ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم الذی بعث لتمام مکارم الاخلاق قد احاط علمہ بجمیع الغیب کلیاتہ وجزئیاتہ من دون اعلام اللہ واظہارہ علیہ وافاضتہ جسکا ترجمہ فیض النعیم سے بقدر ضرورت یہ ہو (ایک فرق

اور پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تتمیم مکارم اخلاق کیلئے مبعوث ہوئے تھے جمیع کلیات اور جزئیات آپ کا علم حاوی تھا بدون اسباب کے کہ اللہ سبحانہ آپ کو اوسپر مطلع کرے اور آپ پر اسکا فیضان فرماوے) اوپر کی عربی عبارت میں علم ادب کا خون ناحق جو بہایا ہے اوسکا ادراک تو طفلان کافیہ خوان کر لینگے۔ ہمیں ایسی تقریر و تقطیر پر دار و گیر کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن اتنا تو ضرور فرماویں کہ یہ طائفہ آپ کا محض خیالی ہی یا کہیں اوسکا وجود خارج میں بھی قابل نمود ہو اگر ہو تو غلام محمد کی ناقص بیانی اور نہیں ہے تو آپ کے کمال دیانت کی پوری نشانی ثابت ہے ہمیں بہر طور رحمت اللہ علی النباش الاول کہنے میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا ہے ؀

پھر بھی اتنی گذارش کرے دیتے ہیں عبدالحی صاحب کیا اگر آپ اتنی افترا پردازی کرتے تو ابن تمیہ حرانی یا قاضی شوکانی کی ناخوشنودی کا اندیشہ تھا یا عبدالوہاب نجدی کی عدم رضامندی کا خیال اور اب جو یہ مردانہ کام کرلیا تو اسمٰعیل دہلوی یا صدیق قنوجی کو خوش کرلیا یا خرم طہوری کے عزیز ہوگئے حیف صد حیف جو تمکو تمہاری پاکیزہ صورت نے بھی ایسی بخلی سیرت سے نہ روکا یہ عادت آپ کے کلام کی وقعت کو نیست و نابود کرنے میں سریع الاثر اور آپ کے اعتبار کو ضایع کرنے میں پر خطر ہے ؀

مقام سورت میں کہیں غلام محمد نے عام جلسہ میں کہا تھا کہ بشیر الدین درسی کتب میں سے بتلاؤں اس کتاب کا ایک صفحہ پڑھ دیں تو سو روپیہ انعام دوں اسکا جواب دینا چنداں ضروری نہیں ہے پھر بھی درگذر کیا جاوے تو صاحب موصوف کے ذہن کند ہونے کا خیال ہو لہذا معروض کہ آپ کی عام کتاب کے بدلے ہم ایک خاص کتاب کہیں لیجئے حدیث کی مشکوٰۃ المصابیح پہلی کتاب ہے اوسکے پہلے باب

کی پہلی فصل کی پہلی حدیث میں جو جو آپ سے دریافت کیا جائے اوسکا جواب خواہ قاضی سے پوچھکر ہی کیوں نہو اگر آپ دیدیں تو فی جواب دس روپیہ انعام ملے گا پھر بقیہ سوالات کا جواب دو لاتے ہی عشرہ مبشرہ اور قاضی خان کی عبارت جو صفحہ ۲ استفتار پر لکھی ہے وہ خود کے دعوے سے مطابق کر دو تو بیس روپیہ انعام گجراتی اور انگریزی ترجمہ تحفۃ الہند میں قاضی خان کے حوالے سے جو مضمون نقل کیا ہو اوسکی اصل عبارت قاضی خان میں دکھا دو تو چالیس روپیہ انعام استفتار کے صفحہ عزیز الرحمن والی تائید میں قال اللہ تعالی الحکایۃ عن نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ہے اسکا مقولہ اور محکی کہاں ہی اسکا جوڑ لگا دو تو ساٹھ روپیہ انعام۔ استفتار کے صفحہ پر تمہارے ایک بزرگ نے لکھا ہو کہ۔ ما قالہ الحبیب اللبیب فہو فیہ مصیب۔ در شریعت مجرد ثابت نگردیدہ کہ آنحضرت برتمامی علوم جمیع اشیار ماضیہ مستقبلہ جزئیہ وکلیہ اطلاع داشتند الا ما شاء اللہ تعالی کذا حررہ مولونا عبد الحی رحمہ اللہ نمقہ العبد محمد اسماعیل عفی عنہ فی مجموعۃ الفتاوی۔ اسمین اللبیب کے کیا معنے ہین پھر مولونا اصل مین مولو ونا ہے یا کیا اور محمد اسماعیل کا مجموعۃ الفتاوی دنیا کے کونسے اقلیم کے کس مطبع مین کسکے اہتمام سے چھپا ہے اگر یہ تمام بتلا دو تو اسی روپیہ انعام۔ مگر یہ انعام حاصل کرتے تو آپ کے ناخن ہی سے نہیں دانت مین سے بھی پسینہ ٹپک کر لب تلک ہی نہین سینہ کے گنجینہ کینہ کو ڈوبا دیگا بنا برعلیہ آپ کی آسائش کی خاطر کہتے ہین کہ مکرم ہنجیہا درنے اپکے لئے دو خطاب مستطاب تجویز کئے ہین دیکھو اونکے ملفوظات مین حافظ ومولوی غلام محمد مولویت کو خیرباد کا آخری سلام کہد و نامس ساب (حافظ صاحب) نے رجوع پھر اجازت ہے کہ آپ کے حافظہ مین خلل ہو تو کسی اور حافظ سے مگر شرطیہ کہ صادق

ولیئے سے دریافت بھی کرلو اور جلدی سے کہدالو کہ عزیز الرحمٰن والے اسی تائید مین اوسی
دلیل کے بعد قال تعالی قل لا یعلم الغیب الا اللہ یہ آیت تمام کلام مجید مین کس پارہ اور
کونسی سورت مین واقع ہو تم تو نہین مگر تمہارے باپ حافظ صادق بھی بتلائین تو
تو بھیجہ لیجاؤ سو روپیہ انعام صاحب نصرۃ النعیم سے بھی کہدو آپ کی کتاب کے صـ پر
زعمت ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحریر فرمایا ہی اور غلط نامہ مین سکوت کیا ہی لہذا اسکا
کوئی قاعدہ متفق علیہا کتب دینیہ مین دکھلا دو تو آپ کو بھی سو روپیہ تو نہین مگر ترکیب والی
قاعدہ عامل کا ایک نسخہ انعام ہی فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس
والحجارۃ اعدت للکافرین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد خاتم
الانبیاء وسید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

ضمیمہ
فتوحات
علماء اعلام
و مفتیان اسلام

فتوای فاضل اجل صاحب تصانیف کثیرہ باہرہ و تالیفات شہیرہ زاہرہ

مجدد مائۃ حاضرہ جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی

دام بالفیض القوی مسمی بنام تاریخی

انباء المصطفیٰ بحال سر و اخفیٰ

۱۳۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از دہلی چاندنی چوک موتی بازار مرسلہ بعض علمائے اہلسنت ۲۱ ربیع الاول شریف ۱۳۱۸ھ حضرات علمائے کرام اہل سنت اس مسئلہ مین کیا فرماتے ہین کہ زید[۱] دعوی کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حق تعالی نے علم غیب عطا فرمایا ہے دنیا مین جو کچھ ہوا اور ہوگا حتی کہ بدء الخلق سے لیکر دوزخ و جنت مین داخل ہونے تک کا تمام حال اور اپنی امت کا خیر و شر بالتفصیل جانتے ہین اور جمیع اولین و آخرین کو اسطرح ملاحظہ فرماتے ہین جسطرح اپنے کف دست مبارک کو اور اس دعوے کے ثبوت مین آیات و احادیث و اقوال علما پیش کرتا ہے عمرو اس عقیدہ کو شرک و کفر کہتا ہے اور بکمال درشتی دعوی کرتا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کچھ نہین جانتے حتی کہ انکو اپنے خاتمہ کا حال بھی معلوم نہ تھا اور اپنے اس دعوے کے اثبات مین تقویۃ الایمان کی عبارتین پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت یہ عقیدہ کہ آپکو علم ذاتی تھا خواہ یہ کہ خدا نے عطا فرمایا تھا دونون طرح شرک ہے اب علمائے ربانی کی جناب مین التماس ہے کہ ان دونون مین کون برسر حق موافق

[۱] زید سے مراد جناب مولانا مولوی محمد ہدایت رسول صاحب لکھنوی ہین ۱۲ [illegible]

عقیدہ سلف صالح اور کون بدمذہب جہنمی ہے نیز عمرو کا دعوی ہے کہ شیطان کا علم معاذ اللہ حضور سرور عالم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور اسکا گنگوہی مرشد اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ ۴۷ پر اسکا
بیان یوں لکھتا ہے کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے
اس شخص کی نسبت کیا حکم ہے بینوا توجروا

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم لک الحمد سرمدا صل وسلم وبارک علی من علمته الغیب نزهته من کل عیب
وعلی آله وصحبه ابدا رب انی اعوذ بک من همزات الشیطین واعوذ بک رب ان یحضرون
زید کا قول حق وصحیح اور بکر کا زعم مردود وقبیح ہے بیشک حضرت عزت عظمته نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کو تمامی اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا شرق تا غرب عرش تا فرش سب انہیں دکھایا ملکوت السموات
والارض کا شاہد بنایا روز اول سے آخر تک کا سب ماکان ومایکون انہیں بتایا اشیاء مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور
کے علم سے باہر نہ رہا علم عظیم حبیب کریم علیه افضل الصلوة والتسلیم ان سب کو محیط ہوا نہ صرف اجمالا بلکہ ہر صغیر وکبیر ہر
رطب ویابس جو پتا گرتا ہے زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے سب کو جدا جدا تفصیلا جان لیا والحمد لله
حمدا کثیرا بلکہ یہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ کا پورا علم نہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آله وصحبه اجمعین
بلکہ علم حضور سے ایک چھوٹا حصہ ہے ہنوز احاطہ علم محمدی میں وہ ہزار در ہزار بے حد وبے کنار سمندر لہرا رہے ہیں جن کی
حقیقت وہ جانیں یا ان کا عطا کرنے والا ان کا مالک ومولی جل وعلا والحمد لله العلی الاعلی کتب حدیث وتصانیف
علمائے قدیم وحدیث میں اسکے دلائل کا بسط شافی وبیان وافی ہے اور اگر کچھ نہ ہو تو بحمد اللہ قرآن عظیم خود شاہد
عدل وحکم فصل ہے قال الله تعالی ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شیء وهدی ورحمة وبشری
للمسلمین اتاری ہم نے تم پر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت ورحمت وبشارت وقال تعالی
ماکان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیه وتفصیل کل شیء قرآن وہ بات نہیں
جو بنائی جائے بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور ہر شے کا صاف جدا جدا بیان وقال الله تعالی ما فرطنا فی
الکتب من شیء ہم نے کتاب میں کوئی چیز اٹھا نہ رکھی **اقول** وبالله التوفیق جب فرقان مجید ہر شے کا بیان ہے
اور بیان بھی کیسا روشن اور روشن بھی کس درجہ کا مفصل اور اہلسنت کے مذہب میں شے ہر موجود کو کہتے ہیں

تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطہ میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتابت لوح محفوظ
بھی ہے تو بالضرور یہ بیانات محیطہ اوسکے مکتوبات کو بھی بالتفصیل شامل ہوئے اب یہ بھی قرآن عظیم ہی سے پوچھ دیکھیے
کہ لوح محفوظ میں کیا کیا لکھا ہے قال اللہ تعالیٰ وکل صغیر وکبیر مستطر ہر چھوٹی بڑی چیز سب لکھی ہوئی
ہے وقال اللہ تعالیٰ وکل شیء احصینٰہ فی امام مبین ہر شے ہم نے ایک روشن پیشوا میں جمع فرما دی ہے وقال
اللہ تعالیٰ ولا حبۃ فی ظلمٰت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتٰب مبین کوئی دانہ نہیں زمین
کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب میں لکھا ہوا ہے اور اصول میں مبرہن
ہو چکا کہ نکرہ حیز نفی میں مفید عموم ہے اور لفظ کل تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہو کر مستعمل ہی نہیں ہوتا اور عام
افادہ استغراق میں قطعی ہے اور نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول رہینگی بے دلیل شرعی تخصیص وتاویل کی اجازت نہیں
ورنہ شریعت سے امان اوٹھ جائے نہ حدیث آحاد اگرچہ کیسی ہی اعلیٰ درجہ کی صحیح ہو عموم قرآن کی تخصیص کر سکے بلکہ اوسکے
حضور مضمحل ہو جائیگی بلکہ تخصیص متراخی نسخ ہے اور اخبار کا نسخ ناممکن اور تخصیص عقلی عام کو قطعیت سے
نازل نہیں کرتی تو اوسکے اعتماد پر کسی ظنی سے تخصیص ہو سکے تو بحمد اللہ تعالیٰ کیسے نص صریح قطعی سے روشن ہوا کہ
ہمارے حضور صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے تمام موجودات
جملہ ماکان ومایکون الی یوم القیٰمۃ جمیع مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا اور شرق وغرب وسما وارض وعرش وفرش
میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا وللہ الحجۃ السامیۃ اور جب کہ یہ علم قرآن عظیم کے تبیانا لکل شیء ہونے
نے دیا اور پر ظاہر کہ یہ وصف تمام کلام مجید کا ہے نہ ہر آیت یا سورت کا تو نزول جمیع قرآن شریف سے پہلے اگر بعض انبیا
علیہم الصلاۃ والسلام کی نسبت ارشاد ہوا لم نقصص علیک یا منافقین کے باب میں فرمایا جائے لا تعلمہم
ہرگز ان آیات کے منافی اور احاطہ علم مصطفوی کا نافی نہیں الحمد للہ طائفہ تالفہ وہابیہ جسقدر قصص وروایات
واخبار وحکایات علم عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھٹانے کو آیات قطعیہ قرآنیہ کے مقابل پیش کرتا ہے سب کا
جواب ذہن ودماغ وفہم سے زائد نہیں دو فقرے نہیں ہو گیا وہ حال سے خالی نہیں یا تو اون قصص کی تاریخ معلوم
ہوگی یا نہیں اگر نہیں تو اونسے استناد جہل مبین کہ جب تاریخ مجہول تو اونکا تمامی نزول قرآن سے پہلے ہونا صاف معقول
اور اگر ہاں تو وہ حال سے خالی نہیں یا وہ تاریخ تمامی نزول سے پہلے کی ہوگی یا بعد کی بر تقدیر اول مقام سے محض
بیگانہ اور مستدل نہ صرف جاہل بلکہ دیوانہ بر تقدیر ثانی اگر معاذ اللہ مخالف میں نص صریح ہو تو استناد محض خبط
الفساد ۔ مخالفین جو کچھ پیش کرتے ہیں سب انہیں اقسام کی ہیں ان آیات کے خلاف پر اصلا ایک دلیل صحیح صریح

قطعی الافادہ نہیں دکھا سکتے اور اگر بفرض غلط تسلیم ہی کرلیں تو اب بھی جواب جامع ونافع ووافی وقامع وشافی وکافی کہ عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت میں اخبار آحاد سے استناد محض ہرزہ بافی۔ میں اس مطلب پر ائمہ اصول سے احتجاج کروں اس سے یہی بہتر کہ خود نجدیہ زمانہ کہ انہیں گنگوہی جیسوں کی شہادت درون مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔ نصوص قطعیہ قرآن عظیم کے خلاف پر احادیث آحاد کا سننا جانا بالائے طاق یہ تو گنگوہی صاف تصریح کرتے ہیں کہ یہاں خبر واحد سے استدلال ہی جائز نہیں نہ اصلا اس پر التفات ہو سکے اسی براہین قاطعہ لما امر اللہ بہ ان یوصل میں اسی مسئلہ علم غیب کی تقریر مہمل ومختل میں اپنے اور اپنے تمام طائفے کی بادشاہ تیشہ زنی کو یوں لکھتے ہیں عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جائیں بلکہ قطعی ہیں قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں لہذا اس کا اثبات اس وقت قابل التفات ہو کہ قطعیات سے اس کو ثابت کرے نیز صفحہ ۸۱ پر لکھا اعتقادات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے نہ ظنیات صحاح کا تتمہ یہ کہ آحاد صحاح بھی معتبر نہیں چنانچہ فن اصول میں مبرہن ہو چکا۔ بحمد اللہ مناظرہ تو انہیں دو حرفوں میں ختم ہو گیا ہاں وہاں تمام نجدیہ دہلوی گنگوہی وجنگلی وکوہی سب کو دعوت عام ہے اجمعوا شرکاءکم جمع ہو کر سب اکٹھے ہو کر ایک آیت قطعی الدلالۃ یا ایک حدیث یقینی الافادۃ چھانٹ لائیں جس سے صاف صریح طور پر ثابت ہو کہ تمامی نزول قرآن عظیم کے بعد بھی اشیائے مذکورہ ماکان ومایکون سے فلاں امر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر مخفی رہا جس کا علم حضور کو دیا ہی نہ گیا فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاعلموا ان اللہ لا یھدی کید الخائنین اگر ایسا نہ کر سکو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ کر سکو گے تو خوب جان لو کہ اللہ راہ نہیں دیتا دغا بازوں کے مکر کو والحمد للہ رب العالمین طرفہ یہ کہ یہی گنگوہی بہادر خود ہی اسی صفحہ میں دو ہی سطر بعد اپنے مدعائے باطل کی سند میں لکھتے ہیں خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم الحدیث اور شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں قطع نظر اس سے کہ حدیث اول خود آحاد ہے سلیم الحواس کو سند لانی تھی تو وہ مضمون تو خود آیت میں تھا اور قطع نظر اس سے کہ اس آیت وحدیث کے کیا معنی ہیں اور قطع نظر اس سے کہ یہ کس وقت کے ارشاد ہیں اور قطع نظر اس سے کہ خود قرآن عظیم واحادیث صحیحہ صحیح بخاری وصحیح مسلم میں اس کا ناسخ موجود ہے جب آیۂ کریمہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر اتری یعنی تاکہ اللہ بخشدے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچھلے گناہ صحابہ نے عرض کی ھنیئا لک یا رسول اللہ لقد بین اللہ لک ماذا یفعل بک فماذا یفعل بنا یا رسول اللہ حضور کو مبارک ہو خدا کی قسم اللہ عزوجل

نے یہ توصاف بیان فرمادیا کہ حضور کی ساتھ کیا کریگا اب یہ رہا کہ ہمارے ساتھ کیا کریگا اسپر آیت اوتری لیدخل
المومنین (الی قولہ تعالی) فوزا عظیما تاکہ داخل کرے اللہ ایمان والے مردون اور ایمان والی عورتون کو
باغوں میں جنکے نیچے نہریں بہتیں ہمیشہ رہیں اونمیں اور اوتارے اونسے اونکے گناہ اور یہ اللہ کے یہاں بڑی مراد پانا ہے
یہ آیات اور اونکے امثال بے نظیر اور یہ حدیث جلیل شہیر ایسے اونکو کیون سوجھائی دیتیں ان سب سے قطع نظر دل
چھینے والی واقعہ یہ ہے کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہین الی آخرہ قطع نظر اس سے کہ ملا جی کو ہنوز روایت و حکایت
مین تمیز نہین اس بے اصل حکایت کو سیدنا اور شیخ محقق قدس اللہ تعالی سرہ العزیز کیطرف اسناد کیسی جرأت و
وقاحت ہے شیخ رحمہ اللہ تعالی نے مدارج شریف مین یون فرمایا ہے اینجا اشکال می آرند کہ در بعض روایات
آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من بندہ ام نمیدانم آنچہ در پس این دیوارست جوابش آنست
کہ این سخن اصلے ندارد و روایت بدان صحیح نشدہ است کیون ملاجی کہئے آنکھیں کھلیں ایسا ہی لا تقربوا
الصلوۃ پر عمل کروگے تو خوب چین سے رہوگے ع اوس آنکھ سے ڈریے جو خدا سے نہ ڈرے آنکھ۔ امام ابن حجر عسقلانی
فرماتے ہین لا اصل لہ یہ حکایت محض بے اصل ہے امام ابن حجر مکی نے افضل القری مین فرمایا لم یعرف لہ
سند اسکی تو کوئی سند نہ پہچانی گئی۔ افسوس اوسی موہنہ سے مقام مقام اعتقادیات بتانا احادیث صحاح ہی
نا مقبول ٹھہرانا اوسی موہنہ مین نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم عظیم گھٹانیکو ایسی بے اصل حکایت سے سند لانا
اور طمع کاری کیلئے شیخ محقق کا نام لکہہ جانا جو صراحۃ فرما رہے ہین بلکہ اس حکایت کی جڑ ہی بنیاد آب اسکو کیا کہئے
کہ ایسون کی واوندہ فرمادے اللہ اللہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مناقب عظیمہ ترباب فضائل سے نکلوا کر اوس تنگنا
مین داخل کرائین تاکہ صحیحین بخاری ومسلم کی حدیثیں بھی مردود بنائین اور حضور کی تنقیص شان مین بے
فراخی دکھائین کہ بے اصل معقول بے سند منقول اسپہ جمائین ع حال ایمان کا معلوم ہے بس جانیدو۔ بالجملہ
بحمد اللہ تعالی زید سنی حفظہ اللہ کا دعوی آیات قطعیہ قرآنیہ سے ایسے جلیل وجمیل طور پر ثابت جسمین اصلا مجال
دم زدن نہین اگر یہان کوئی دلیل ظنی تخصیص عام پر قائم بھی ہوتی تو عموم قطعی قرآن عظیم کو حضور مضمحل
ہوجاتی نہ کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہا صحاح وسنن ومسانید ومعاجیم کی احادیث صریحہ صحیحہ کثیرہ شہیرہ
اوس عموم واطلاق کی اور تاکید وتائید فرماتی ہین صحیحین بخاری ومسلم مین حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے ہے قام فینا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مقاما ما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک
الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے

ایکبار ہم مین کھڑے ہوکر جب سے قیامت تک جو کچھ ہونیوالا تہا سب بیان فرما دیا کوئی چیز نہ چھوڑی جسے یاد رہا یاد رہا
جو بھول گیا بھول گیا یہی مضمون احمد نے مسند بخاری نے تاریخ طبرانی نے کبیر مین حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت کیا صحیح بخاری شریف مین حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے
ہے قام فینا النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اہل الجنۃ
منازلہم واہل النار منازلہم حفظ ذلک من حفظہ ونسیہ من نسیہ ایکبار سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم نے ہم مین کھڑے ہوکر ابتداے آفرینش سے لیکر جنتیون کے جنت دوزخیون کے دوزخ جانے تک کا حال ہم سے بیان فرما دیا
یاد رکھا جسنے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا صحیح مسلم شریف مین حضرت عمرو ابن اخطب انصاری رضی اللہ
تعالی عنہ سے ہے ایکدن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا بیچ مین ظہر
وعصر کی نماز کے سوا کچھ کام نہ کیا فاخبرنا بما ہو کائن الی یوم القیمۃ فاعلمنا احفظنا اسمین سب کچھ
ہم سے بیان فرما دیا جو کچھ قیامت تک ہونیوالا تہا ہم مین زیادہ علم اوسے ہے جسے زیادہ یاد رہا جامع ترمذی شریف
وغیرہ کتب کثیرہ ائمہ حدیث مین باسانید عدیدہ وطرق متنوعہ دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے ہے اور
یہ حدیث ترمذی کی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا فرایت ربی
عز وجل وضع کفہ بین کتفی فوجدت بردانا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شیء وعرفت مین نے
اپنے رب عز وجل کو دیکھا اوسنے اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینے مین اوسکی ٹھنڈک محسوس ہوئی
اوسیوقت ہر چیز مجھپر روشن ہوگئی اور مین نے سب کچھ پہچان لیا امام ترمذی فرماتے ہین ہذا حدیث حسن
صحیح سألت محمد بن اسمعیل عن ہذا الحدیث فقال صحیح یہ حدیث حسن صحیح ہے مین نے
امام بخاری سے اسکا حال پوچھا فرمایا صحیح ہے اوسیمین حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے آئی
معراج منامی کے بیان مین ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا فعلمت ما فی السموت والارض
جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہے سب میرے علم مین آگیا شیخ محقق رحمہ اللہ تعالی شرح مشکوۃ مین اس حدیث
کے نیچے فرماتے ہین پس دانستم ہرچہ در آسمانہا وہرچہ در زمینہا بود عبارت است از حصول تمامہ علوم جزوی وکلی و
واحاطہ آن امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات اور طبرانی معجم مین بسند صحیح حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ
تعالی عنہ اور ابو یعلی وابن منیع وطبرانی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی لقد ترکنا رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وما یحرک طائر جناحیہ فی السماء الا ذکر لنا منہ علما

علیہ وسلم نے ہمیں اس حال پر چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پر مارنے والا ایسا نہیں جسکا علم حضور نے ہمارے سامنے بیان نہ فرمادیا ہو۔ نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض وشرح زرقانی للمواہب میں ہے ہذا تمثیل لبیان کل شیٔ تفصیلا تارۃ واجمالا اخری یہ ایک مثال دی ہے اسکی کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ہر چیز بیان فرمادی کبھی تفصیلا کبھی اجمالا۔ مواہب امام احمد قسطلانی میں ہے ولاشک ان اللہ تعالی قد اطلعہ علی ازید من ذلک والقی علیہ علم الاولین والآخرین کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالی نے حضور کو اس سے بھی زیادہ علم دیا اور تمام اگلوں پچھلوں کا علم حضور پر القا کیا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ طبرانی معجم کبیر اور نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابونعیم حلیہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ہذہ جلیانا من اللہ جلاہ لنبیہ کما جلاہ للنبیین من قبلہ بیشک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا اٹھالی ہے تو میں دیکھ رہا ہوں اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں اس روشنی کے سبب جو اللہ نے اپنے نبی کیلئے روشن فرمائی جیسے مجھ سے پہلے انبیا کیلئے روشن کی تھی صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم وسلم۔ اس حدیث سے روشن کہ سموات و ارض اور جو کچھ ان میں ہے اور جو کچھ قیامت تک ہوگا اس سب کا علم اگلے انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو بھی عطا ہوا اور حضرت عزت عز جلالہ نے اس تمام ما کان وما یکون کو اپنے ان محبوبوں کے پیش نظر فرمادیا مثلا شرق سے غرب تک سماک سے سمک تک ارض سے فلک تک اسوقت جو کچھ ہو رہا ہے سیدنا ابراہیم خلیل جلیل علیہ الصلاۃ والتسلیم ہزارہا برس پہلے اس سب کو ایسا دیکھ رہے تھے گویا اسوقت ہر جگہ موجود ہیں ایمانی نگاہ میں نہ یہ قدرت الٰہی پر دشوار نہ عزت و وجاہت انبیا کے مقابل بسیار مگر وہابی بیچارے جنکو بیان خدائی کی حقیقت اتنی ہے کہ ایک پیڑ کے پتے گن دیوے آپ ہی ان حدیثوں کو شرک اکبر کہا چاہیں اور جو ائمہ کرام وعلماء اعلام انکو سندیں لاتے انہیں مقبول ومسلم رکھتے آئے جیسے امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی مصنف خصائص کبری وامام شہاب احمد محمد خطیب قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ وامام ابو الفضل شہاب ابن حجر مکی ہیتمی شارح ہمزیہ وعلامہ شہاب احمد مصری خفاجی صاحب نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض وعلامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارح مواہب وغیرہم رحمہم اللہ تعالی انہیں مشرک کہیں تو انکی جز توحید کہو کہ ٹھکانا ہے والعیاذ باللہ رب العالمین۔ صحیح مسلم مسند امام احمد وسنن ابن ماجہ میں ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

عرضت علی امتی باعمالہا حسنہا وقبیحہا میری ساری امت اپنے سب اعمال نیک و بد کو ساتھ میرے حضور
پیش کیگئی طبرانی اور ضیا مختارہ میں حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم فرماتے ہیں عرضت علی امتی البارحۃ لدی ہذہ الحجرۃ حتی لانا اعرف بالرجل منہم
من احدکم بصاحبہ رات میری سب امت اس حجرے کے پاس مجھ پر پیش کیگئی یہاں تک کہ بیشک میں انکے
ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم میں کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے والحمد للہ رب العالمین امام اجل
سیدی محمد بوصیری قدس سرہ ام القری میں فرماتے ہیں وسع العلمین علما وحلما رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کا علم وحلم تمام جہان کو محیط ہوا امام ابن حجر مکی اسکی شرح افضل القری میں فرماتے ہیں
لان اللہ تعالی اطلعہ علی العالم فعلم علم الاولین والآخرین وماکان ومایکون یہ اسلئے
کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلوں پچھلوں
اور ماکان ومایکون کا علم حضور کو حاصل ہو گیا امام جلیل قدوۃ المحدثین سیدی زین الدین عراقی
استاذ امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی شرح مہذب پھر علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں
انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عرضت علیہ الخلائق من لدن آدم علیہ الصلاۃ والسلام
الی قیام الساعۃ فعرفہم کلہم کما علم آدم الاسماء آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لیکر قیام قیامت
تک کی تمام مخلوقات الہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر پیش کیگئی تو حضور نے جمیع مخلوقات گذشتہ
وآیندہ سب کو پہچان لیا جس طرح آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو تمام نام سکھائے گئے تھے علامہ عبد الرؤف
مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں النفوس القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ اتصلت
بالملأ الاعلی ولم یبق لہا حجاب فتری وتسمع الکل کالمشاہد پاکیزہ جانیں جب بدن کے
علاقوں سے جدا ہو کر عالم بالا سے ملتی ہیں اور انکے لئے کوئی پردہ نہیں رہتا ہو وہ ہر چیز کو ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہ
پاس حاضر ہیں امام ابن الحاج مکی مدخل اور امام قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں قد
قال علماؤنا رحمہم اللہ تعالی لا فرق بین موتہ وحیاتہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی مشاہدتہ
لامتہ ومعرفتہ باحوالہم ونیاتہم وعزائمہم وخواطرہم وذلک جلی عندہ لاخفاء بہ
بیشک ہمارے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حالت حیات
دنیوی اور اس وقت کی حالت میں کچھ فرق نہیں ہے اس بات میں کہ حضور اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں انکی ہر

حال انکی ہر نیت انکی ہر ارادے انکے دلونکے ہر خطرے کو پہچانتے ہیں اور یہ سب چیزیں حضور پر ایسی روشن
ہیں جنہیں اصلا کسیطرح کی پوشیدگی نہیں ہاں ہاں جل جاؤ اپنے غیظ کی آگ میں جلنے والو یہ عقیدے ہیں
علماء ربانیین کے محمد رسول اللہ کی جناب ارفع میں جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک کو فیہ انہیں
اشتراک کو سوا انکے کس لیکو شرک بنا رکھو تو ابغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور ۹ شیخ
شیوخ علماء الہند مولانا شیخ محقق نور اللہ تعالیٰ مرقدہ الکریم مدارج شریف میں فرماتے ہیں ذکر کن اورا
ودرود بفرست بروی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وباش درحال ذکر گویا حاضرست پیش تو درحالت
حیات ومی بینی تو اورا متادب باجلال وتعظیم وہیبت وحیا وبدانکہ وی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم می بیند ومی شنود
کلام ترا زیرا کہ وی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متصف ست بصفات اللہ ویکی از صفات الہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی اللہ
بیشمار رحمتیں شیخ محقق پر جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارا دیکھنا ذکر کیا گویا فرمایا اور جب حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہمیں دیکھنا بیان کیا بدانکہ بڑھایا تاکہ کوئی اوسے گویا کے نیچے داخل نہ سمجھے غرض ایمانی
نگاہونکے سامنے اوس حدیث پاک کی تصویر کھینچدی کہ اعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک
اللہ کی عبادت کر گویا تو اوسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اوسے نہ دیکھے تو وہ تو یقیناً تجھے دیکھتا ہے جل جلالہ وصلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم نیز فرماتے ہیں ہر چہ در دنیا ست از زمان آدم تا نفخہ اولی بروی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال او را از اول تا آخر معلوم گردید یاران خود را نیز از بعضی ازان احوال
خبر داد نیز فرماتے ہیں وھو بکل شیء علیم ووی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دانا ست ہمہ چیز از شیونات ذات واحکام
الہی واحکام صفات حق واسماء وافعال وآثار وبجمیع علوم ظاہر وباطن واول وآخر احاطہ نمودہ ومصداق فوق
کل ذی علم علیم شدہ علیہ من الصلوات افضلہا ومن التحیات اتمہا واکملہا شاہ ولی اللہ دہلوی فیوض
الحرمین میں لکھتے ہیں فاض علی من جنابہ المقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیفیۃ ترقی العبد من حیزہ الی
حیز القدس فیتجلی لہ کل شیء کما اخبر عن ھذا المشہد فی قصۃ المعراج المنامی حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ قدس سے مجھپر اوس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقام قدس تک کیونکر
ترقی کرتا ہے کہ ہر چیز اوسپر روشن ہو جاتی ہے جسطرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے
معراج خواب کے قصہ میں خبر دی قرآن وحدیث واقوال ائمہ قدیم وحدیث سے اس مطلب پر دلائل بیشمار ہیں یاد رکھو
ہذا انصاف دو تو یہی اتنی تحلیل کہ مذکور ہوئی بس ہے نہ فہم شمس دراسی طرح روشن ہے کہ عقیدہ مذکورہ توحید

کو معاذ اللہ کفر و شرک کہنا خود قرآن عظیم پر حرف رکھنا اور احادیث صحیحہ صریحہ شہیرہ کثیرہ کو رد کرنا اور بکثرت ائمہ دین
واکابر علماء عاملین واعاظم اولیاء کاملین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یہانتک کہ شاہ ولی اللہ و شاہ عبد العزیز
صاحب کو بھی عیاذاً باللہ کافر و مشرک بنانا اور بحکم ظواہر احادیث صحیحہ و روایات معتمدہ نقیبہ خود کافر و مشرک بننا ہو
اسکے متعلق احادیث و روایات واقوال ائمہ و ترجیحات و تصحیحات فقیر کے رسالہ النہی الاکید عن الصلاۃ ۱۳۰۵ھ
وراء عدی التقلید و رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ ۱۳۱۲ھ علی کفریات ابی الوہابیہ وغیرہما میں ملاحظہ
کیجئے افسوس ان شرک فروش اندھوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ علم الٰہی ذاتی ہے اور علم خلق عطائی وہ واجب یہ ممکن
وہ قدیم یہ حادث وہ نامخلوق یہ مخلوق وہ نامقدور یہ مقدور وہ ضروری البقاء یہ جائز الفناء وہ ممتنع التغیر یہ
ممکن التبدل۔ ان عظیم تفرقوں کے بعد احتمال شرک نہ ہوگا مگر کسی مجنون کو بصیرت کے اندھے اس علم ماکان ومایکون
یعنی مذکور ثابت جاننے کو معاذ اللہ علم الٰہی سے مساوات مان لینا سمجھتے ہیں حالانکہ لعظمۃ اللہ علم الٰہی تو علم الٰہی
جسمیں غیر متناہی علوم تفصیلی فرداً فرداً بالفعل کو غیر متناہی سلسلے غیر متناہی بار جمع کریں گویا اصطلاح حساب کے طور پر
غیر متناہی کا مکعب کہیے بالفعل بالدوام ازلاً ابداً موجود ہیں یہ مشرق تا مغرب و سموات وارض و عرش تا فرش و
ماکان ومایکون من اول یوم الی آخر الایام سب کے ذرہ ذرہ کا حال تفصیلی جاننا وبالجملہ جملہ مکتوبات لوح و مکنونات
قلم کو تفصیلاً محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک چھوٹا ٹکڑا ہے تو انکے طفیل سے اوروں کو بھی ہو
حضرات مرسلین کرام علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ واکمل السلام بلکہ انکی عطا سے انکے غلاموں بعض اعاظم
اولیاء عظام قدست اسرارہم کو ملا اور ملتا ہے ہنوز علوم محمدیہ میں وہ بحار زخار ناپیدا کنار ہیں جن پر
انکی فضیلت کلیہ وافضلیت مطلقہ کی بنا ہے اللہ عزوجل کی بیشمار رحمتیں امام اجل محمد بوصیری شرف الحق
والدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر کہ قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں ؎ فان من جودک الدنیا
وضرتہا ٭ ومن علومک علم اللوح والقلم ۔ یعنے یا رسول اللہ دنیا و آخرت دونوں حضور
کے خوان جود و کرم سے ایک ٹکڑا ہیں اور لوح و قلم کا تمام علم جنمیں ماکان ومایکون مندرج ہے حضور کے علوم سے
ایک حصہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وعلی آلک وصحبک وبارک وکرم مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری
زبدہ شرح بردہ میں فرماتے ہیں توضیحہ ان المراد بعلم اللوح ما اثبت فیہ من النقوش القدسیۃ
والصور الغیبیۃ وبعلم القلم ما اثبت فیہ کما شاء والاضافۃ لادنی ملابسۃ وکون علمہما من
علومہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق ودقائق

وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلمهما انما یکون سطرا من سطور علمه ونهرا
من بحور علمه ثم مع هذا هو من برکة وجوده صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یعنی توضیح اسکی یہ ہے کہ
لوح کے علوم سے مراد نقوش قدسیہ وصور غیبیہ ہیں جو اوسمیں منقوش ہوئے اور قلم کے علم سے مراد وہ ہیں جو اللہ عزوجل
نے جس طرح چاہا اوسمیں ودیعت رکھے ان دونوں کی طرف علم کی اضافت ادنی علاقہ یعنی محلیت نقش واثبات کے باعث ہے
اور ان دونوں میں جسقدر علوم ثبت ہیں اونکا علم محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ایک پارہ ہونا اسلئے کہ حضور
اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں علوم کلیہ وعلوم جزئیہ وعلوم حقائق اشیاء وعلوم اسرار
خفیہ اور وہ علوم اور معرفتیں کہ ذات وصفات حضرت عزت عز جلالہ سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کے جملہ علوم علوم
محمدیہ کے سطروں سے ایک سطر اور اونکے دریاؤں سے ایک نہر ہیں پھر بااینہمہ وہ حضور ہی کی برکت وجود سے تو ہیں کہ
حضور نہ ہوتے تو نہ لوح وقلم ہوتے نہ اونکے علوم صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم منکران مریض القلب
مریض القلب اسی پر اپنا پیٹ پھاڑے مرے جاتے تھے کہ ہائے ہائے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیلئے روز
اول سے قیامت تک کے تمام ماکان وما یکون کا علم تفصیلی مانا جاتا ہے اب نصیبے انکو سر پر ہاتھ دھر کر روئیں کہ بحمدہ
تعالی وہ جمیع علم ماکان وما یکون علوم محمد رسول اللہ تعالی علیہ وسلم کے عظیم سمندروں سے ایک نہر بلکہ اونکی بیابان
موجوں سے ایک لہر قرار پاتا ہے والحمد للہ رب العالمین وخسر ہنالک المبطلون و فی قلوبهم مرض
فزادهم اللہ مرضا وقیل بعدا للقوم الظلمین **نصوص حصر** یعنی جن آیات واحادیث میں ارشاد
ہوا ہے کہ علم غیب خاصہ خدا ہے مولی عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا قطعاً حق اور بحمد اللہ تعالی مسلمان کا ایمان
ہیں مگر منکر مستکبر کا اپنے دعوی باطلہ پر اون سے استدلال اور اوسکی بناء پر حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کیلئے علم ماکان وما یکون بمعنی مذکور ماننے والوں پر حکم کفر وضلال محض جنون وخام خیال بلکہ خود مستلزم کفر وضلال
ہے علم باعتبار منشاء دو قسم ہے ذاتی کہ اپنی ذات سے بے عطاء غیر ہو اور عطائی کہ اللہ عزوجل کا عطیہ ہو اور باعتبار
متعلق بھی دو قسم ہے علم مطلق یعنی محیط حقیقی تفصیلی فعلی ازلی کہ جمیع معلومات الہیہ عزوعلا کو جنہیں غیر متناہی
معلومات کے سلاسل وہ بھی غیر متناہیہ ہیں غیر متناہی بار داخل اور خود کنہ ذات الہی واحاطہ تام صفات الہیہ
نامتناہی سبکو شامل افراداً فرداً تفصیلاً بالفعل مستغرق ہو اور مطلق علم یعنی جاننا اگرچہ محیط باحاطہ حقیقیہ
نہ ہو ان تقسیمات میں علم ذاتی وعلم مطلق بمعنی مذکور بلاشبہ اللہ عزوجل کیلئے خاص ہیں اور ہرگز کسی غیر خدا کیلئے انکے
حصول کا کوئی قائل نہیں ہم بھی بیان کر آئے کہ علم ماکان وما یکون بمعنی مسطور اگرچہ کیسا ہی تفصیلی ہو بوجہ اتم

واصل یہ کہ علوم محمدیہ کو بھی وسعت عظیمہ کو نہیں پہنچتا پھر علوم الٰہیہ تو علوم الٰہیہ ہیں جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مطلق علم ہرگز حضرت حق عزوعلا سے خاص نہیں بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے مولیٰ عزوجل کا علم عطائی ہونے سے پاک ہے تو نصوص حصر میں یقیناً قطعاً یہی دو قسم اول مراد ہو سکتی ہیں نہ یہ قسم اخیر اور بعد اثبات اس کا کہ علم تفصیلی جملہ ذرات ماکان ومایکون بمعنی مذکور بلکہ اس سے ہزار در ہزار زائد یہ دونوں علم ہیں کہ بعطائے الٰہی مانا جائے اسی قسم اخیر سے ہوگا تو نصوص حصر کو مدعائے مخالف سے اصلاً مس نہیں بلکہ وہ اس کی تصریح جہالت پر نص ہیں وللہ الحمد یہ معنی باآنکہ خود بدیہی و واضح ہیں ائمہ دین نے ان کی تصریح بھی فرمائی امام اجل ابو زکریا نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنے فتاویٰ پھر امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں معناھا لا یعلم ذلک استقلالا و علم احاطۃ بکل المعلومات الا اللہ تعالیٰ واما المعجزات والکرامات فباعلام اللہ تعالیٰ لہم علمت وکذا ما علم باجراء العادۃ یعنی آیت میں غیر خدا سے نفی علم غیب کے یہ معنی ہیں کہ غیب اپنی ذات سے بے کسی کے بتائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہو جائے یہ اللہ کے سوا کسی کو نہیں رہے انبیا کے معجزے اور اولیا کی کرامتیں یہاں تو اللہ عزوجل کے بتائے سے ان میں علم ہوا ہے یونہی وہ باتیں کہ عادت کی مطابقت سے جن کا علم ہوتا ہے مخالفین کا استدلال محض باطل و خیال محال ہونا تو یہیں سے ظاہر ہو گیا اگر فقیر نے اپنے رسائل میں ثابت کیا ہے کہ یہ استدلال ان ضُلّال کو خود اقرار کفر و ضلال کا متقاضی ہے اور نہیں ہی روشن کیا کہ خلق کے لیے ادعائے علم غیب پر فقہا کا حکم کفر یہی دربارہ ادعائے حق حقیقت میں اسی صورت علم ذاتی اور بعد اجرائے طرز فقہائی میں علم مطلق بمعنی مذکور کے ساتھ مخصوص ہے جیسا کہ محققین کے کلام میں منصوص ہے مگر یہ مکر کا وہ زعم مردود جسمیں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت دیکھی نہیں جاتی کا لفظ ناپاک ہے وہ بھی کلمہ کفر و ضلال ہیا کہ ہے کیونکہ جس عقیدہ کو شرک و کفر کہا اور اس کے رد میں یہ کلام بدفرجام بکا خود اسی میں تصریح تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت حق جل شانہ نے یہ علم عطا فرمایا ہے لاجرم یہ نفی مطلق شامل علم عطائی بھی ہے اور خود بعض شیاطین الانس کے قول سے استناد بھی اس تعمیم پر دلیل جلی ہے کہ اس قول نے شکل بولی میں خواہ یوں اور خواہ یوں دونوں صورت پر حکم شرک دیا ہے اب اسی لفظ قبیح کے کلمہ کفر صریح ہونے میں کیا تامل ہو سکتا ہے قرآن عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب رسالت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار بلکہ نبوت تمام انبیا کا انکار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص مکان بلکہ رب العزت عز جلالہ کی توہین شان ایک دو کفر ہوں تو گنے جائیں والعیاذ باللہ رب العالمین یونہی اس کا قول بہ تراز بول کہ اپنے

خاتم کا بھی حال ، مسلم تھا صریح کلمہ کفر وخسار اور بیشمار آیات قرآنیہ واحادیث متواترہ کا انکار ہو گیا کریمہ لیغفر
لك الله مع حدیث صحیحین بخاری ومسلم کہ بحمد اللہ ان مردودوں کی خاص صورت شکنی ہی کیلئے اوتری اور روئی و
مدوّن ہوئی اور پوکندی بعض اور سنو قال اللہ تعالیٰ وللآخرۃ خیر لك من الاولیٰ اور بیشک آخرت
تمہارے لئے دنیا سے بہتر ہے وقال اللہ تعالیٰ ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ بیشک نزدیک ہے کہ تمہارا رب
تمہیں اتنا عطا فرمائیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے وقال تعالیٰ یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معه
نورهم یسعیٰ بین ایدیهم وبایمانهم جس دن اللہ رسوا نہ کریگا نبی اور اونکے صحابہ کو اونکا نور اونکے آگے اور
دہنے جولان کریگا وقال اللہ تعالیٰ عسیٰ ان یبعثك ربك مقاما محمودا قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب
تعریف کے مکان میں بھیجے گا جہاں اولین وآخرین سب تمہاری حمد کرینگے وقال اللہ تعالیٰ تبٰرك الذی
ان شاء جعل لك خیرا من ذلك جنت تجری من تحتها الانهر ویجعل لك قصورا ہ
علی قراءۃ الرفع قراءۃ ابن کثیر وابن عامر وروایۃ ابی بکر عن عاصم بڑی برکت والا ہے وہ کہ
اپنی مشیت سے تمہارے لئے اس خزانہ وباغ سے (جسکی طلب یہ کافر کر رہے ہیں) بہتر چیزیں کر دے جنتیں جنکے نیچے نہریں
رواں اور وہ تمہیں بہشت بریں کے اونچے اونچے محل بخشیگا الی غیر ذلك من الآیات اور احادیث کریمہ میں
تو جس تفصیل جلیل سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل وخصائص وقت وفات مبارک و
برزخ مطہر وحشر منور وشفاعت وکوثر وخلافت عظمیٰ وسیادت کبریٰ واولیت دخول جنان ورویت رحمٰن عزّ مجدہ
وارد ہیں اونہیں جمع کیجیے تو ایک دفتر طویل ہو تاہم یہاں صرف ایک حدیث تبرکاً سنیے جامع ترمذی شریف
میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اول الناس خروجا
اذا بعثوا وانا قائدهم اذا وفدوا وانا خطیبهم اذا انصتوا وانا مستشفعهم اذا حبسوا وانا
مبشرهم اذا ایسوا الکرامة والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم
ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانهم بیض مکنون او لؤلؤ منثور جب لوگوں کا حشر ہوگا
تو سب سے پہلے میں مزار اطہر سے باہر تشریف لاؤنگا اور جب وہ سب دم بخود رہینگے تو اونکا خطبہ خواں میں ہونگا اور
جب وہ روکے جائینگے تو اونکا شفاعت خواہ میں ہونگا اور جب وہ ناامید ہو جائینگے تو اونہیں بشارت دینے والا
میں ہونگا عزت دینا اور تمام کنجیاں اوس دن میرے ہاتھ ہونگی لواء الحمد اوس دن میرے ہاتھ میں ہوگا بارگاہ عزت
میں میری عزت تمام اولاد آدم سے زائد ہے ہزار خدمتگار میرے اردگرد طواف کرینگے گویا وہ گرد وغبار سے پاکیزہ [illegible]

میں محفوظ کر رکھی ہوئی یا جملگا تو سچ میں بکھیری ہوئی بالجملہ یکہ پر یکہ گمراہ بددین ہونے میں اصلا شبہ نہیں اور اگر
کچھ ہوتا تو صرف اتنا ہی کہ تقویۃ الایمان پر جو حقیقۃً تفویت الایمان ہے اوسکا ایمان ہے جبکہ اوسکا ایمان
سلامت رکھنے کو بس تھا جیسا کہ فقیر کے رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ وغیرہا کے مطالعہ سے ظاہر ہے اذا کان
الغراب دلیل قوم ٭ سیہدیہم طریق الہالکینا ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ رہا وہ ذریت شیطان کہ جو
اوس بزرگ لعین کے علم ملعون کو علم اقدس حضور عالم ما کان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زائد کہے اوسکا
جواب اس کفرستان ہند میں کیا ہو سکتا ہے ان شاء اللہ القہار روز جزا وہ ناپاک نا ہنجار اپنے کیفر کفری
گفتار کو پہنچیگا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔ یہاں اسیقدر کافی ہے کہ یہ ناپاک کلمہ
صراحۃً محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگاتا ہے اور حضور کو عیب لگانا کلمہ کفر نہ ہوا تو اور کیا کلمہ
کفر ہوگا والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں اونکے لئے دکھ
کی مار ہے ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا
مہینا جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اوسکے رسول کو اللہ نے اونپر لعنت فرمائی ہے دنیا و آخرت میں اور اونکے لئے
تیار کر رکھی ہے ذلت والی مار **شفای امام اجل قاضی عیاض** اور شرح **علامہ شہاب
خفاجی** مسمی **بنسیم الریاض** میں ہے جمیع من سب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (بشتمہ
او غابہ) ہو اعم من السب فان من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد
عابہ ونقصہ ولم یسبہ فہو ساب والحکم فیہ حکم الساب) من غیر فرق بینہما (لا نستثنی
منہ فصلا) ای صورۃ (ولا نمتری) فیہ (تصریحا کان او تلویحا وہذا کلہ اجماع من
العلماء وائمۃ الفتوی من لدن الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم الی ہلم جرا) اھ مختصرا یعنی
جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دے یا حضور کو عیب لگائے اور یہ گالی دینے سے عام تر ہے کہ جو کسی کی نسبت
کہا کہ فلان کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اوس نے ضرور حضور کو عیب لگایا حضور کی توہین کی
اگرچہ گالی نہ دی یہ سب گالی دینے والے کے حکم میں ہیں اونکا اور گالی دینے والے کا حکم میں کوئی فرق نہیں نہ ہم اس سے
کسی صورت کا استثنا کریں نہ اسمیں شک و تردد کو راہ دیں خواہ صاف صاف کہا ہو خواہ کنایۃً سے ان سب
احکام پر تمام علما و ائمہ فتوی کا اجماع ہے کہ زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آجتک برابر چلا آیا ہے نسال
اللہ العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ ونعوذ بہ من الحور بعد الکور ولا حول ولا

قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

والحمد للہ رب العالمین واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اس سوال کے ورود پر ایک
مبسوط کتاب بحر عباب منقسم بچار باب مسمّی بنام تاریخی مالئ الجیب بعلوم الغیب کی طرح ڈالی باب اول
فصوص یعنی فوائد جلیلہ ونفائس جزیلہ کہ رصیف دلائل اہلسنت کے مقدمات ہوں اور تزئیف اوہام نجدیت کو
ممہدات باب دوم نصوص یعنی ابوہ عاید دلائل جلائل قرآن وحدیث واقوال ائمہ قدیم وحدیث باب سوم
عموم وخصوص کہ احاطہ علوم محمدیہ میں تحریر محل نزاع کرے اور مقام ودرام سے زخرفات نجدیہ کی محض بیگانگی کا ثبوت
دے باب چہارم قطع اللصوص یعنی اس مسئلہ میں تمام جہالات نجدیہ نے جو کہن کی سرفگنی وکمر شکنی مگر نصوص نصوص کے
ہجوم وفور نے ظاہر کردیا کہ اطالت تا حد طالت متوقع لہٰذا باذن اللہ تعالیٰ تقنع کیلئے اوس بحر زخار سے ایک گوہر
شہوار لامع الانوار گویا خزائن الاسرار سے درّ بہار مسمّی بنام تاریخی اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان
وما یکون چن لیا جسے جمع وتلفیق کے عوض نفع وتحقیق کی طرف بحمد اللہ تعالیٰ زبان رخ کیا اوسکو ایک
نور فونور السمٰوت والارض جل جلالہ کے عون سے وہ تابشیں دکھائیں کہ ظلمات نجدیت باطلہ وہابیت عاطلہ
دور وسان کا فور ہوتی نظر آئیں یہ چند حرف فتویٰ کہ اوسکے لمعات سے ایک مختصر شعشعہ اور بلحاظ تاریخ بنام
انباء المصطفیٰ بحال سرّ واخفی مسمّی ہو اسکو تمام اشارات خفیہ کا بیان مفصل آدمی پر محول ذی علم کو
تو انھیں چند حروف سے انشاء اللہ تعالیٰ سب خرافات وخزعبلات مخالفین کو کیفر جہالی کے سکاہم ہو مگر جو صاحب
تفصیل کے دست نگر ہوں بعونہ تعالیٰ رسالہ مذکور کو لالی متلالی سے بہرہ ور ہوں حضرات مخالفین سے
بھی گذارش کہ اگر توفیق الٰہی مساعدت کرے یہی حرف مختصر ہدایت کریں تو از یں چہ بہتر ورنہ اگر بوجہ کوتاہی
فہم وغلبہ وہم وقلت تدبّر وشدت تعصب اپنی تمام جہالات فاحشہ کی پردہ دری ان مختصر سطور میں
نہ دیکھ سکیں تو اوسی مہر جہانتاب کا انتظار رکھیں جو بعنایت الٰہی واعانت رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اونکو تمام ظلمتوں کی صبح کردیگا اور ظاہر کاسۂ سوال آب زلال رد وابطال سے بھر دیگا الا ان
موعدھم الصبح الیس الصبح بقریب وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب
کیا فائدہ کہ اسوقت انکی خواب غفلت کچھ منامات کا رنگ دکھائے اور جب وہ صبح ہدایت افق سعادت سے
طالع ہو تو کھل جائے کہ ع خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا۔ معہذا طائفہ ارانب وثعالب کو بھی
مناسب کہ جب شیر نر تریان کو جلیل قدمی کرتا دیکھیں سامنے سے تھمائیں اپنے سوراخوں میں جان چھپائیں

نہ یہ کہ اوس وقت اوسکی خام زرم ریزہ ریزہ ہوکر تو آمین آ دوسکی آتش غضب بھڑکا کر اپنی سوت آپ سوختہ جلائیں

؎ نصیحت گوش کن جاناں کہ از جان دوستر خواہند ٭ شغالاں ہزیمت سند خشم شیر یکتا را ٭

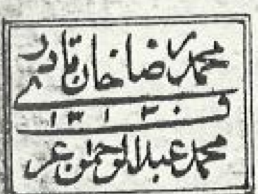
اقول قولی ھذا واستغفر اللہ لی ولسائر المومنین والمومنات والصلوات الزاکیات والتحیات النامیات علی سیدنا محمد نبی المغیبات مظہر الخفیات وعلی الہ وصحبہ الاکارم السادات واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی

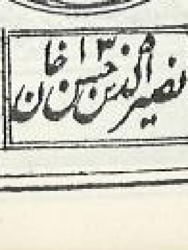
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم











فتویٰ فاضل اجل عالم اجیل محقق علوم عقلیہ مدقق فنون نقلیہ صاحب تصانیف شہیرہ جناب مولانا مولوی محمد نذیر احمد خان صاحب مرحوم و مغفور متوطن رامپور و مدفون احمد آباد گجرات علیہ الرحمۃ والتحیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال

ماقولکم ایہا العلماء رحمکم اللہ تعالیٰ فی ہذہ المسئلۃ زید نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم جمیع جزئیات وکلیات ماکان ومایکون کا عنایت فرمایا ہے اور کوئی شے آپ کے احاطۂ علم سے باہر نہیں ہے عمرو نے کہا کہ اس قول سے زید کافر و مشرک ہو گیا آیا قول عمرو کا کہ زید مشرک و کافر ہو گیا حق ہے یا باطل ہدایت ہے یا ضلالت بینوا توجروا

الجواب ہو تعالیٰ الموفق للحق والصواب

زید اس قول سے ہرگز کافر و مشرک نہیں ہوا اور قول عمرو کا باطل و ضلالت ہے علم جمیع کلیات و جزئیات ماکان ومایکون اور اسپر احاطہ ہونیکا قول باعطاء اللہ تعالیٰ نہ شرک ہے نہ کفر نہ ضلالت آیات قرآنیہ اعتقاد زید سے موید ہیں علماء اہلسنت معتبرین محققین ثبوت اسکا کرتے ہیں تفسیر اتقان مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۱۳۰ میں بعد نقل قولہ تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب من شئ وقولہ تعالیٰ ونزلنا علیک القرآن تبیانا لکل شئ کے چند سطر کے بعد ہے عن ابی بکر بن مجاہد انہ قال یوما ما من شئ فی العالم الا وہو فی کتاب اللہ تعالیٰ اس سے واضح ہے کہ ہر ایک چیز عالم کی کتاب اللہ میں موجود ہے اس سے چند سطور بعد ۱۳۱ میں دوسرے عالم محقق کا قول ہے لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ اور صفحہ ۱۳۲ اسی جلد ثانی میں ہے وفیہ من اسماء الآلات و ضروب المأکولات والمشروبات والمنکوحات و جمیع ما وقع ویقع فی الکائنات ما یحقق معنی قولہ ما فرطنا فی الکتاب من شئ تفسیر

عرائس البیان مطبوعہ کشوری کے صفحہ ۲۰۰ میں ہے قال بعضهم فی قوله تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ ای ما اخرنا فی الکتاب ذکر احد من الخلق لکن لا یبصر ذکره فی الکتاب الا المؤیدون بانوار المعرفة اسی عرائس کے ص ۵۰۳ میں تحت آیت کریمہ ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیٔ کے ہے وهو کتاب المکنون بخطابه المصون یخبر عما کان و ما یکون من کل حد لکل علم اس کے چند سطر بعد ہے قال ابو عثمان المغربی فی الکتاب تبیان کل شیٔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم هو المبین لتبیان الکتاب اس سے تمام و جمیع وہ چیزیں جو موجود ہو چکی ہیں اور موجود دنیا میں ہونگی اور میں ان کا قرآن میں بیان موجود ہونا اور ایکا مبین و عالم ہونا اور اس بیان و تبیان کا واضح ہونا اگرچہ ہم جیسے لوگ سمجھ نہیں سکتے ہیں لیکن اس سے لازم نہیں آتا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی سمجھ نہیں سکتے تھے اور آپکی فہم کے موافق بھی جمیع ما کان و ما یکون کا بیان و تبیان قرآن میں نہیں ہے اور دلالت کا کچھ ایک طریقہ نہیں ہے بہت طرق خفیہ ہیں جو لوگ ان طرق خفیہ سے واقف ہیں وہی مدلولات خفیہ کلام کو پہچانتے ہیں چند ونکے کلام میں بھی ایسے مدلولات خفیہ ہوتے ہیں کہ انکو ہر ایک نہیں پہچان سکتا ہے بلکہ وہی جان سکتا ہے کہ جو انکے دلالات خفیہ کے طرق سے واقف ہو چنانچہ ایک بیت فارسی سے ہزار نام نکلتے ہیں

کشف الظنون ج ۲ ص ۴۷۴ میں وہ بیت لکھی ہے - از قدر ابرو جبیدان ماہ چہرہ سے ہے آب دیدہ ام بالای چہرہ تا وقفنون ہم جیسوں کو اس کلام بندہ کا ہزار نام کو متضمن ہونا معلوم نہ ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ واقفین کاملین متقدمین کو بھی جو طرق دلالات خفیہ سے بخوبی واقف ہیں معلوم نہیں پس ایسے ہی کلام الٰہی جو عجائبات سے مملو ہے اور اسکا ایک ایک لفظ لکھوکہا امور پر دلالت کرتا ہو اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے واقف ہوں تو کیا تعجب ہے ہم جیسے تمام اشیاء کا بیان کی قرآن سے نہ سمجھیں تو یہ لازم نہیں آتا کہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی نہ سمجھیں اور یہ ضرور و لازم ہونا مسلم نہیں کہ سبھی کو آپ بیان ہی فرما دیں پس ہمارے فہم کے موافق اگرچہ قرآن تبیان ہر چیز کا نہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فہم کے موافق بھی تبیان نہ ہونا مسلم نہیں پس اپنے فہم پر قیاس کر کے تبیان لکل شیٔ ہونیکا انکار کرنا اور اسکی تخصیص کو لازم جاننا ہرگز قابل التفات نہیں ہے اور کسی چیز کے عدم علم کی نسبت قرآن و حدیث سے آپکے حق میں ثابت ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کسی وجہ سے بھی آپ نہیں جانتے تھے بلکہ کسی وجہ علم کی نفی مراد ہونا اور بوجہ آخر اسکا علم آپکے واسطے ثابت ہونا کیوں جائز نہیں اور تبیان لکل شیٔ سے مراد بوجہ دیگر اسکا بعض اس چیز کے علم کا ثبوت کیوں ممکن نہیں ہے شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ کے دیباچہ میں آیت وهو بکل شیٔ علیم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہی نسبت ہونا فرماتے

میں عبارت یہ ہے وهو بکل شیء علیم وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دانا است ہمہ چیز از شیونات ذات الہی و احکام
صفات حق و اسماء و افعال و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن اول و آخر احاطہ نمودہ اس سے واضح ہے کہ جمیع علوم شیونات
کا انکو احاطہ حاصل ہے بدلیل آیت قرآنیہ وهو بکل شیء علیم اور یہ انکو حقیقی ہی سے تعمیم ہوا اور حدیث **بخاری**
میں بروایت حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ ہے قال قام فینا النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مقاما فاخبرنا
عن بدأ الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم الحدیث اسکے حاشیہ **بخاری**
مطبوعہ جلد اول صفحہ ۴۵۳ میں ہے والغرض انہ اخبر عن المبدأ والمعاش والمعاد جمیعا قال الطیبی
دل ذلك انه اخبر عن جمیع احوال المخلوقات بحوالہ کرمانی و خیر جاری لکھا ہے تو طیبی و کرمانی و خیر جاری
رحمہم اللہ تعالی نے اس حدیث کی دلالت اسپر بتائی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جمیع احوال مخلوقات
کی خبر دی اور خبر دینا فرع علم کی ہے تو انکو جمیع احوال مخلوقات کا علم ہونا ثابت ہوا اس حدیث سے حسب بیان علماء
مذکورین اہل سنت وجماعت کے اور **عینی شرح بخاری** ج ۷ ص ۲۱۲ و **فتح الباری شرح بخاری** ج ۶
ص ۲۱۲ و **قسطلانی شرح بخاری** ج ۵ ص ۲۴۱ و **مرقاۃ شرح مشکوۃ** ج ۵ ص ۲۳۲ میں ہے واللفظ
للعینی وفیہ دلالۃ علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائها الی
انتهائها وفی ایراد ذلك كله فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادة وکیف وقد اعطی جوامع
الکلم مع ذلك پس عینی طیبی کرمانی خیر جاری و علی قاری و عسقلانی و قسطلانی ان تمام کی تحقیق سے حدیث صحیح سے
ثابت ہے کہ انکو علم جمیع احوال مخلوقات کا عطا ہوا علم جمیع جزئیات و کلیات ماکان وما یکون نہیں تو اور کیا ہے جب **عمرو**
زید کو کافر بتاتا ہے تو بعض مفسرین معتبرین مذکورین بالا اور ان علماء اہل سنت وجماعت سے موصوفین کو بھی کیا
کافر و مشرک کہیگا نہ تو **ترمذی** ج ۲ ص ۱۵۵ میں بھی حدیث ہے اور جس میں یہ جملہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا
ہے فتجلی لی کل شیء جس سے ہر شے کا ظاہر ہو جانا انکو ثابت ہے اور کوئی دلیل قاطع صارف معانی ظاہرہ ایسی
آیات واحادیث کی بھی موجود نہیں فمن ادعی فعلیہ البیان اور بغیر دلیل قاطع کے معانی ظاہرہ سے آیات
واحادیث کا پھیرنا خلاف اہل سنت وجماعت کے ہے بلکہ بغیر ایسی دلیل کے معانی ظاہرہ ہی لینا چاہیے چنانچہ
شرح عقائد نسفی میں بھی ہے تو کل شیء کا بھی علم انکو حاصل ہونا ایسی آیات واحادیث سے ہمکو مراد لینا
ضرور ہے اور یہی انکی جلالت منصب کے مناسب ہے اسیواسطے ہمارے علماء اہل سنت ایسے احادیث سے جمیع احوال
مخلوقات کا علم مراد لیتے ہیں **نسائی** میں یہ حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ہے ذہبت فی

مقامی ھذا کل شیٔ وعلمہ تو نسائی مطبوع نظامی صفحہ ۳۴۴ حاشیہ جلال الدین سیوطی میں ہے
اکمل الدین حنفی صاحب عنایہ شرح ہدایہ کی شرح مشارق سے یہ منقول ہے قولہ فی مقامی یجوز ان
یکون المراد بہ المقام الحسی وھو المنبر ویجوز ان یکون المراد بہ المقام المعنوی وھو مقام الکشف
والتجلی بالحضرات الخمسۃ التی ھی عبارۃ عن حضرۃ الملک والملکوت والارواح والغیب
والغیب الحقیقی فانہ البرزخ الذی لہ التوجہ الی الکل کنقطۃ الدائرۃ بالنسبۃ الی الدائرۃ
صلوۃ اللہ علیہ وسلامہ یعنی علامہ حنفی ہے جو عالم ملک وملکوت وارواح وغیب اضافی وحقیقی تمام کا آپکے
سامنے حاضر ہونا اور تمام کی طرف آپکو توجہ ہونا اور آپکا مانند نقطہ دائرہ کی بنسبت دائرہ کے ہونا فرماتی ہیں اور
حدیث نبوی کی یہ مراد لیتے ہیں تو یہی آپکو جمیع ماکان ومایکون کا علم حاصل ہوجاتا ہے اور تمام پر آپکا
احاطہ ماننے میں تو کیا عمرو اونکو بھی کافر مشرک ضال کہیگا اور **عینی شرح بخاری** جلد ۵ صفحہ ۹۶ اور
قسطلانی مطبوع مصر جلد ۵ صفحہ ۹۶ میں ایک صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کا بحوالہ **دلائل النبوۃ** بیہقی
آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو روبرو اشعار پڑھنا منقول ہے اون اشعار میں یہ شعر بھی ہے واشہد ان اللہ
لا رب غیرہ وانک مامون علی کل غائب اون اشعار کو سنکر آپکا ضحک فرمانا لکھا ہے جس سے واضح ہے
کہ آپکے نزدیک بھی یہ امر ثابت ہے کہ کل غائب شی پر آپ مامون ومحیط ہیں اب کسکو یہ **عمرو** کافر مشرک وضال بتائیگا
نعوذ باللہ من ذلک اور آیات نافیہ للعلم الغیب عن غیر اللہ کے یہ ہرگز منافی نہیں ہے کیونکہ اون میں نفی
علم استقلالی وبذاتہ ومن ذاتہ وبلا واسطہ واصالۃ کی مراد ہے چنانچہ **شرح شفا خفاجی** میں ہے ھذا لا
ینافی الآیات الدالۃ علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ تعالی فان المنفی علمہ من غیر واسطۃ واما
اطلاعہ علیہ باعلام اللہ تعالی فامر متحقق بقولہ تعالی فلا یظھر علی غیبہ احدا الخ اور
شرح جامع صغیر امام مناوی میں ہے واما قولہ لا یعلمہ فمفسر بانہ لا یعلمہا احد بذاتہ و
من ذاتہ الا ھو اور **فتاوی امام نووی** میں ہے مسئلۃ ما معنی قول اللہ تعالی لا یعلم
من فی السموت والارض الغیب الا اللہ واشباہ ذلک مع انہ قد علم ما فی غد فی معجزات
النبی علیہ صلوۃ اللہ وسلامہ وفی کرامات الاولیاء رضی اللہ تعالی عنہم الجواب معناہ
لا یعلم ذلک استقلالا الا اللہ واما المعجزات والکرامات فحصلت باعلام اللہ لا استقلالا الا
مختصرا اور **شرح مقاصد** ج ۲ صفحہ ۱۶۷ میں ہے آیت کریمہ ولا اعلم الغیب کی مراد کو بیان میں ولعل

انی لست بملك حتی یکون لی القوۃ والقدرۃ علی انزال العذاب باذن اللہ کما کان لجبرئیل علیہ السلام او یکون لی العلم بذلك باخبار من اللہ بلا واسطۃ۔ اور مدارج النبوۃ ج ا ص ۲۳۶

مطبوعہ نولکشور میں ہے و از جملہ معجزات باہرہ وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بودن اوست مطلع بر غیوب وخبر دادن

بانچہ حادث خواہد شد از کائنات علم غیب اصالۃ مخصوص است بپروردگار تعالی وتقدس کہ علام الغیوب ست

وہرچہ بر زبان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم وبعضی از اتباعان وی ظاہر شدہ است بوحی یا بالہام اور شرید آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حقیقی علم غیب استقلالی کا قائل نہیں ہے اور جن علما نے غیب دانی کے اعتقاد کو کفر کہا ہے تو انکی یہی مراد ہے چنانچہ شامی نے تصریح کی ہے کہ دعوی غیب دانی بنفسہ کا کرے تو کفر ہے بنفسہ کی قید سے واضح ہے کہ باعلام وتعلیم الہی ہو اور مستند الی سبب من اسباب اللہ ہو تو کفر نہیں ہے اور معارض بعض کو بھی یہی دعوی غیب دانی بذاتہ ہونا باعلام وتعلیم الہی اور تفسیر خازن میں ایسی آیات کو تواضع وغیرہ پر محمول کیا ہے چنانچہ تفسیر خازن جلد ۲ ص ۱۹ تحت آیت کریمہ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب۔ الایۃ کہ ہے وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ہذہ الاشیاء تواضعا للہ تعالی واعترافا بالعبودیۃ وان لا یقترحوا علیہ الآیات اسی جلد کے ص ۱۵۵ آیت لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر کی تحت میں ہے فان قلت قد اخبر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن المغیبات وقد جاءت احادیث فی الصحیح بذلك وھو من اعظم معجزاتہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فکیف الجمع بینہ وبین قولہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر قلت یحتمل ان یکون قالہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علی سبیل التواضع والادب والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ علیہ ویقدرہ لی ویحتمل ان یکون قال ذلك قبل ان یطلعہ اللہ عزوجل علی الغیب فلما اطلعہ اللہ عزوجل اخبر بہ کما قال فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول او یکون خرج ہذا الکلام مخرج الجواب عن سوالہم ثم بعد ذلك اظہرہ اللہ سبحانہ وتعالی علی اشیاء من المغیبات فاخبر عنہا لیکون ذلك معجزۃ ودلالۃ علی صحۃ نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم پس واضح ہو گیا کہ آیات عدم علم غیب ما نحن فیہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر دال نہیں ہیں اسی لئے استدلال سخافت یا عناد یا تغافلات سے خالی نہیں ہے اگر قطعا آیات اسپر دلالت کرتیں تو اہلسنت متقین ایسے انکے خلاف انکے شمول علم کے قائل ہوتے مولانا جامی نقد النصوص میں فرماتے ہیں لان الحقیقۃ المحمدیۃ فی صورۃ الاسم الجامع الالہی ہی

ترب صور العالم كلها بالرب الظاهر فيها فلا بد لها من الاتصاف بالصفات الالهية كلها من العلم
الشامل والقدرة وغيرهما يتصرف فی اعيان العالم علی حسب استعداداتها ولكن ذلك لها هو
من جهة حقيقتها لا من جهة بشريتها انتہی الغرض محققین کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا احاطۂ علم و شمول علم باعطاء الٰہی ثابت ہے گو در بارۂ علم روح و وقت قیام ساعت مثلاً اختلاف درمیان اہل
سنت ہے چنانچہ **شرح الصدور** علامہ جلال الدین سیوطی میں ہے لقد قبض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم وما يعلم الروح وقال طائفة بل علمها وهو نظير الخلاف فی علم الساعة اور **تاویلات**
امام ابو منصور ماتریدی میں بھی ایسی ہی اختلاف لکھا ہے اور یہ بھی کہ اوسکو چھپایا گیا انکو علم تھا اور
عینی شرح بخاری ج ۱ صـ ۱۱۱ میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم روح ہونا ثابت کیا ہے اور آیت
قل الروح من امر ربی۔ الآیۃ میں عدم دلالت عدم علم روح پر قول اکثر علما کا بتایا ہے اور جلد ۲ صـ ۹۰۱ میں بھی
تفسیر روح کر کے آیت کریمہ قل الروح الآیۃ سے غیر منافی ہونا بتایا ہے اور امام غزالی **احیاء العلوم** میں متعلق بیان
روح کے فرماتے ہیں ولا تظن ان ذلك لم يكن مكشوفا لرسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اور انہی
رسالہ **مضنون صغیر** میں فرماتے ہیں هذا سوال عن سر الروح الذی لم يؤذن لرسول الله صلی الله
تعالی علیه وسلم فی كشفه لمن ليس اهلا له اور **شرح مقاصد** ج ۲ صـ ۲۰۵ مستدلہ کے تمسک فلا يظهر
علی غيبه احدا الآية۔ کے جواب میں ہے ان الغيب ههنا ليس علی العموم بل مطلق او معين هو وقت
وقوع القيامة بقرينة السياق ولا يبعد ان يطلع عليه بعض الرسل من الملائكة والبشر الغرض
اسمیں اختلاف اہل سنت ہے لیکن مسئلہ مختلف فیہا مابین اہل سنت وجماعت کو شرک و کفر یا ضلالت بتانا خود کی
ضلالت سے خالی نہیں ہے بعض نادان یہ خیال کرتے ہیں کہ جمیع ماکان ومایکون کا علم اور احاطہ آنحضرت صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہونے سے خدا تعالیٰ کے ساتھ علم میں مساوات ثابت ہوگی اور یہ شرک ہے تو یہ خیال خام ہے اسلئے
کہ اگر وہ معتقد اسکے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو فقط اسی قدر یعنی جمیع ماکان ومایکون کا ہی علم ہے وما لم یکن ولم یکن ولن
یکون ابدا من الممكنات الصرفة ومن الممكنات المستحيلة بالغير ومن المستحيلات الذاتية وما ترتب عليها بفرض الوجود کا علم اللہ تعالیٰ کو
نہیں ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے علم کی تنقیص کر کے اپنے ایمان کو برباد کرتے ہیں اگر اسکے معتقد نہیں تو پھر مساوات بتانا
فقط جمیع ماکان ومایکون کے علم کے حصول سے واسطے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہونا نہایت قبیح جہالت یا عناد و کتمان
حق و دیدہ و دانستہ ہے اور ایسی ہی بلکہ اس سے زیادہ آیت تبیانا لکل شیء و حدیث تجلی لی کل شیء سے ظاہر معنی مراد

ہونگی تو خدا تعالی کو علم سے مساوات لازم آویگی اسلیے کہ کل شیٔ جمیع معلومات الٰہیہ پر صادق ہے اور یہ شرک ہے تو یہ کہنا بھی اونکی باطل ہے اولاً اسلیے کہ اہل حق کے نزدیک شے کا اطلاق حقیقۃً موجودات پر ہی ہوتا ہے خواہ وہ موجودات فی الحال ہوں یا فی الحال یا فی المآل ہوں نہ معدومات پر کہ نہ موجود ہوئے ہیں نہ ہونگے اور نہ مستحیلات و ما یترتب علیہا پس مساوات بتانا دلیل جہلیت یا عناد و کتمان حق دیدہ و دانستہ کی ہے اور ثانیاً اسلیے کہ بتعلیم الٰہی جمیع مغیبات و مکنونات پر مطلع ہونے سے بھی مساوات لازم نہیں آتی کہ اللہ تعالی کا علم ذاتی استقلالی ازلی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیر ذاتی غیر استقلالی حادث ہے اور اللہ تعالی کا عنایت کیا ہوا ہے پس دعوی مساوات کا محض جہالت ہے اور ہیر اور سیر طرہ شرک و کفر کا لگانا محض ضلالات ہے ایسے لوگ خواہ مخواہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو وفور علم میں تنقیص و تخفیض ایسے حیلوں حوالوں سے کرتے ہیں اور آپکی طرف نسبت جہالت کی کرتے ہیں ایسی تنقیص و نسبت جہالت کرنیوالے کا حکم شفا و شرحہ للملا علی القاری کی ج ۲ صفحہ ۳۹۵ اور اسی جلد کے صفحہ ۴۲۹ کو دیکھکر معلوم فرماویں اور جو جو شبہات ایسے لوگ پیش کرتے ہیں سبکے جوابات شافیہ موجود ہیں رسالہ میں لکھے گئے ہیں اس فتوے میں گنجایش اوسکی نہیں ہے اسواسطے متروک کئے واللہ سبحانہ و تعالی الموفق للحق والصواب

والیہ المرجع والمآب فصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

المجیب المفتقر الی اللہ القدیر **محمد نذیر**

المعروف **بنذیر احمد خان**

عفی عنہ

الجواب صحیح کتبہ **عبد الرحیم** عفی عنہ	محمد نذیر ۱۲۹ پی سعدان	المجیب مصیب رقمہ **عبد اللہ** عفی عنہ

مواہیر علمای مشاہیر بدایون شریف مع مہر اطہر اعلیحضرت عظیم البرکت افضل الفضلا اکمل الکملاء اعلم العلماء قدوۃ الاولیاء عمدۃ الاصفیاء مرجع الاکابر والاصاغر بحر زاخر سحاب ماطر امام الباطن والظاہر حضرت مولانا مولوی شاہ محمد عبد القادر صاحب حنفی قادری عظم اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

عمرو کا قول دربارہ تکفیر زید کے بسبب ثابت کرنے علم جمیع ماکان ومایکون کے تعلیم الٰہی کے واسطے حضور سید المرسلین افضل الخلائق اجمعین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے باطل ہے اگرچہ بعض علماء کے کلام سے تخصیص واستثناء بعض اشیاء مانند علم روح وعلم ساعت کا ظاہر ہوتا ہے مگر حضرات محققین کے نزدیک راجح اور حق تعمیم تعلیم علوم جمیع وعمیم ہے پس حکم تکفیر ہر طرح باطل وسقیم ہے اور جن آیات سے حصر علم غیب کا حضرت حق سبحانہ کے واسطے مفہوم ہوتا ہے مراد اس سے علم ذاتی واستقلالی ہے پس اس سے اثبات معجزہ غیب دانی وغیب گوئی پر حکم کفر کا دینا محض بوالہوسی اور نری خام خیالی ہے پھر اوپر سے طرہ لگانا کہ خدا تعالیٰ اپنے محبوبان بارگاہ کو جمیع مکنونات ومغیبات کی تعلیم سے عاجز ہے محض وسوسہ شیطانی ہے اور مخالف تحقیق تفسیر وتاویل قرآنی **تفسیر نیشاپوری** میں متعلق تفسیر آیۃ الکرسی کے فرمایا ہے یلزم من کون غیرہ تعالیٰ غیر متصرف فی ملکہ بوجہ من الوجوہ الا بامرہ کونہ عالما بالکل و کون غیرہ غیر عالم بالکل الا باعلامہ انتہی ملخصا اور متعلق تاویل کے فرمایا ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ هذا الاستثناء راجع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانہ مثل من ذا الذی یشفع عندہ یوم القیامۃ الا عبدہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ ماذون فی الشفاعۃ موعود لها یعلم محمد ما بین ایدیہم من اولیات الامور قبل خلق الخلائق کقولہ اول ما خلق اللہ نوری واول ما خلق العقل وان اللہ خلق الارواح قبل الاجساد بالفی عام وما خلفہم من احوال القیامۃ وفزع الخلق وطلب الشفاعۃ من الانبیاء وقولہم نفسی نفسی ورجوعہم الیہ ولا یحیطون بشیء من علمہ صلی اللہ علیہ وسلم وانما هو شاهد علی احوالہم وسیرہم وحالاتہم وقصصہم الخ بالجملہ قدرت ربانی وتعلیم حقانی کشف جمیع مبہمات ومکنونات غیبیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے شامل ہے اور شان محمدی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم واسطے استفاضہ جمیع فیوض ربانیہ کے قابل ہے تفصیل اسکی جامع البرکات وغیرہ میں ہے اور تحقیق کامل اسکی جس سے منکرین اعجاز وکرامت کے تمام شبہات زائل ہو جاتے ہیں تحریر پر تنویر بے نظیر حضرت جناب مولانا الاکرم **نذیر احمد خانصاحب** دامت برکاتہم میں موجود ہے جزاہ اللہ تعالیٰ مولانا خیر الجزاء آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

حررہ الجہول الظلوم **عبد القیوم** القادری البدایونی عفی عنہ

ما اجاب به المجیب المصیب فهو حق وصواب حرره الفقیر **عبد القادر** عفی عنہ

المجیب مصیب حرره الفقیر **عبد المقتدر** عفا اللہ تعالیٰ عنہ

مواہب علمائے بمبئی

جو کچھ مجیب لبیب نے لکھا ہے عین حق اور صواب ہے منکر اوسکا بلا شک مستحق عتاب ہے کما لا یخفی علی اولی الالباب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب نمقہ الراجی الی رحمۃ ربہ الشکور **عبد الغفور** صانہ اللہ عن الآفات والشرور

الجواب صحیح مطابق للسوال والمجیب مصیب کتبہ خادم الشرع قاضی شیخ محمد مرگھے عفی عنہ وعن والدیہ وعن سائر المسلمین

امین

قاضی شہر ہٰذا — شیخ محمد رضی ۹۵ خادم الشرع قاضی

الجواب صحیح کتبہ خادم الطلبہ القاضی اسمٰعیل المہری عفا اللہ عنہ

الامر کما ذکر کتبہ خادم الشرع القاضی اسمٰعیل الجلالی الشافعی عفا اللہ عنہ وعن والدیہ وعن استاذیہ وعن جمیع المومنین آمین یارب العالمین

بن قاضی غلام علی ۱۳ قاضی محمد اسمٰعیل

خادم الشرع المتمسک بحبل اللہ الجلیل قاضی اسمٰعیل ۱۲۶

للہ در مولانا المجیب العلام دام فیضہ العام حیث حقق الکلام واثبت المرام بالتحقیق التام فجزاہ اللہ تعالیٰ عنی وعن سائر اہل الاسلام بحرمۃ النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام وآلہ الکرام وصحبہ العظام الی یوم القیام حررہ العبد المستہام **محمد عمر الدین** السنی الحنفی القادری الهزاروی حفظہ اللہ تعالیٰ عن شر اللیام

المجيب مصيب وله اجر جزيل حرره **حسن** بن نور محمد
عفي عنهما

ما قاله المجيب في هذا الجواب فهو صحيح وموافق لما صرح به المحققون من اولي الالباب منه ما قاله العلامة البغوي في تفسيره معالم التنزيل والفهامة علي بن محمد بن ابراهيم البغدادي المعروف بالخازن في تفسيره لباب التاويل في معاني التنزيل انه قال السدي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضت على امتي في صورها في الطين كما عرضت على آدم واعلمت من يومن بي ومن يكفر فبلغ ذلك المنافقين فقالوا استهزاء زعم محمد صلى الله عليه وسلم انه يعلم من يومن به ومن يكفر ممن لم يخلق بعد ونحن معه وما يعرفنا فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام على المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال ما بال اقوام طعنوا في علمي لا تسألوني عن شيئ فيما بينكم وبين الساعة الا انبأتكم به فقام عبد الله بن حذافة السهمي فقال من ابي يا رسول الله قال حذافة فقام عمر فقال يا رسول الله رضينا بالله ربا وبالاسلام دينا وبالقرآن اماما وبك نبيا فاعف عنا عفا الله عنك فقال النبي صلى الله عليه وسلم فهل انتم منتهون ثم نزل عن المنبر" ومنه ما قاله ابن الحجر المكي الهيثمي في منح المكية لشرح الهمزية انه روى الطبراني قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى قد رفع لي الدنيا فانا انظر اليها والى ما هو كائن فيها الى يوم القيامة كانما انظر الى كفي هذه" ومنه ما قاله العلامة شيخ الاسلام الشيخ ابراهيم البيجوري في تحفة المريد على جوهرة التوحيد انه لم يخرج النبي صلى الله عليه وسلم من الدنيا حتى اطلعه الله على جميع ما ابهم عنه من الروح وغيرها مما يمكن علم البشر به" لا يقال يلزم حينئذ المماثلة والمساواة بين علم الله تعالى وعلم الرسول عليه الصلوة والسلام وهو محذور لان علم الله تعالى قديم وبالذات والاصالة ومحيط لجميع ما سوى الله حتى علم الرسول وعلم الرسول عليه السلام حادث وبالوحي والالهام ومحاط علم الله تعالى فلا مماثلة ولا مساواة ههنا لانه قد صرح في شرح العقائد بان المماثلة عندنا انما تثبت بالاشتراك في جميع الاوصاف حتى لو اختلفا في وصف واحد انتفت المماثلة واكتفينا بهذا المقدار وان كان الباب قابلا للاطناب تبعا للمجيب الذي اختار الاختصار في الجواب والله الهادي الى الطريق الحق والصواب نمقه الراجي رحمة ربه الصمد **مرزا محمد**

اقول عقیدتی فی بیت قصیدتی وھو ھذا۔ لا تیئس یعرب عن احاطتہ کشفیہ۔ وذکائہ وبہ ضیاءُ ذُکائہ۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب نمقہ الراجی عنایۃ ربہ الابد

احمد ابن المولوی الشیخ عبدالقادر الجیتپکور کان اللہ لھما

عمرو کا زید کو مطابق صورت مسئولہ بلا تحقیق قول کا فر کہنا حماقت ہے اور بدون استفسار مراد قائل اسکی تکفیر میں مبادرت کرنا سخت جہالت مسئلہ مذکورہ مختلف فیہا ہے اور قول محقق وہی ہے جو فاضل مجیب عم فیضہ نے لکھا ہے جس سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہوگئی ہے کہ آپکو علم ماکان ومایکون باعلام اللہ دشیتہ تہا۔ زید نے دعویٰ علم استقلال وبذاتہ کا نہیں کیا ہے بنا برین اپنے ایک دینی بہائی کے قول کی تحقیق وتمیز کے بغیر اسکو کافر کہدینا نہایت افسوس کی بات ہے

خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو جو مسلمانوں کو تکفیر کو دیا کرتے ہیں ہدایت فرماوے

راقم آثم محمد عبدالرزاق نقشبندی عفی عنہ

الامر کما ذکر کتبہ افقر **محمد صدیق** عفا اللہ عنہ

مدرس اعلیٰ ومہتمم مدرسہ ہاشمیہ بمبئی

مواہیر علمائی سورت

لاریب قول عمرو کا بالکل باطل ہے اور جو لوگ بباعث کم علمیت کے مسلمانوں کو بیوجہ کافر کہدیتے ہیں انکو تائب ہونا چاہیے



بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

عمرو کا قول باطل اور خلاف عقیدہ اہل سنت والجماعۃ ہے اور وہ بہی لوگ مسلمان کو اوپر اجترا یا تکفیر کرتے ہیں جنکو علم کا صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے اور اصول مذہب سے بالکل واقفیت نہیں اور علم غیب کے بارہ میں کہو سوال

تصنیف ہو چکی ہیں جنمیں محققان اہل اسلام نے زید کے قول کو ترجیح دی ہے اور ایک رسالہ شہر ردہ میں اور ایک عرب شریف میں مرتب ہو چکا ہے اور احقر نے بھی اس امر میں ایک رسالہ لکھا ہے جسمیں مخالفین کے کید افترا خیانت اور عدول عقیدۂ اہل اسلام سے انکی ناواقفیت انشاء اللہ تعالیٰ مفصلاً بیان ہوگی پس برادران اہل اسلام کو چاہیے کہ عقیدہ اہل سنت والجماعۃ پر قایم رہیں اور مفسدوں کے زخرفات سے بچیں وما توفیقی الا باللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کتبہ محمد عبد القادر باعکظہ عفی عنہ ۹ جمادی الثانی ١٣١٩ھ

محمد عبد القادر
باعکظہ عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونستعینہ ونصلی ونسلم

علی حبیبنا وشفیعنا ومولینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد قول عمرو کا خلاف عقیدۂ اہل اسلام اور باطل اور مردود ہے خواہ مخواہ مسلمانوں کو کفر کیطرف نسبت کرنا اللہ اور اللہ کے رسول کو ہرگز پسند نہیں قال اللہ تعالیٰ ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا اور مشکوۃ شریف میں صحیح حدیث موجود ہے الکف عن من قال لا الہ الا اللہ لا نکفرہ بذنب ولا نخرجہ من الاسلام بعمل الخ رواہ ابو داؤد ـ پس باوجود اسکے جو مسلمانوں پر اطلاق کفر کا کرتے ہیں وہ اون کہنے والوں کی طرف رجوع کرتا ہے فیکفرون بذلک اسمیں کچھ شک نہیں کہ افسر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کل شی کا علم دیا گیا ہے اور فتح الباری وغیرہ میں بالتصریح مذکور ہے اور جن پانچ شیؤں کا استثنا کیا گیا ہے اون پانچ شیؤں کا علم بھی بحسب قول علماء محققین دیا گیا ہے یہانتک کہ جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہوں وہانتک کا کل علم ہمارے حضرت نبی آخر الزمان کو عطا ہوا ہے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم مگر ہاں ان باتوں کے فہم کیلیے عقل چاہیے اور جن لوگوں کا عقیدہ فاسد ہے وہ اپنے منشاء فاسد کے موافق کتب علم کی عبارتوں کی تاویل کرتے ہیں قال اللہ تعالیٰ فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم الی آخر آیہ حررہ **احمد علی** عفی عنہ

قول عمرو کا غیر صحیح اور مخالف عقیدۂ ابی حنیفہ رح ہے فلیتنبہ لہذا ولیحذر ممن یبادر الی التکفیر فیخاف علیہ انہ یکفر لانہ کفر مسلما اور حضرت سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفی احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو باعلام اللہ تعالیٰ کلیات وجزئیات وما کان وما یکون و اولین و آخرین کا علم تھا یہی قول ارجح وموافق عقیدہ اہل اسلام ہے کتبہ **حکیم قمر الدین** عفی عنہ

مواہیر علمائے دہلی

الجواب صحیح **محمد عبد الرشید** دھلوی
مہتمم و مدرس اعلیٰ مدرسہ نعمانیہ دہلی

مواہیر علمائے حیدرآباد دکن

جواب مجیب کا سچا ہے اور حق پر ہے۔ کیونکہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذاتہ علم غیب ہے کہنا بیشک کفر کی حد کو پہنچ سکتا ہے اور اگر بواسطہ الٰہی یا بعلم اللہ یا بمعرفۃ اللہ ہے تو اس میں کسی کو شک نہیں ہے جیسا کہ صاحب رد المحتار فرماتے ہیں یکفر بادعاء علم الغیب واما ما وقع لبعض الخواص کالانبیاء والاولیاء بالوحی والالہام فھو باعلام من اللہ تعالیٰ فلیس مانحن فیہ اور دوسرے میں فرماتے ہیں ان دعوی علم الغیب معارضۃ لنص القرآن نیکفر بہا الا اذا اسند ذلک صریحا او دلالۃ الی سبب من اللہ تعالیٰ کو حی او الہام۔ کذا فی رد المحتار۔ اور امام فخر الدین رازیؒ تفسیر کبیر میں اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول تفسیر یعنی لانہ لا یطلع علی الغائب الا لمن ارتضی الذی یکون رسولا اور اس آیت کی تفسیر میں صاحب کشاف فرماتے ہیں تبیینٌ لمن ارتضی یعنی انہ لا یطلع علی الغیب الا المرتضی الذی ھو مصطفی للنبوۃ الحاصل حضرت کو بواسطہ اللہ کے علم غیب کا ہونا ظاہر ہے اور کل کتب سے ثابت ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

مفتی اول دار القضاء | محبوب نواز الدولہ مفتی اول ۱۳۰۵ھ | ریاست نظام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد واضح ہو کہ مولانا نذیر احمد خان صاحب نے جو فتویٰ لکھا نہایت صحیح اور درست ہے واقعی احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ ماکان وما یکون کا علم باعطاء اللہ تبارک وتعالیٰ ہے جو کچھ ہوا اور قیامت تک جو کچھ ہوگا مگر شہود اس خالق انس وجان نے سرور دو جہان نبی آخر الزمان کو معلوم کرا دیا پس خداوند تعالیٰ علم بالغیب سے متصف بالذات اور آنحضرت متصف بالعرض بالواسطہ ہیں ثبوت دعویٰ مذکورہ کا اس طرح ہے کہ خداوند تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے وما کان

لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء اس سی ظاہر ہی کہ غیب پر اللہ تعالی مطلع نہین کرتا
مگر اپنی رسولون مین سی جسکو کہ وہ پسند و برگزیدہ فرماوی اسکو علم غیب سی مطلع کرتا ہی دوسری آیت یہ ہی عالم الغیب
فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اس آیت سی واضح ہی کہ خدا تعالی اپنی علم غیب پر کسیکو آگاہ
نہین کرتا مگر جس سی کہ اپنی رسول سی راضی ہو جاوی تیسری آیت وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک
عظیما یعنی جو چیزین کہ آپ جانتی نہ تہی وہ تمام اللہ نی آپکو معلوم کرا دیا اور دیا آپ پر اللہ کا فضل عظیم ہی جسکا آپکو
علم نہ تہا یعنی جو اشیا کہ آپکو عدم علم کی افراد مین عام اس بات سی کہ کسی زمانہ مین ہو نہ زمانہ ماضی کی قید ہی نہ زمانہ
حال و آئندہ کی قید ہی بہر حال جمیع ازمنہ مین جسقدر اشیا کہ آپکو معلوم نہ تہین کل کا علم حق تعالی نی آپکو مرحمت
فرمایا اور فی الواقع یہ فضل عظیم ہی حدیث شریف مین ہی قال السدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عرضت علی امتی فی صورہا فی الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من یومن بی ومن یکفر فبلغ
ذلک المنافقین قالوا استہزاء زعم محمد صلعم انہ یعلم من یومن بہ ومن یکفر ممن یخلق بعد
ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلک رسول اللہ صلعم فقام علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ
ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا یسئلونی عن شیئ فیما بینکم وبین الساعۃ الا انبأتکم بہ
فقام عبد اللہ بن حذافۃ السہمی فقال من ابی یا رسول اللہ فقال حذافۃ فقام عمر فقال یا
رسول اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا فاعف عنا عفا اللہ
عنک فقال النبی صلعم فہل انتم منتہون ثم نزل عن المنبر کما جاء فی التفسیر البغوی والبیضاوی
تفسیر بغوی اور تفسیر بیضاوی مین یہ روایت ہی جسکا خلاصہ مختصر یہ ہی کہ جب آنحضرت نی ارشاد فرمایا کہ جو ابہی پیدا نہین
ہوئی بلکہ آئندہ پیدا ہونی والی لوگ ہین اونمین سی کون مجہپر ایمان لاویگا اور کون کفر کریگا سب کا علم مجہکو دیا گیا اور میری است
مجہپر پیش کیگئی جسطرح کہ حضرت آدم علیہ السلام پر پیش ہوئی تہی اسپر منافقون نی استہزا و مذاق کیا کہ ہم جو ہم آپکی ساتہ
موجود ہین اونہین پہچانتی نہین ہین پہر جو لوگ ابہی پیدا نہین ہوئی اونہین کیا جانینگی آنحضرت اس خبر کو سنکر ہی منبر پر
چڑہی خدا کی حمد و ثنا کی اور کہا کہ یہ قوم کا کیا حال ہی جو طعن کرتی ہین میری علم مین جو سوال کرینگی اوس وقت سی لیکر قیامت
تک کی اشیا سی اونکو آگاہ کر دونگا عبد اللہ بن حذیفہ نی کہا بتلائیی میری باپ کا نام کیا ہی آپنی فرمایا حذافہ ہی حضرت عمر نی کہڑی
ہوئی اور فرمایا کہ ہم اللہ و رسول و قرآن سی راضی ہوئی اور ہماری خطا معاف کیجیی اس سی صاف صاف ثابت ہی کہ
آپکو علم اولین وآخرین کا دیا گیا ہر ذرہ پر آپکا علم محیط ہی ساتون آسمان و ساتون زمین مین جسقدر چیزین ہین

سب کی اطلاع آپکو ہے ایک حدیث میں ہے کہ فرمایا آپنے علمت علم الاولین والآخرین اور یہی آپنے ارشاد کیا قد رفع الی
الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ہذہ یعنی دنیا و ما فیہا پیش کیگئیں میں
نے کل مشاہدہ کرلیا اون چیزونکو جو قیامت تک ہونیوالی ہیں اب آپکے علم غیب میں کیا کلام رہا ان وہابیوں لا مذہبوں کو
چونکہ آنحضرت صلعم سے عداوت قلبی ہے اکثر گستاخ شان آنجناب کرتے رہتے ہیں اور ہمیشہ ان کفریات سے اپنا نامہ اعمال سیاہ
کیا کرتے ہیں اور بوجہ لاعلمی یہ وہابی لوگ کہتے ہیں کہ حضرت صلعم نے فرمایا لا ادری ما وراء ہذا الجدار یعنی میں
دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں جانتا ہوں حالانکہ یہ روایت ہی غلط ہے اسکی کوئی اصل نہیں ہے چنانچہ شیخ عبد الحق محدث
دہلوی نے مدارج النبوۃ میں تصریح فرمادیا ہے اور المزوج اللبیب میں ہے انہ صلی اللہ علیہ وسلم اوتی علم کل شیئ
الا الخمس اللتی فی آیۃ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وقیل انہ اوتی ایضاً یعنی سوا اون چیزونکے جسکا استثنا
اس آیت میں ہے کل شیئ کا علم آپکو دیا گیا اور بعض لوگوں نے فرمایا کہ اون پانچ کا بھی علم آپکو دیا گیا تفسیر کبیر و تفسیر مدارک
و تفسیر بغوی و تفسیر بیضاوی و کشاف و تفسیر جلالین و تفسیر رحمانی و دیگر تفاسیر سے آپکا علم غیب سے مطلع ہونا ثابت
ہے من شاء فلیرجع الیہا اور کتب فقہ مثل رد المحتار شامی و طحطاوی وغیرہ وغیرہ سے امر مذکور ثابت ہے اور یہی
اعتقاد اہل سنت و جماعت کا ہے فرقہ وہابیہ اسکا انکار کرتا ہے خداوند تعالی ان لوگوں کی صحبت و مکر و زور سے اہلسنت
و جماعت کو بچاوے اور مسئلہ مذکورہ میں زید کا اعتقاد عین اعتقاد اہل سنت و جماعت ہے زید کو کافر و مشرک کہنا عین
کفر و ضلالت ہے اور عمرو جو کہ منکر علم غیب آنحضرت صلعم علیہ وسلم ہے اسکی وہابیت میں کسی قسم کا شک نہیں اور ایسے اعتقاد
رکھنے والے کو جو شخص اچھا سمجھے وہ بھی وہابی اور بدمذہب ہے اللہم احفظنا من الضالین آمین یا رب العٰلمین

حررہ الراجی الی عفو ربہ القوی عبد النبی الامی السید حمید شاہ القادری الحنفی تجاوز اللہ تعالی
عن ذنبہ الجلی والخفی وحفظہ عن موجبات الکی والغی متوطن کچھوچھہ المعروف بہ پیر لطف اللہ
نزیل حیدرآباد دکن صانہ اللہ عن الفتن ،،

عبد النبی الامی الحنفی
سید حمید شاہ قادری ١٣١٤

الجواب صحیح کتبہ العبد العاصی
محمد عبد الواحد مہتمم مدرسہ ابو العلائی داناپوری عفی عنہ
محمد عبد الوا[حد] ١٣٠٩

الجواب صحیح بلا ریب کتبہ العاصی
محمد عبد الغنی مدرس مدرسہ ابو العلائی آغائی
محمد عبد الغنی ...

الجواب صحیح والقول نجیح حررہ العبد المذنب المخطی **الٰہی بخش** عفی عنہ
صدر المدرسین فی المدرسۃ ابو العلائی الواقعۃ فی بلدۃ حیدرآباد
دکن اعاذہا اللہ تعالیٰ عن الشرور والفساد والفتن

علم غیب بواسطہ اللہ تعالیٰ کے انبیا کو حاصل ہوتا ہے اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے وہابی اس بات کے منکر ہیں الجواب صحیح کتبہ محمد خلیل الرحمن عفی عنہ	جواب مجیب حق ہے شاکی منکر محکمات ہے من انکر المحکمات فقد ضل واضل حررہ السید نادر الدین مدرس اول مدرسہ

محمد خلیل الرحمن

دار العلوم سرکار عالی
نادر الدین

بسنہ وکرمہ

سائل کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان ومایکون عنایت فرمایا تھا ہرگز مخالف اصول اسلامی نہیں ہے مجیب نے جو آثار اور ثبوت بیان کئے مشکل الوجود ثبوت وجود علم ماکان ومایکون ہیں۔ عمرو کا کافر و مشرک بنانا ضلالت محض ہے اگر کوئی شخص کسی عامی کی نسبت بھی یہ کہے کہ فلاں شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم ماکان ویکون عنایت کیا تھا تو اوس قائل کو کاذب مفتری لغو گو مضل کہیں گو کافر و مشرک نہیں کہہ سکتے چہ جائے کہ محبوب یزدانی خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہنے والا با اینہمہ ثبوت و اثبات محدثین و مفسرین کافر و مشرک کہا جاوے نعوذ باللہ من شرور انفسنا فقط ابو الحسنات محمد حبیب الرحمن سہارنپوری

محمد حبیب الرحمن

قال اللہ تعالیٰ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء
حضرت محمد رسول اللہ رسول مجتبیٰ ہیں اطلاع علی الغیب حضرت کے لئے مسلم ہے اور مسلم کا قائل ملوم نہیں
نحن فقط **سید عبد الحی و سید غلام محی الدین**

جواب مجیب درست ہے
سید مصطفیٰ قادری

یہ جواب صحیح ہے۔ منکر اسکا وہابی ہے کتبہ خواجہ شرف الدین قادری

مدرس مدرسہ دار العلوم

الجواب صحیح والمجیب مصیب
کتبہ محمد سکندر عفی عنہ

محمد سکندر

الجواب صواب حررہ سید
ممتاز عفی عنہ
طالب علم مدرسہ ابو العلائیہ آگرہ

المجیب مصیب من انکر فقد ضل وغوی کتبہ سید اعظم علی
عفی عنہ بطفیل النبی الہاشمی طالب علم
مدرسہ ابو العلائیہ آگرہ

لاریب ان اللہ تعالی عالم الغیب بالذات ولا یعلم الغیب احد سوی اللہ تعالی بھذہ الحیثیت لکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب بواسطۃ اللہ تعالی لان اللہ تعالی علمہ بدلیل قولہ وعلمک مالم تعلم وقولہ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فثبت بالآیتین المذکورتین انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متصف بجمیع علم الغیب بالعرض الی بواسطۃ اللہ تعالی لا بالذات فظہر الفرق بین علم اللہ وبین علم رسولہ وھذہ طریقۃ الحق والصواب بموافقۃ الکتاب من خالف فقد ضل ضلالا مبینا وغلط عن الحق والصواب کتبہ العبد
ولی محمد خان طالب علم مدرسہ ابو العلائی
عفی عنہ ذنوبہ بطفیل النبی الامی

اسمیں کچھ شک نہیں کہ انبیاء عظام علم غیب سے متصف بالعرض ہیں اور خدا تعالی بذاتہ عالم الغیب ہے تفسیر کبیر کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ انبیاء عظام و اولیاء ذوی الاحترام نفوس قدسیہ علم غیب سے متصف ہیں اور تفسیر فیض الکریم و روح البیان سے بھی دعوی مذکورہ ثابت ہوتا ہے من شاء فلیرجع الیھا اہل سنت کا یہی مسلک ہے کتب تصوف اہل سنت والجماعت سے یہی ہویدا ہے۔ یہ تو رہنے دو کیونکہ اظہر ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں بکثرت اولیاء کاملین ایسے ہیں جنکو خداوند تعالی نے اس علم لدنی سے بہرہ یاب اور سرفراز سے بہرہ یاب کیا ہے چنانچہ سرور اولیا

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی کا ایک شعر نقل کرکے اپنا مدعا ثابت کرو
وھو ھذا - نظرت الی بلاد الله جمعاً کخردلۃ علی حکم اتصال - آپ فرماتے ہیں کہ میں نے جمیع بلاد اللہ کا
مشاہدہ کیا جسطرح کوئی رائی کے دانہ کو بخوبی دیکھ لیتا ہے اب آپکے علم غیب میں کسکو شک رہا یہ کون کہتا ہے کہ عالم الغیب
بالذات ہیں تاکہ اعتراض وارد ہو - ہم تو یہی کہتے ہیں کہ جسے وہ رب العزت راضی ہوا وسکو علم من لدن سے
کرتا ہے حنبلیہ وشافعیہ وحنفیہ ومالکیہ کے علما واتقیا کل اس امر میں متفق ہیں ہاں البتہ فرقہ وہابیہ نجدیہ اسکا منکر ہے
کیونکہ انکا یہی شیوہ اور طریقہ ہے کہ کسر شان نبوی کرتے رہیں اور اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کرتے رہیں اللھم احفظنا من
الوہابیۃ الضالۃ آمین یا رب العالمین نمقہ العبد العاصی الراجی الی عفو ربہ الاحد عبد الصمد عفی عنہ طالب علم
مدرسہ ابو العلائے اعثانی

بیشک حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے علم غیب جمیع ماکان ومایکون کا عنایت کردیا اسکا منکر
صرف وہابیہ نجدیہ خذلہم اللہ تعالی فی الدنیا والآخرہ ہیں خداوند تعالی ایسے لوگوں کی صحبت سے بچائے حررہ
الفقیر عبد الرسول محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ ومن والدیہ بنگلوری

فتوی علمای بنگلور

حامداً ومصلیاً ومسلماً علی رسولہ وآلہ قول زید کا حق ہے یہی ہے اعتقاد اہلسنت والجماعت کا اور یہ ثابت ہے قرآن اور
احادیث اور اقوال علما سے سو بیان اسکا بطور اجمال یہ ہے کہ کہا اللہ تعالی سورہ نسا میں وعلمک ما لم تکن تعلم
وکان فضل الله علیك عظیما یعنے اللہ تعالی نے معلوم کرادیا جو کچھ آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا فضل
تفسیر مدارک میں ہے ما لم تکن تعلم من امور الدین والشرایع او من خفیات الامور وضمائر القلوب
یعنے اللہ نے معلوم کرادیا حضرت کو کل امور دین اور شریعت کے اور سب امور پوشیدگی کے اور بھیدان دلوں کے
ایسا ہی لکھا ہے تفسیر بیضاوی وجلالین وبغوی وابو السعود وکبیر وابن خازن وغیرہ تفاسیر میں - اور تفسیر
حسینی میں ہے ودر اسرار آمدہ ہست ترا ما لم تکن تعلم آنچہ نبودی کہ بخود بدانی از خفیات امور ومضمرات ضمائر
وجمہور گفتہ اند آن علم ہست بربوبیت حق وجلال او وشناختن عبودیت نفس وقدر حال او ووعدہ کرد الحقایق میفرماید
کہ آن علم ماکان ومایکون ہست کہ حق سبحانہ تعالی در شب اسری بدان حضرت عطا فرمودہ چنانچہ در احادیث معراجیہ
شدہ ہست کہ در زیر عرش بودم قطرہ در حلق من ریختند فعلمت ما کان وما سیکون یعنی بس دانستم آنچہ بود وآنچہ خواہد

مختصر ترجمہ یہ ہو کہ یہ آیت دلالت کرتی ہو کہ مستقلا و باللہ نے آنحضرت کو تمام علوم ماکان و ما یکون کا اور تمام حالات
آنحضرت پر منکشف ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وھو بکل شیء علیم یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز کے
جاننے والے ہیں چنانچہ اس آیت کی تفسیر ابتدا مدارج النبوۃ میں یوں ہے وھو بکل شیء علیم و وی
صلی اللہ علیہ وسلم دانا است ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی و احکام و صفات حق و اسماء و افعال و آثار و بجمیع علوم
ظاہر و باطن و اول و آخر احاطہ نمودہ یعنی آنحضرت پر تمام علوم اول و آخر کے منکشف ہوئے تھے ایسا ہی تفسیر روح البیان
میں پس قرآن شریف سے ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت کو تمام علوم کلیات و جزئیات ماکان و ما یکون کو عطا
فرمایا تھا۔ **بخاری شریف** میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا علمت بہا ماکان و ما یکون میں نے شب معراج میں ایک
قطرہ عرش عظیم سے میرے منہ میں اترا اس سبب سے جان لیا میں نے جو کچھ ہوا اور جو ہونے والا ہے اور **طبرانی** کی حدیث میں
ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ان اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ یعنی بیشک
کی میرے سامنے دنیا ایسی جیسی ہتھیلی میرے ہاتھ کی دیکھ رہا ہوں دنیا طرف ان چیزوں کو جو دنیا میں ہو رہی ہیں قیامت
تک جیسا کہ دیکھتا ہوں میں میرے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرف قال فی المواھب عن ابی ذر لقد ترکنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما یحرک طائر جناحیہ فی السماء الا ذکر منہ علما ولا شک ان اللہ تعالیٰ قد اطلعہ
علی ازید من ذلک والقی علیہ علم الاولین والآخرین اور ابو ذر کی حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ پرندوں کی حرکت
تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کچھ شک نہیں اس بات میں کہ اللہ تعالیٰ آپکو اس سے زیادہ علم دیا ہے اور عطا کیا ہے
آپکو اگلے پچھلے سب لوگوں کا علم اور **مشکوۃ شریف** میں دارمی اور ترمذی سے مروی ہے فعلمت ما فی السموت والارض
الحدیث یعنی معلوم ہو گیا مجھکو جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے **شیخ عبد الحق دہلوی اشعۃ اللمعات**
ترجمہ مشکوۃ میں فرماتے ہیں یعنی پس دانستم ہر چہ در آسمانہا و ہر چہ در زمینہا بود عبارت است از حصول تمام علوم جزئی و کلی
و احاطہ آں جان چکا میں جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے او یہ دلالت کرتا ہے کہ تمام علوم کلیات و جزئیات کو آنحضرت
پر منکشف ہو گئے تھے اور اس حدیث کی شرح میں **تفسیر حسینی** کے سورۂ رحمن کی ابتدا میں یوں ہے بیاموزانید وی تعالیٰ
آنحضرت را بیان آنچہ بود و ہست و باشد چنانچہ مضمون فعلمت علم الاولین والآخرین از ینمعنی خبر میدہد اسکانہ
اور بہت سی احادیث شریفہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت کو علوم کلیات و جزئیات و ماکان و ما یکون
کو عنایت فرمایا ہے **امام مناوی التیسیر شرح جامع الصغیر** میں بعد بیان غیوب خمسہ فرمایا ہے وقد
اعطی صلی اللہ علیہ وسلم علمہا بعد ذلک یعنی اللہ تعالیٰ نے غیوب خمسہ یعنی علم قیامت وغیرہ کا علم کر دیا اور کہا

علامہ عبدالغنی شرح اربعین میں لکھتے ہیں کہ ہر امر کو جو اللہ نے پوشیدہ رکھنے کا حکم تھا ایسا ہی لکھا ہے اور امام
جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں اور علامہ محمد شیخ محاسن الاخبار میں اور علامہ ابراہیم باجوری شرح
قصیدہ بردہ میں اور تفسیر روح البیان میں اور دیگر علماء نے کتب میں اور مدارج النبوۃ میں ہے ہرچہ در دنیا
ہست از زمان آدم تا اوان نفخہ اولی بروی منکشف ساختند یعنی اللہ تعالی آنحضرت کو آدم علیہ السلام کے زمانے
سے قیامت تک کے حالات منکشف کر دیا تھا اور نور الانوار میں ہے وھذا فی حق الامۃ واما فی حق النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فکان معلوما یعنی نہیں جانتے کا علم امت کے حق میں ہے لیکن آنحضرت کو تمام معلوم کرا دیا گیا تھا اور
قطب زمان امام شرف الدین بوصیری اپنے قصیدہ بردہ متبرکہ میں فرماتے ہیں ومن علومک علم اللوح
والقلم یعنی بعض علوم سے تمہارے اے رسول مقبول علم لوح وقلم کا ہے تشریح اسکی یوں ہے کہ خدا تعالی تمام علوم
اور حالات ابتدا دنیا سے قیامت تک لوح محفوظ پر اپنے قلم قدرت سے لکھا ہے یہ لوح محفوظ کا علم بعض ہے آنحضرت کے علوم
کلیہ کا پس اقوال علماء سے بھی ثابت ہو گیا کہ قول زید کا حق اور موافق اعتقاد اہل اسلام و اہلسنت وجماعت ہے۔
اور قول عمرو کا کہ آنحضرت کو علم کلیات وجزئیات ماکان ومایکون کا نہیں تھا باطل ہے یہی ہے اعتقاد زید وہابیہ لعنہم
خذلہم اللہ تعالی اور یہ قول کفار و منافقین کا ہے جو آنحضرت کو علم کلیات وجزئیات وغیب دانی پر طعن وانکار کرتے تھے
جیسا کہ تفسیر بغوی جزو دس تا کے تین رکوع سورہ آل عمران میں شان نزول میں وماکان اللہ لیطلعکم علی
الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء کے ہے وقال السدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عرضت علی امتی فی صورھا فی الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من یؤمن بی ومن یکفر فبلغ
ذلک المنافقین فقالوا استہزاء زعم محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہ یعلم من یؤمن بہ ومن یکفر ممن لم
یخلق بعد ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ
واثنی علیہ ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا تسئلونی عن شیء فیما بینکم وبین الساعۃ الا انبأتکم
بہ فقام عبد اللہ بن حذافۃ السہمی فقال من ابی یا رسول اللہ قال حذافۃ فقام عمر فقال یا رسول
اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا فاعف عنا عفا اللہ عنک فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فھل انتم منتھون ثم نزل عن المنبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میری تمام
امت کو مجھے بتلا دی جیسا کہ آدم علیہ السلام بتلائی گئی تھی مجھ کو معلوم کیا انکو جو مجھ پر ایمان لاوینگے اور جو منکر ہونگے
یہ بات کفار منافقوں کو معلوم ہوئی تو تمسخر سے کہنے لگے جو لوگ ابھی پیدا نہیں ہوئے ہیں انہیں کون مومن اور کون کافر

ہوگا کہ محمد زعم کرتے ہیں ہم تو موجود ہیں ہم میں سے کون مومن اور کون کافر ہے سو خبر دیویں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
بات معلوم ہوئی تو آپ منبر پر سوار ہوئے اللہ تعالی کی حمد و ثنا کرکے فرمایا کیا لوگ میرے علم پر طعن کرتے ہیں واللہ قیامت
تک جو چیزیں ہونہار ہیں انسے پوچھو میں کہہ دیتا ہوں عبد اللہ بن حذافہ السہمی کھڑے ہوکے پوچھے یا رسول اللہ
میرا باپ کون ہے آپ فرمائے تیرا باپ حذیفہ ہے پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکے عرض کئے یا رسول اللہ رضینا باللہ ربا و
بالاسلام دینا و بالقرآن اماما و بک نبیا آپ ہماری تقصیر معاف کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تم قبول کرو اسکے اور
منبر سے اترے۔ تفسیر بیضاوی میں اسی روایت سدی کو مختصر طور سے لایا ہے پس معلوم ہوا کہ آنحضرت کو علم غیب و احاطہ علمی میں
کلام کرنا منافقین کی عادت ہے اسی طریق کو وہ فرقہ رہا یہ گمراہ اکے خلیفے ہیں جیسا کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی نے کتاب التوحید
والشرک میں لکھا ہے انہ کان لا یعلم امر خاتمتہ فی حال حیوتہ فکیف یعلم حال تلک المشرکین بعد مماتہ
یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی زندگی میں اپنے خاتمہ کا حال نہیں جانتے تھے تو بعد وفات ان مشرکوں کی انکو کیا خبر ہوگی
نعوذ باللہ من ہذہ العقائد الکفریۃ ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہیں اس کفری اعتقاد سے نیز اسکی تردید میں علماء عرب کا رسالہ
جو **مصباح الانام وجلاء الظلام فی رد شبہ البدعی النجدی الذی اضل بہا العوام** ہے
اس نجدی کے اقوال کفریہ کو بعد ذکر فرماتے ہیں فلذلک قالوا من لم یکفر الوہابی النجدی فھو کافر یعنی اسی سبب علماء
عرب فرماتے ہیں کہ جو شخص وہابی نجدی کو کافر نہ کہا پس وہ کافر ہوا اور **فصل الخطاب فی رد ضلالات ابن عبد الوہاب**
میں بعد نقل اقوال کفریہ نجدیہ مذکور ہوا یا عجبا ما ہذہ الخرافات العجیبۃ والتخیلات الفاسدۃ الکفریۃ یعنی اس نجدی
کے عجب کفریات ہیں پس عمرو باوجود اس بد اعتقادی کے جو زید کو کافر و مشرک کہا خود کافر و مشرک ہوگیا واللہ اعلم بالصواب
والیہ المرجع والمآب کتبہ العبد الضعیف الراجی الی رحمۃ اللہ الباری المسکین الضعیف **السید محمد**
عبد الغفار شاہ حنفی القادری بنجلوری اعلی المدرس فی مدرسۃ العربیۃ الجامع العلوم الواقعۃ فی معسکر
بنجلور صانہا اللہ عن الفتن والشرور

سید محمد
عبد الغفار شاہ حنفی
القادری بنجلوری

ہذا الجواب صحیح کتبہ القاضی **السید شاہ محمد عبد القدوس**
القادری الحنفی البنگلوری خطیب امام جامع مسجد معسکر بنگلور
ناظم مدرسہ قدوسیہ وجامع العلوم

ہذا الجواب صحیح کتبہ **السید**
حسن صانہ اللہ عن الفتن

هذا الجواب صحیح کتبہ **حکیم سید محی الدین** الحنفی مذہبا والبنگلوری اقامۃ۔

این جواب صحیح ست وموافق عقائد اہل سنت وجماعت ست کتبہ حکیم سید عبد الباسط عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع

هذا الجواب صحیح **محمد عظیم الدین**۔

هذا الجواب صحیح **السید محمود** الحنفی مذہبا والقادری طریقۃ والجن مینی اقامۃ۔

فتوی علمائی مدراس

حامدا للہ ومصلیا ومسلما علی رسولہ وآلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کل شی کا علم عطا فرمانا اخبار صحیحہ سے ثابت ہے اور فقہاء ومحدثین اسپر تصریح کرتے ہین پھر اسکو کفر وشرک کہنا باطل ہے جو علم غیب کہ اللہ تعالی سے مخصوص ہے جسکو غیر مین ثابت کرنا کفر ہے وہ علم غیب بالذات ہے جو اللہ تعالی کی صفت قدیمہ ازلیہ ہے اور منزہ ہے تغیر وحدوث سے بخلاف علم غیب بواسطہ اعلام الہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ بعض اولیاء اللہ مین جو ثابت ہے وہ صفت قدیمہ ازلیہ نہین اور اسکو ثابت کرنا کفر نہین کما صرح بہ الامام الیافعی فی نشر المحاسن والعلامۃ ابن حجر المکی فی فتاواہ وقال العلامۃ الخفاجی فی حاشیۃ تفسیر البیضاوی ہو الذی اختص اللہ تعالی بہ من علوم الغیب ہو علمہ تفصیلا ذاتا وزمانا من غیر واسطۃ اصلا فلا ینافیہ علم بعض الاولیاء والانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام لہ بواسطۃ ذلک الالہام من اللہ انتہی واللہ اعلم کتبہ **محمود بن صبغۃ اللہ** کان اللہ لہما

محمود ۱۲۹۶

الجواب صحیح **عبید اللہ** کان اللہ لہ

اللہ
خادم شریعت المولوی
عبید اللہ قاضی اہل
سنت
مدراس

صح الجواب **محمد قدرت حلیم**

فتوی علمای علیگڈھ

صورت مذکورۂ سوال مین عمرو کا زید کو مشرک و کافر کہنا باطل ہے اسواسطے کہ زید نے اپنا یہ عقیدہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع اشیاء کا علم عطا فرمایا ہے یہ ہرگز شرک نہین۔ ہان جو صفت مختص بذات باریتعالی ہے وہ کسی دوسری کے واسطے ثابت کرنا بیشک شرک ہے جمیع اشیاء کا علم بالذات اور بلا واسطہ ہونا آنصفت مختص بذات باری جل جلالہ ہے مگر زید نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بالذات و بالاستقلال عالم جمیع اشیاء ہونا بیان نہین کیا پس زید کو مشرک اور کافر کہنا بیجا اور باطل ہے واللہ اعلم حررہ **محمد لطف اللہ**

مفتی العدالۃ العالیہ فی السلطنۃ الآصفیہ

۱۲ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ ۔ مقام علیگڈھ

تنبیہ چونکہ جناب مولوی لطف اللہ صاحب کا یہ فتوی دستخطی ہے اسپر مہر نہین اس عدم مہر کا جو سبب مولوی صاحب نے اپنے خط مین مولوی عبدالرحیم صاحب احمد آبادی کو لکہا ہے وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ وہو ہذا

جناب من۔ آپ کا فتوی حیدرآباد و علیگڈھ ہو کر دہلی مین میرے پاس پہنچا مین دہلی مین اپنی بیماری کا علاج کرانے گیا تہا اب علیگڈھ چلا آیا ہون آج آپکا فتوی دستخط کرکے روانہ کیا ہے مہر حیدرآباد ہے اسواسطے مہر کرنے سے معذور رہا بیماری کی وجہ سے ارسال فتوی مین توقف ہو گیا والسلام۔ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ

محمد لطف اللہ از علیگڈھ

فتوے علمای کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ربہ نستعین

زید قول و اعتقاد مذکور سے کافر و مشرک نہین ہے اسلئے کہ کفر انکار وجود امور قطعیہ ثابتہ بادلہ شرعیہ کا نام ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب نہونا ادلہ قطعیہ قطعی الثبوت و قطعی الدلالۃ سے ثابت نہین ہے غایۃ ما فی الباب بعض آیات کریمہ و احادیث نبویہ علی صاحبہا الف صلوات سے نفی علم غیب کی بظاہر ثابت ہوتی ہے اور بعض دیگر سے ثبوت علم غیب ہوتا ہے پس علمای محققین نے اونمین تطبیق باینطور دی ہے کہ علم غیب بالذات و بلا واسطہ تعلیم باری عز اسمہ نہ تہا اور بواسطہ تعلیم حق تہا پس علم غیب جو ہے اور نہ ہے دو اعتبار سے ہے پس کسی شق مین کفر نہین ہے اور اشراک شرع مین نقیض توحید شرعی کی ہے اور توحید شرعی بحسب اعتقاد علمای ظواہر و بعض صوفیہ کرام یہ ہے کہ

مستحق عبادت بجز حق سبحانہ وتعالیٰ کے دوسرا کوئی نہیں ہے اور یہی معنا وکلمہ توحید لا الہ الا اللہ کا ہے پس اشراک فی
واعتقاد دوسرے معبود کا نام ہے اور بعض صوفیہ صافیہ کے نزدیک توحید اثبات واعتقاد ایک موجود حقیقی کا نام ہے پس
اشراک اثبات واعتقاد دو موجود حقیقی کا نام ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات علم غیب سے دونوں معنی اشراک کی نہیں
ہوتے پس زید کیونکر مشرک ٹھہرا اور اگر یہی تسلیم کیا جاوے کہ اثبات واعتقاد صفات مختصہ باری عز اسمہ کا غیر باری عز اسمہ
میں کا نام ہے چنانچہ زعم عوام وبعض علمای ظواہر یہی ہے تو بھی زید اعتقاد مذکور سے مشرک نہیں بنتا اسلئے کہ خاصہ باری
عز اسمہ دربارۂ علم غیب یہ ہے کہ علم بالذات امور غیبیہ کا خواہ وہ موجود فی الحال وفی المآل وفی الماضی ہوں خواہ
معدوم ازلا وابدا خواہ امور کونیہ سے ہوں خواہ غیر کونیہ سے بلینی طور کہ کا ہے غفلت ونسیان بھیج نوع اوسپر طاری نہو
خاصہ حق سبحانہ وتعالیٰ ہے اور کوئی شخص حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کیلئے ایسا علم ثابت نہیں کرتا بلکہ زید
یہ کہتا ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو علم امور کونیہ اور احاطہ اونکا عنایت کر دیا ہے نہ یہ کہ
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم استقلالی جمیع امور کا ہے خواہ کونی ہوں خواہ غیر کونی اہل باطن وکشف
جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں لکھتے وکہتے ہیں اگر عمرو سنیگا خدا جانے کیا کہوگا اب میں
کچھ عبارات ابریز مطبوعہ مصر کی نقل کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو کہ اہل باطن وکشف حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم کی شان مبارک میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں ثم الارواح مختلفة في هذا التمييز على قدر الاطلاع
فمن الارواح من هو قوي في الاطلاع ومنها من هو ضعيف واقوى الارواح في ذلك روحه
صلى الله عليه وسلم فانها لم يحجب عنها شئ من العالم فهي مطلعة على عرشه وعلوه وسفله
ودنياه واخرته وناره وجنته لان جميع ذلك خلق لاجله صلى الله عليه وسلم فتمييزه عليه السلام
خارق بهذه العوالم باسرها فعنده تمييز في اجرام السموات من اين خلقت ومتى خلقت ولم خلقت
والى اين تصير في جرم كل سماء الى ان قال وكذا ما بقي من العوالم وليس في هذا مزاحمة
للعلم القديم الازلي الذي لا نهاية لمعلوماته وذلك لان ما في العلم القديم لم ينحصر في هذا العالم فان
اسرار الربوبية واوصاف الالوهية التي لا نهاية لها ليست من هذا العالم في شئ ثم الروح
اذا احبت الذات امدتها بهذا التمييز فلذلك كانت ذاته الطاهرة صلى الله عليه وسلم تميز ذلك
التمييز السابق وتخرق به العوالم كلها فسبحان من شرفها وكرمها وامدها على ذلك انتهى
صفحہ ۲۴۳ کتاب الابریز الذی تلقاہ نجم العرفان الحافظ سیدی احمد بن المبارک عن قطب الواصلین

مبلک

سیدی عبد العزیز الدباغ اور رضا صاحب ابریز نے ابریز شیخ عبد العزیز قدس سرہ سے نقل کیا ہم بعد نقل ایک حکایت
عجیب وغریب کو ولقد ثبت وليا بلغ مقاما عظيما وهو انه يشاهد المخلوقات الناطقة والصامتة والوحوش
والحشرات والسموت ونجومها والارضين وما فيها وكرة العالم باسرها تستمد منه ويسمع اصواتها
وكلامها في لحظة واحدة ويمد كل واحد بما يحتاج ويعطيه و يصلحه من غير ان يشغله هذا
عن هذا بل اعلى العالم واسفله بمنزلة من هو في حيز واحد عنده ثم يرى هذا الولي فينظر
فيرى مدده من غيره وهو النبي صلى الله عليه وسلم ويرى مدد النبي صلى الله عليه وسلم
من الحق سبحانه فيرى الكل منه تعالى ابريز صفحه ٢٢ واعظم الارواح علما واقواها نظرا
روحه عليه الصلوة والسلام لانها يعسوب الارواح فهي مطلعة على جميع ما في العوالم كما
سبق دفعة واحدة من غير ترتيب ولا تدريج ثم لما وقع الاصطحاب بينها وبين ذاته الطاهرة
صلى الله عليه وسلم امدتها بعدم الغفلة حتى صارت الذات مطلعة على جميع ما في العالم
مع عدم طروق الغفلة لها في ذلك لكن الاطلاع ليس مثل الاطلاع فان اطلاع الروح دفعة
واحدة من غير ترتيب واطلاع الذات على سبيل التدريج والترتيب بمعنى انها ما من شئ تتوجه
اليه في العالم الا وتعلمه لكن علمه لا يحصل الا بالتوجه فاذا توجهت الى شئ اخر علمته وهكذا
حتى تاتي على ما في العالم فلها التسلط في العلم على ما في العالم ولكن بتوجه بعد توجه
ولا تطيق الذات ما تطيق الروح من حصول ذلك دفعة واحدة وكذا يختلفان في
عدم الغفلة فانه في الروح على نحو ما سبق تفسيره واما في الذات فهو بالنسبة الى
توجها بمعنى انها اذا توجهت الى شئ لا يفوتها ولا يلحقها في توجهها اليه سهو ولا غفلة
ولا نسيان واما اذا لم تتوجه اليه فانها قد تغفل عنه ويقع لها فيه السهو والنسيان ولهذا
قال صلى الله عليه وسلم كما في صحيح البخاري انما انا بشر انسى كما تنسون فاذا نسيت
فذكروني قال ذلك صلى الله عليه وسلم حين وقع له السهو ولم ينبهوه ابريز صفحه ٢٣

كتبه احمد حسن عفي عنه مقيم كانپور

خادم مرتضیٰ حسن چاندپوری

مواہیر وتصدیقات علمای حرمین شریفین یعنی مکہ معظمہ ومدینہ منورہ زادہما اللہ تعالیٰ شرفاً وتعظیماً

بر صحت عقیدہ زید

اہل سنت وجماعت حضرات پر واضح ہو کہ رسالہ ضلالات مقالہ براہین قاطعہ مؤلفہ **خلیل احمد انبیٹھوی** ومصدقہ **رشید احمد گنگوہی** میں بہت عقائد اہل سنت کے خلاف اور وہابیہ نجدیہ کے مطابق درج ہیں **ازانجملہ** او سمیں ہے کہ **اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے** اور **ازانجملہ** او سمیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم الٰہی علم غیب ماکان ومایکون نہیں ہوا اور آنحضرت کی نسبت ایسا اعتقاد رکھنا شرک ہے **اور شیطان لعین کا علم آپ کے علم سے زائد ہے اور آپکا علم اوس سے کم ہے** اور **ازانجملہ** او سمیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مولود شریف کی **مجلس کنھیا کے جنم سے مشابہ ہے** الی غیر ذلک من العقائد الفاسدۃ والمسائل الکاسدۃ جب اس فرقۂ رشیدیہ کی اس قسم کے خرافات شایع ہونے تو تمام ہند وسندھ وپنجاب کے علماء کرام اہلسنت اونکی تردید پر اٹھ کھڑے ہوئے منجملہ اونکے ایک **مولانا غلام دستگیر صاحب** مرحوم ومغفور تھے مولانا مرحوم نے تو وہ کام کیا کہ باید وشاید میاں خلیل احمد مع دیگر علمای دیوبند سے ریاست بہاولپور میں جہاں خلیل مدرس اعلی تھا انہی مسائل میں مناظرہ کرکے اونکی وہابیت پایۂ ثبوت کو پہنچا کر اونکو وہاں سے خارج کرایا اسی پر اون مرحوم ومغفور نے کفایت نہیں کی بلکہ ان تمام تحریرات مناظرہ کو عربی میں ترجمہ کرکے ایک کتاب مسمی تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل علماء حرمین شریفین کی عالی خدمت میں پیش کیا تمام علماء مکہ معظمہ ومدینہ منورہ نے مولانا مرحوم کے بیانات کی تصدیق فرمائی اور میاں رشید وخلیل وغیرہ دیوبندیوں کی بہت بری گت بنائی چنانچہ ہم اس کتاب مبارک سے مسئلہ متنازع فیہا بطور اختصار کے نقل کرکے اوسکے اخیر سے وہ تقریظات وتصدیقات بعینہٖ نقل کرتے ہیں

قال فی تقدیس الوکیل والدلائل القطعیۃ الدالۃ علی وسعۃ علمہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا آیۃ فاوحی الی عبدہ ما اوحی علی ما فی التفاسیر المعتبرۃ وکتب السیر وایضاً آیۃ وعلمک ما لم تکن تعلم الآیۃ مخبرۃ عن کثرۃ الاعلام قال صاحب التفسیر الحسینی ناقلاً عن تفسیر بحر الحقائق تحتہا کہ آن علم ماکان ومایکون است کہ حق تعالیٰ در شب اسری بدان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمودہ چنانچہ در احادیث معراج آمدہ است وقال المحدث الدہلوی فی مدارج النبوۃ فی باب المعراج قال صلی اللہ علیہ وسلم علمت علم الاولین والآخرین و اوتیت ثلثاً من العلم لا تحمد صبی علی اخفائہ وکتمانہ

دلائل قطعیہ وسعت علم عالم علوم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے منجملہ اونکے آیت فاوحی الی عبدہ ما اوحی ہے اس آیت سے وسعت علم کا ذکر تفاسیر معتبرہ اور کتب سیر میں درج ہے اور آیت وعلمک ما لم تکن تعلم میں جو اعلام ہو وہ بھی بہ نہایت کثرت اعلام ہے بحر الحقائق کے حوالہ سے تفسیر حسینی وغیرہ میں ہے کہ وہ علم ہر چیز کا جو ہو چکی ہے اور ہوگی یہ معراج کی رات میں حق تعالیٰ نے آپکو عطا فرمایا جیسا معراج کی حدیثوں میں وارد ہوا ہے۔ اور شیخ عبدالحق دہلوی مدارج النبوۃ کے باب معراج میں کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مجھے علم اولین و آخرین کا دیا گیا اور ایک قسم وہ علم تھا کہ جسکا چھپانا مجھ سے عہد لیا گیا

لانه لا يتحمله احد والقسم الثاني اختار في الله تعالى فيه
باعلامه لمن يستحقه والقسم الثالث علم تبليغ الاحكام
للخواص والعوام انتهى مترجما قال في وصل مدارج النبوة
في بيان العقل الكامل والعلم الشامل له صلى الله عليه وسلم
هر كه مطالعه كند احوال شريف او را از ابتدا تا انتها وشنيده كه تعليم
كرده است او را پروردگار وافاضه كرده است بروى علوم واسرار ما
كان وما يكون حاصل شود او را علم بنبوت او بى شوب شك كه و
كان فضل الله عليك عظيما صلى الله عليه وسلم بحسب علمه
وكماله انتهى بلفظه والاحاديث الصحيحة المثبتة لوسعة
علمه صلى الله عليه وسلم منها ما في باب بدء الخلق في الصحيح
البخاري عن عمر رضي الله قال قام فينا النبي صلى الله
عليه وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتى دخل اهل
الجنة منازلهم واهل النار منازلهم الحديث كما في صفحه ۴۵۳
من مطبوعة المطبع الاحمدية وكتب على الحاشية العلامة
الكرماني والخير الجاري قوله فاخبرنا عن بدء الخلق حتى
دخل اي غاية الاخبار عن دخول اهل الجنة والغرض
انه عليه السلام اخبر عن المبدء والمعاد والمعاش جميعا
قال الطيبي دل ذلك انه صلى الله عليه وسلم اخبر عن جميع
احوال المخلوقات انتهى قال المحدث الدهلوي في ترجمة
المشكوة تحت هذا الحديث يعني احوال مبدء ومعاد
از اول تا آخر همه را بيان كرد انتهى بلفظه وفي الصحيحين
عن حذيفة رضي الله عنه قال لقد خطبنا النبي صلى الله
عليه وسلم خطبة ما ترك فيها شيئا الى قيام الساعة الا
ذكره علمه من علمه وجهله من جهله ان كنت لارى
الشيء قد نسيت فاعرف ما يعرف الرجل اذا غاب عنه
فراه فيعرفه وكتب على حاشية الصحيح البخاري في صفحه ۹۷۷

کہ کسیکو اوسکی تحمل کی طاقت نہیں ہے دوسرا قسم وہ علم ہے جسمین
مجھکو اختیار دیا گیا جسکو لائق دیکھون اوسکو تعلیم کرون
تیسرا قسم علم کا ہر خاص وعام امت کو تبلیغ احکام کا ہے
وصل بیان عقل کامل وعلم شامل آپکی مین لکھا ہے جو کوئی آپکے
احوال شریف کو اول سے آخر تک مطالعہ کرے اور دیکھے کہ حق تعالے
نے آپکو کیا تعلیم فرمائی اور علوم واسرار ما کان وما یکون بخشے ہین
تو اوسکو آپکی نبوت پر بلا شبہ یقین حاصل ہوتا ہے خدا فرماتا ہے
اور تعلیم کیا تجھکو جو تجھے معلوم نہ تہا اور خدا کا فضل تجھ پر عظیم ہے
خدا کا درود آپ اور آپکی آل پر موافق آپکے علم وکمال کی ہو یہ
ترجمہ ہے عبارت مدارج کا اپنے لفظ سے احادیث صحیحہ کا شمہ صحیح بخاری
کے باب بدء الخلق مین بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ
انہون نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک
ایسے مقام مین کہڑے ہوئے کہ ابتداء پیدایش سے جنتیون کے بہشت
مین داخل ہونے اور دوزخیون کے دوزخ مین داخل ہونے تک بیان کر خبردار
کر دیا مطبوعہ احمدی کے صفحہ ۴۵۳ مین دیکھو اور اوسکے حاشیہ پر
کرمانی اور خیر جاری سے لکھا ہے کہ الغرض آنحضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے مبدء اور آخرت اور دنیا سب کی خبر دیدی طیبی نے
کہا کہ اس حدیث مین اسپر دلالہ ہے کہ آپنے جمیع احوال مخلوقات
سے خبر دیدی تہی یہ ترجمہ ہے عبارت حاشیہ بخاری کا اور شیخ
محدث دہلوی اس حدیث کے نیچے ترجمہ مشکوٰۃ مین لکہتے ہین کہ
احوال مبدء اور معاد اول سے آخر تک سب بیان فرمایا انتہی
اور بخاری ومسلم وغیرہما مین بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ
عنہ آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر ایک خطبہ پڑہا جسمین
قیامت تک سب کچھ ذکر کر دیا جسنے سیکہا سیکہا جسنے بہلادیا بہلادیا
مین کسی چیز کو دیکہتا ہون کہ بہول گیا تہا اوسکو ایسا پہچانتا ہون جیسا کوئی
غائب ہوئی چیز کو دیکہکر پہچان لیتا ہے اس حدیث کی حاشیہ صفحہ ۹۷۷ مین

بعلامة العينى قوله ما ترك فيها شيئا اى من الامور المقدرة
من الكائنات انتهى وفى كتاب الفتن واشراط الساعة
لصحيح مسلم عن حذيفة رضى الله عنه انه قال اخبرنى
رسول الله صلى الله عليه وسلم بما هو كائن الى ان تقوم
الساعة الحديث وايضا فى صحيح مسلم عن عمرو بن اخطب
رضى الله عنه حديث خطبة النبى صلى الله عليه وسلم
بعد الفجر الى الظهر ومنه الى العصر ومنه الى المغرب و
قال فاخبرنا بما كان وبما هو كائن فاعلمنا احفظنا فهذه
الآيات والاحاديث الصحيحة نصوص صريحة
فى انه صلى الله عليه وسلم اطلع على جميع احوال
الموجودات والامور المقدرة من الكائنات
وما كان وما يكون فاخبر عنها فلهذا اقر اكابر
اهل السنة بانه صلى الله عليه وسلم عالم ما كان
وما يكون وحرروه فى الكتب الدينية كالشفاء والمواهب
اللدنية وروضة الاحباب ومدارج النبوة ومعارج النبوة
وغيرها فالآن تأمل مؤلف البراهين ومقرظها فى ان
علمه صلى الله عليه وسلم بما كان وما يكون قليل عن علم
ملك الموت والشيطان اللعين ام كثير والله هو الهادى
والموفق وهذه الحجج الساطعة والدلائل القاطعة لوسعة
علمه عليه السلام وان كانت كافية وافية لكن ازيد عليها شيئا
لتحقيق الحق الحقيق قال العلامة القسطلانى فى المواهب
اللدنية فى باب اخبار الغيوب اخرج الطبرانى عن ابن عمر
رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الله قد رفع لى الدنيا فانا انظر اليها والى ما هو كائن
فيها الى يوم القيمة كانما انظر الى كفى هذا ثم نقل
احاديث الصحيح لمسلم وسنن ابى داؤد فى اخر الباب

شرح عینی سے لکھا ہے کہ امور مقدرہ کائنات کے بیان سے کچھ نہ چھوڑا
اور صحیح مسلم کی کتاب الفتن واشراط الساعۃ میں انہیں حضرت
حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھکو خبردار کر دیا جو کچھ قیامت تک ہوگا اور نیز صحیح
مسلم میں روایت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے کہ
آپ نے فجر سے پیچھے ظہر تک پھر عصر تک پھر مغرب تک خطبہ پڑھا پس
ہمکو خبردار کر دیا اس پر جو کچھ ہوا اور ہوگا پس ہم سے بہت حافظ
والا ہے علم والا ہوا اہ ۔ اب یہ آیات واحادیث صاف بتا رہی
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع موجودات کے احوال اور
امور مقدرہ کائنات اور جو ہوا اور ہوگا سب پر مطلع تھے اور انکی
خبر بھی دی اسی واسطے اکابر اہل سنت نے مان لیا ہے کہ سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم ما کان وما یکون کے عالم ہیں اور یہ مسئلہ اپنی
دینی کتابوں میں مثل شفا فی حقوق المصطفے ومواہب لدنیہ
و روضۃ الاحباب ومدارج النبوۃ ومعارج النبوۃ وغیرہ میں
لکھدیا اب براہین قاطعہ کا مؤلف اور اسکا مقرظ صحیح غور کرے
کہ آپکا یہ علم ما کان وما یکون کا حضرت ملک الموت اور شیطان
کے علم سے کم ہو یا بہت خدا ہی ہادی اور توفیق رفیق کرنیوالا ہے
ہر چند یہی دلائل قطعیہ عالم علوم الاولین والآخرین صلی اللہ
علیہ وسلم کی وسعت علم کے اثبات میں وافی اور کافی ہیں مگر بنابر
زیادت تحقیق تھوڑا سا اور بھی لکھدیتا ہوں علامہ قسطلانی
شارح صحیح بخاری مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں طبرانی نے
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے دنیا میری
طرف اٹھائی ہے پس میں اسکو دیکھ رہا ہوں گویا
کہ میں اس اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں پھر صاحب مواہب لدنیہ نے
صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد کی حدیثیں نقل کر کے اخیر باب

قال ولاشك ان الله تعالى قد اطلعك على ازيد
من ذلك والقى عليك علم الاولين والآخرين انتهى
واخرج مؤلف المشكوٰة في الفصل الثالث من باب
المساجد و مواضع الصلوٰة حديثاً فيه ذكر رؤية
الله تعالى و وضع الكف بين الكتفين و وصول البرد
بين الثديين فقال عليه السلام بعد ذلك فتجلى
لي كل شيء وعرفت قال المحدث الدهلوي تحته
پس ظاهر شد و روشن شد مرا هر چه از علوم و شناختم همه را انتهى بلفظه
وفي الفصل الثاني من هذا الباب من المشكوٰة -
حديث سنن الدارمي وجامع الترمذي بهذه
المضمون وفيه فعلمت ما في السموٰت والارض
قال المحدث الدهلوي تحته پس دانستم هر چه در آسمانها و
هر چه در زمينها بود عبارت است از حصول تمام علوم جزوي و
كلي و احاطه آن انتهى وقال الشيخ المحدث الدهلوي
في ترجمة المشكوٰة انه عليه الصلوٰة والسلام اعلم من
الجميع بجميع امور الدنيا والدين انتهى مترجماً و
قال العلامة القسطلاني في المواهب ان لا فرق
بين موته وحياته في مشاهدته لامته ومعرفته
باحوالهم ونياتهم وعزائمهم وخواطرهم وذلك عنده
جلي لا خفاء به انتهى وقال في تفسير فتح العزيز
ويكون الرسول عليكم شهيداً لانه يطلع بنور نبوته
على رتبة كل متدين بدينه انه بلغ اي مرتبة من
ديني وما هي حقيقة ايمانه والحجاب الذي حجبه
عن الترقي ما هو فانه صلى الله عليه وسلم يعرف
سيئاتكم ودرجات ايمانكم واعمالكم من الخير والشر
واخلاصكم ونفاقكم ولهذا شهادته في حق الامة مقبولة

لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیشک آپکو یا رسول اللہ اس سے
بھی زیادہ پر خبردار کیا ہے اور آپکو اولین و آخرین کا علم
عطا فرمایا ہے یہ ترجمہ ہے عبارت مواہب کا اور مشکوٰۃ
کے باب المساجد کی تیسری فصل میں حدیث ہے جسمیں دیدار
الٰہی اور دونوں شانوں میں کف کو رکھنا اور پستانوں میں
سردی کے پہنچنے کا ذکر ہے تو اسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ پس ظاہر ہوئی میرے لئے ہر شے اور میں نے پہچان لیا۔
محدث دہلوی اسکی شرح میں لکھتے ہیں کہ مجھکو سارے علم
روشن ہوئے اور سب کو میں نے پہچان لیا اھ۔ اور اسی باب
کے دوسرے فصل مشکوٰۃ میں حدیث دارمی اور جامع
ترمذی کی اسی مضمون میں وارد ہے جسمیں آپ نے
فرمایا ہے کہ میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے
معلوم کر لیا۔
اور شیخ محدث دہلوی ترجمہ مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سب سے تمام کاموں دین و دنیا میں داناتر ہیں اور
علامہ قسطلانی مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور حیات میں کچھ فرق نہیں
کہ آپ اپنی امت کو دیکھتے ہیں اور انکی حالات اور نیتوں اور
ارادوں اور خطروں کو پہچانتے ہیں اور یہ بات آپ پر روشن ہے
اسمیں کوئی پوشیدگی نہیں ہے اھ انتہی اور تفسیر عزیزی میں
ویکون الرسول علیکم شہیدا کی تفسیر میں لکھا ہے کہ رسول نور نبوت
سے ہر دین کے دیندار کو رتبہ پر مطلع ہے کہ وہ کس مرتبہ کو پہنچا ہے
اور اسکے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کس حجاب سے ترقی سے رکا
ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیوں کے گناہوں کو اور
درجات ایمان کو اور اعمال نیک و بد اور اخلاص و منافقی
سبکو پہچانتا ہے واسطے اسکی شہادت امت کے حق میں مقبول

وواجب العمل بها انتهى مترجما فعلم ان انكار
اعتقاد علمه صلى الله عليه وسلم بما كان وما
يكون لا يقول به احد من المسلمين سوى
الوهابيين من المكذبين فقطع دابر
القوم الذين ظلموا والحمد لله رب العلمين
انتهى مختصرا ولما ظهر هذه الاختلافات من الخليل
ثم مكابرته ومجادلته من غير توب الى رب جليل فاتفق
حضرت حكيم المناظرة وغيره من علماء اهل
السنة انه خارج من دائرة اهل السنة واخرج
من الرياسة بالتذليل فالآن ارجوا من حضرات
اهل فتوى الحرمين الشريفين ان يلاحظوا بكمال
عنايتهم هذه الرسالة فان كان ما فيها حقا مطابقا
بالكتاب والسنة واجماع الامة فزينوه بتصحيحهم
الشريف وما كان فيها من خطاء وزلل فاصلحوها
بالاصلاح اللطيف وان هذه التعقبات على البراهين
ومقرظه مع المؤيدين واردة صحيحة وما حكمهم
افتونا ماجورين جزاكم الله سبحانه خير الجزاء في الدنيا
والعقبى انتهى

اور واجب العمل ہے انتہیٰ مترجماً۔ اب معلوم ہوا کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم ما کان وما یکون کے اعتقاد
کا انکار سوائے وہابیوں کے کوئی مسلمان اصرار
نہیں کر سکتا ہے پس ظالموں کی جڑ کاٹ گئی اور خدا
رب العالمین کیلئے سب تعریفیں ہیں۔ الخ
جب مولوی خلیل احمد کے یہ خلل ظاہر ہوئے پھر اسپر مکابرہ
اور مجادلہ پر کمر باندھی اور توبہ کیطرف رجوع نہ کیا تو حضرت
صاحب سجادہ نشین چاچڑاں نے جو اس مناظرہ میں حکم تھے
بالاتفاق دوسرے علماء اہل سنت کے فتویٰ دیا کہ یہ شخص
دائرہ اہلسنت سے خارج ہے اور ریاست اسلامیہ بہاولپور
سے بسبب ذلت کے نکالا گیا پس اب فقیر حقیر کان اللہ لہ
حضرات مفتیان حرمین الشریفین سے امیدوار ہے کہ اس رسالہ
کو تائید دین متین کی رو سے ملاحظہ فرماویں اگر یہ حق اور
قرآن و حدیث و اجماع امت کے مطابق ہے تو اپنی تصحیح سے
مزین فرماویں اور جو اس میں خطا اور لغزش ہو اسکی اصلاح
کریں اور یہ ظاہر کر دیں کہ یہ اعتراضات براہین قاطعہ اور اسکے
مقرظ اور مؤیدین پر وارد و صحیح ہیں اور انکا کیا حکم ہے اللہ تعالیٰ
اسکا اجر بخشے

تقریظ حضرت مفتی حنفیہ مکۂ معظمہ

الحمد لله رب العالمين المنزه عما لا يليق بجلاله والصلوة والسلام على سيدنا محمد المبرء عما لا ينبغي لكماله وعلى آله واصحابه وانصاره واحزابه اما بعد فان هذه التعقبات على صاحب البراهين ومقرظه مع المؤيدين واردة صحيحة كما يظهر ذلك بالبداهة لمن طالعها خاليا من النزغات القبيحة وحكم صاحب البراهين مع المؤيدين والمقرظين حكم المتزندقين بيقين كما صرحت به كتب الفقهاء والمحدثين نعوذ بالله مما يوجب الخزى والندامة ويورث الحسرة وسواد الوجه في عرصات القيامة انتهى ربي عن مقالة كاذبة ۞ كفى بما سمى براهين قاطعة ۞ وما حكمه في ذا سوى ضربة امرء ۞ بسيف له في الحق انوار ساطعة ۞ بها عينها راسه عن مكانه ۞ وتبقى لاهل الزيغ والجهل قامعه جزى الله من

تصدى للرد عليهم خيرا جزاه الله ورقاه شر حساده واعدائه آمين. امر برقمه خادم الشريعة
راجي اللطف الخفي محمد صالح ابن المرحوم صديق كمال الحنفي مفتي مكة المكرمة حالا
كان الله لهما حامدا مصليا مسلما - ٣ ذي الحجة - سنة ١٣٢٧ھ

تقريظ حضرت مفتي شافعيه وشيخ علماء مكه معظمه

الحمد لله وحده وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه والسالكين منهجهم بعده اللهم هداية للصواب قد نظرت في جملة من كلام صاحب البراهين وكلام المؤيدين له ونظرت ايضا في كلام المعترض بالتعقيبات على صاحب البراهين فرأيت الحق والصواب الذي لا شك فيه والارتياب مع المعترض بالتعقيبات المنقولة نصوصه من كتب اهل السنة والجماعة واما صاحب البراهين والمؤيدين له فهم اشبه بالشياطين اهل الزيغ والزندقة ان لم يكونوا كفارا يقينا فجزى الله سبحانه عنا وعن ديننا الشيخ المعترض بالتعقيبات الجزاء الجميل واحله وتعقيباته المذكورة من القلوب المحل الجليل وشكر الله سعيه وانا له في الدارين من خير ما يتمناه والله سبحانه وتعالى اعلم. رقمه المرتجي من ربه كمال النيل محمد سعيد بن محمد بابصيل مفتي الشافعية ورئيس العلماء في الحرم المكي غفر الله له ولوالديه ومشايخه واخوانه ومحبيه وجميع المسلمين آمين

محمد سعيد بابصيل

تقريظ حضرت مفتي مالكيه مكه محميه — حمدا لمن قيض من فضله من يؤيد دينه القويم وينفي عنه شبه اهل الضلال ويرد برهانهم العقيم والصلوة والسلام على سيدنا محمد الهادي من الضلال وعلى آله ومن تبعهم من اهل الفضل الكمال سيما علماء السنة والجماعة جعلهم الله سهاما قاتلة لاهل البدع والضلالة آمين اما بعد فاني قد تصفحت غالب ما في هذا الرد فوجدت قائله قد اجاد ولزم الحق فلله دره من محسن حيث تصدى للرد على هذا المفتن فجزاه الله احسن الجزاء واكثر من امثاله عدد نزول الغيث من السماء

كتبه راجي العفو من واهب العطية محمد عابد ابن المرحوم الشيخ حسين مفتي المالكية ببلد الله المحمية مصليا مسلما

محمد عابد بن حسين
مفتي المالكية

تقريظ حضرت مفتي الحنابلة بمكة المعظمة - الحمد لله وحده رب زدني علما اسئله من الله التوفيق والرشاد لاقوم طريق اعلم ايها السائل ان مذهب الحنابلة في مثل هذه المسائل مذهب السلف المأمونين من الزيغ والتزييف في التأويل مما يوجب العقاب والتلف وان من نسب للذات العلية المقدسة الانقاص بالكذب فقد اخطأ وخالف الاجماع واتصف بالكفران لم يتب ويرجع عن مقالته وفي الكتاب العزيز قوله سبحانه وتعالى وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا وَاِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ عَلَى اللّٰهِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ الآية قال الشيخ السفاريني الحنبلي رحمه الله تعالى وكل نقص قد تعالى الله فيا بشرى لمن والاه ما اجاب به صاحب التعقيبات على صاحب البراهين والمؤيدين له فهو الحق الذي لا محيص عنه فجزاه الله عن المسلمين خيرا وجزاه معظم

واجرى والله سبحانه وتعالى اعلم امر برقمه الحقير خلف بن ابراهيم
خادم افتاء الحنابلة بمكة المشرفة حامدا مصليا مسلما

خلف بن ابراهيم

تقريظ حضرت مفتی الحنفية بمدينة المنورة — الحمد لله تعالى اسأل الله المولى الكريم ذا الطول
التوفيق والاعانة فى الفعل والقول نحمدك اللهم يا من جعلت العلماء المتقنين من هذه الامة مصابيح
يستضاء بهديهم فى ظلمة ليل الشك الداج وقصمت بماضى صوارم حججهم ظهر كل من تظاهر بضلالات
الفتن من اهل الزيغ والاعوجاج والصلوة والسلام على المبعوث بالآيات البينات المنذر بانه ستكون
بعده هنات وهنات صاحب الملة البيضاء النقية التى ليلها كنهارها القائل اتبعوا السواد الاعظم فانه
من شذ شذ فى النار وعلى آله واصحابه القامعين باسنة الالسنة والسن الاسنة كل مبير وكذاب
والفاضحين بشهب ثواقب انكارهم كل متهوك ضل عن سنن السنة ومنهج الكتاب وبعد فقد اطلعت
على هذا الرد المتين والاعتراض الفارق بين الغث والسمين على صاحب البراهين التى دلت على
سراب بقيعة بهتت على سخافة عقل ملفق كلماتها القطيعة فلعمرى انه لعميق الغوص
فى لجج الضلال مستحق الخزى من ذى الملكوت والجلال ولله در صاحب هذا الرد
فانه قد افاد واجاد بلغه الله غاية المراد وجزاه خير الجزاء الاوفى وانا له اجل مكانة وزلفى وصلى الله
على سيدنا محمد الفاتح الخاتم وعلى آله واصحابه الذين اشادوا الهدى بحكم الدعائم والله سبحانه ولى
الهداية وبه العصمة والحماية — نمقه الفقير الى عفو ربه عثمان بن
عبد السلام داغستانى مفتى المدينة المنورة الحنفى عفى عنه

عثمان بن عبد السلام داغستانى

تقريظ المدرس المعظم فى المدينة المنورة — الحمد لله الذى شرح صدر بعض عباده
وهداه الى الحق المبين وضيق صدر بعضهم وجعله حرجا حتى انكر الامور الثابتة باليقين والصلوة
والسلام على من شيد اركان الدين وعلى آله واصحابه والتابعين وبعد فقد اطلعت على هذا الرد
الواضح الذى هو لصاحب البراهين فاضح لله در مؤلفه وجزاه خيرا عن الامة وادخله فى شفاعة
نبيها نبى الرحمة اما ما نقله الشيخ الراد عن صاحب البراهين وعن المؤيدين
له الفسقة فانه كفر صراح وزندقة سلك الله بنا سبيل الحق والهداية وجنبنا طريق الباطل
والغواية وكتبه العبد الاحقر محمد على ابن السيد الظاهر الوترى الحنفى
المدنى خادم العلم والحديث بالمسجد الشريف النبوى حامدا مصليا مسلما —

محمد على ابن الظاهر السيد

فتمت بالخير

یہ رسالہ مقام بڑودہ مؤلف کے
مکان سے صرف ڈیڑھ آنہ ٹپال خرچ
ٹکٹ بھیجنے سے دستیاب
ہوگا

اعلان

اس بحث کے متعلق مولانا المرحوم مولوی نذیر احمد خان صاحب کا رسالہ

السیف المسلول علی منکر علم غیب الرسول

رد ازالۃ الریب جسمیں تقریر و تقطیر سے بھی وارد کئے گئے ہیں
چھپ چکا ہے ڈیڑھ آنہ کے ٹپال خرچ ٹکٹ روانہ
کردیں تو بمبئی جالی محلہ حاجی محمد صدیق
جعفر صاحب کے مکان پر مولانا مولوی
علاء الدین حسن صاحب کے پاس سے
ملیگا